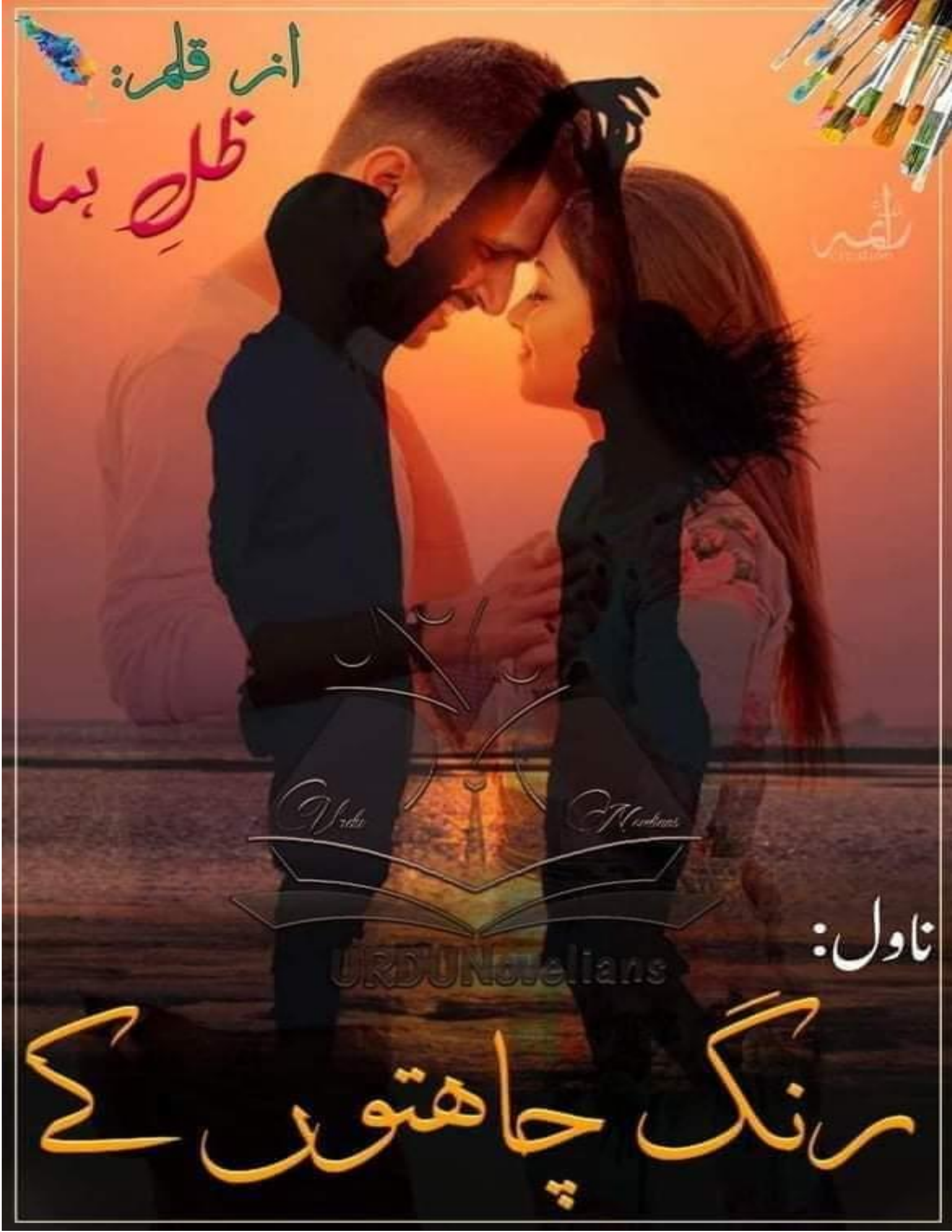
از قلم:
ظلِ ہما
ناول:
رنگ چاہتوں کے

# رنگ چاہتوں کے

## ظلِ ہما

"ایبہا جان !کب سے آپ کا ویٹ کر رہا ہوں۔آپ آ جائیں باہر۔ہم لیٹ ہو رہے ہیں"۔ایک خوبصورت پیار بھری مدھم آواز بیا کے کانوں سے ٹکرائی۔۔۔۔۔

" آرہے ہیں ہم آپ بھی نہ۔ پانچ منٹ لیٹ ہو جای ئی ں ہم تو جان نکلنے لگتی ہے آپ کی"۔ ناک چڑھا کر جواب دیا گیا۔۔۔

" پانچ منٹ نہیں جان آدھا گھنٹہ ہو چکا ہے۔ ہم تو سارا دن اس تپتی دوپہر میں ایک ٹانگ پہ کھڑا رہ کے بھی آپ کا انتظار کر سکتے ہیں ملکہ عالیہ"۔ آگے سے مدھم آواز میں وضاحت دی گ ئی۔۔۔۔۔۔

" ہاں تو کون سا احسان کرو گے"۔۔۔۔۔۔؟؟ آئی برو اُچکائے گ ئے۔

" وہ کیا ہے نہ۔ ابھی ہم پارٹی میں جانے کے لیے لیٹ ہو رہے ہیں۔ سب آپ سے ملنے کو بے تاب ہو رہے ہیں جانِ من۔" ہاتھوں کو آہستگی سے تھاما گیا۔۔۔۔

"پتہ ہے۔پتہ ہے ہمیں سب۔ بیا نے ہاتھ اُوپر اُٹھاتے ہوئے چُپ رہنے کا اشارہ کیا۔آپ کو ہمیں بتانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ ہم چیف گیسٹ ہیں پارٹی کے۔سب کو انتظار کرنا بھی چاہیٔے ہمارا۔اتنا تو حق بنتا ہے ہمارا"۔بیا نے فخر سے گردن اکڑائی۔۔۔۔۔۔

گستاخی معاف" جان" چلیں۔ڈرتے ڈرتے کہا گیا۔۔۔

"یہ توآپ ہیں اس لیے ہم خاموش ہو گئے۔آپ کی جگہ کوئی اور ہوتا تو وہ ضرور سزا کا مستحق ٹھہرتا۔۔۔۔۔۔"

شکریہ جان۔"چلیں۔۔۔۔۔۔۔"

"بیا یار اُٹھ بھی جاؤ۔ کیا سارے گدھے گھوڑے بیچ کے سوئی تھی ۔۔۔۔۔؟؟" علی نے بیا کو اُٹھانے کی ناکام کوشش کی۔۔۔۔۔۔

"اونھوں۔ ہم پارٹی میں جا رہے ہیں"۔ بیا بڑبڑائی۔۔۔۔۔

"او ہیلو میڈم کون سی پارٹی۔۔۔۔۔؟؟ فلحال تو ہم نیچے جا رہے ہیں۔ بیا جی خوابوں کی دُنیا سے باہر آؤ"۔ علی نے بیا کو جھنجوڑا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"بیا ہڑبڑا کر اُٹھی۔ تم ہمیشہ مُجھ سے دُشمنی نبھانا علی۔ ہائے میں گاڑی میں بیٹھنے ہی والی تھی اگر میں آنکھ نہ کُھلتی تو"۔ بیا نے ٹھنڈی آہ بھری۔۔۔

"دُشمنی تو مُجھ سے نبھائی گ ئی ہے۔ جو تم کو جگانے کے لیے بابا نے مُجھے بھیجا ہے۔ اور تمہاری آنکھ کھولنا لازمی تھا۔ ماما خود آ رہیں تھیں خواب نگر کی

شہزادی کو اُٹھانے۔ بابا نے ماما کو ناشتا بنانے کچن میں بھیج دیا۔ کلمہ شکر ادا کرو ۔" علی نے بیا کے سر پہ چپت لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

" ہاں تو تم تھوڑی دیر صبر کر لیتے۔ مجھے پارٹی تک نہ سہی گاڑی تک تو جانے دیتے"۔ بیا نے دوبدو جواں دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

" مُجھے الہام تھوڑی ہوا تھا۔ تم کس جہاں کی سیر پہ نکلی ہوئی ہو۔ آدھے گھنٹے سے تمہیں جگانے کی سر توڑ کوشش کی ہے۔ اب جا کے کہیں کامیابی ملی ہے مُجھے۔ ماما تم کو جگانے آتیں تو دو منٹ میں فتح اُن کے قدم چُومتی۔ تم یوں بیدار ہوتی یوں"۔ علی نے چُٹکی بجائی۔۔۔۔۔۔۔

" تم ہمیشہ مُجھ سے جلنا"۔ جل ککڑا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ویسے بیا ایک بات بتاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟خواب میں ہی سہی گاڑی تھی کونسی۔۔۔؟؟کہیں گدھا گاڑی تو نہیں تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟" علی ہنسا۔۔۔

"دفعہ دُور گدھا گاڑی کے خواب تو تم غریب دیکھتے ہو۔تم لوگوں کا سٹینڈر ہی غریبوں والا ہے۔میں تو بی۔ایم۔ڈبلیو میں بیٹھنے والی تھی۔جو کہ تم سے ہضم نہیں ہوا۔اور میرے سر پہ ناچنے آگئے تھے" ۔بیا نے ٹھنڈی آہ بھری ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"میں کوئی شوق میں ناچنے نہیں آیا تمہارے سر پہ۔ویسے تمہارے سر کا رقبہ اتنا ہے کہ میں اُس پہ ناچ سکوں۔۔۔۔۔۔؟؟" علی نے آنکھ ونک کرتے بیا سے استفسار کیا۔۔۔۔۔۔۔

"بیا نے کُشن اٹھا کے علی کا نشانہ لیا۔علی کے بروقت نیچے بیٹھنے کی وجہ سے کُشن علی کو چھوئے بنا زمین پہ گرا" ۔۔۔۔۔۔۔

"افسوس بیا! انڈین فوج کی طرح تم بھی نشانہ غلط ہی لگاتی ہو۔ ٹارگٹ کہیں اور ہوتا ہے اور نشانہ کسی اور جگہ"۔ علی نے بیا کو چڑایا۔۔۔۔۔

"علی دفعہ ہو جاؤ فوراً۔" بیا نے انگلی اٹھا کر دروازے کی جانب اشارہ کیا۔۔۔۔۔۔

"او کے سیز فائر۔ علی نے ہار مانی۔ ویسے ایک بات ہے بیا۔

ہم مڈل کلاس لوگ ہیں۔ ہمارے خواب بھی حقیقت پہ مبنی ہوتے ہیں۔ ہم اپنی اوقات میں رہتے ہیں۔ بیا جی تم پتہ نہیں کس جہاں کی سیر کرتی رہتی ہو"

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"اب میرے خوابوں پہ بھی پابندی لگا دو تم سب"۔۔۔۔۔۔۔۔

"نہیں بیا خواب دیکھنے پہ کوئی پابندی نہیں ہے۔ہاں خواب وہ دیکھو جو ہمارا نقصان کیے بغیر ہمیں کوئی تکلیف دیے بغیر حقیقت کا روپ دھاریں۔ جن کی تکمیل کے لیے ہمیں جائی زونا جائی زمیں فرق یاد رہے۔"۔۔۔۔۔

"تم جاؤ نیچے میں آرہی ہوں نیچے پانچ منٹ میں۔ صبح صبح ہی لیکچر شُروع کرنے لگا ہے۔" بیا نے اُکتا کر علی کو نو دو گیارہ کرنا چاہا۔۔۔۔

"اب تم بھی اپنی زاتی دونوں ٹانگوں پہ چل کے شرافت سے نیچے جلدی آجانا۔اگر ماما تمہیں خود لینے آئی تو تمہیں یقیناً وہیل چی ئ رپہ بیٹھنا پڑے گا۔ تمہیں گدھا گاڑی پہ بیٹھنے جو گا بھی نہیں چھوڑیں گی وہ"۔ علی نے جاتے جاتے بیا کو یاد دہانی کروائی۔۔۔۔۔۔۔

" ابراہیم صاحب ! دو بچے ہیں ہمارے۔ لیکن دونوں ہی اس قدر نکمّے ہیں
۔ناک میں دم کر رکھا ہے انہوں نے"۔زُمر بیگم نے ناشتے میں مگن ابراہیم
صاحب کو مخاطب کیا۔۔۔۔۔۔۔

" کوئی بات نہیں ابھی بچے ہیں۔اس لیے تھوڑا تنگ کرتے ہیں۔سُدھر
جایٔیں گے"۔ابراہیم صاحب نے بچوں کی طرف داری کی۔۔۔۔۔۔

" اب بچے نہیں ہیں وہ۔بڑے ہو گئے ہیں۔ علی کو تو پھر تھوڑی سینس ہے
۔لیکن بیا عقل سے پیدل ہے۔اور یہ صرف آپکے لاڈ پیار کی بدولت ہے۔"
۔۔۔۔۔۔۔

" بیگم تم بلاوجہ پریشان ہو رہی ہو۔ بیا سمجھدار ہے"۔۔۔۔۔

" اسی لیے تو پریشان ہوں۔ زرا جو سمجھ ہو اُس میں۔ پڑھائی سے لاپرواہ۔ مڈل کلاس میں رہتے ہوئے امیروں جیسا طرزِ زندگی چاہتی ہے۔ مجھے ڈر رہتا ہے کسی غلط راستے کا انتخاب نہ کرلے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔

" میری بیٹی ایسا کچھ نہیں کرے گی۔ جس سے ہمیں شرمندہ ہونا پڑے۔ رہی پڑھائی تو رہنے دو اگر وہ نہیں پڑھنا چاہتی"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

" کیسی بات کر رہے ہیں آپ آج کل جیسا دور ہے نہ پڑھائی بہت ضروری ہوگئی ہے۔ چاہے لڑکا ہو یا لڑکی۔ جتنی شدت سے میری خواہش تھی میری اولاد پڑھ لکھ کے کچھ بنے اُتنی ہی نکمّی نکلی ہے۔اور پلیز بیا کے سامنے پڑھائی کے بارے میں بات مت کریئے گا۔ اُسکو اور شہ ملے گی۔ جو تھوڑا بہت وہ میری ڈانٹ ڈپٹ کرنے سے پڑھ لیتی ہے۔ وہ بھی نہیں پڑھے گی"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@@@@

"ہائے اللہ ! میں مر گ ئی۔ بھوکا مار دیا مُجھے انہوں نے۔ بُھوک سے میرے پیٹ میں چُوہے اُچھل اُچھل کے کھانا مانگ رہے ہیں۔ مجال ہے جو کسی کو مجھ بڑھیا کی رتی برابر فکر ہو"۔ صبح صبح ساس کی دُہائی یاں جاری تھیں

-----------

"ارے اماں کیا ہو گیا ہے۔۔۔؟ کیوں شور مچار کھا ہے آپ نے۔۔۔"؟ زری بہو کمرے میں آئی۔۔۔

"ہاں میں تو شور مچاتی ہوں نا۔ میرے بیٹے کی کمائی سے مجھ غریب کو دو وقت کا کھانا دینا بھی عزاب لگتا ہے تم لوگوں کو۔ بہو تم تو چاہتی یہی ہو بڑھیا کل کی مرتی آج مر جائے۔" اماں نے منہ پہ دوپٹہ ڈال کے ٹسوے بہنا شروع کر دی ئے۔۔۔۔۔۔

ساس کی باتیں زری بہو کو سر تا پا سُلگا گئی تھیں۔

" میں ایسا کیوں چاہوں گی اماں۔۔۔؟؟ یہاں کونسے قارون کے خزانے پڑے ہیں۔ بیٹے کی کمائی کو رہنے ہی دیں آپ۔ اس کمائی میں مشکل سے ہی سارا مہینہ کچن چلتا ہے۔ ابھی دو گھنٹے پہلے ہی تو ناشتہ دیا تھا آپ کو نازی نے۔ آپ کے پیٹ کے چوہے بھی آپکی طرح فارغ ہی بیٹھے رہتے ہیں دس منٹ بعد اُن کو بھی یاد آ جاتا ہے۔ چلو چلو بھوک لگی ہے۔"۔۔۔۔

" اے بہو وہ ناشتہ تھا"۔۔۔؟ اماں نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا دو سُوکھے رس اور ایک کپ چائے کا۔ ہائے غضب۔۔۔۔

" تو اماں بیٹے سے بولنا تھا نہ وہ آپ کو حلوہ پوری لا دیتا۔ میرے پاس تو جو تھا وہ کھانے کے لیے دے دیا تھا آپ کو۔ نازی روٹی بنا کے دادی کو دے"۔ بہو نے بیٹی کو آواز لگائی۔۔۔۔۔۔

اسماعیل کو آنے دے۔اُس کو شکایت لگاؤں گی کہ تیری بیوی کے مزاج ہی نہیں ملتے۔ میرے بیٹے کو کمانے کی مشین بنا دیا ہے ان کمختوں نے۔ پھر بھی ناشُکرے چوبیس گنٹھے واویلا مچائے رکھتے ہیں۔" دادی نے اپنے دل کی بھڑاس نکالی۔۔۔۔۔۔

جو کہ زری بہو نے ان سُنی کی"۔ کیونکہ یہ واویلا آئے روز کا تھا۔اب تو سب کو سُننے کی عادت ہو چکی تھی"۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@@@

موسیٰ ! موسیٰ ! ہادی نے آواز لگائی۔۔۔۔۔۔۔

"کیوں بلا رہے ہو موسیٰ کو۔۔۔؟؟"

"امی یہ ہے کدھر ؟؟"میں آج اسے نہیں چھوڑوں گا۔۔۔

"لیکن ہوا کیا ہے ہادی۔۔۔۔؟؟ کچھ بتاؤ بھی تو۔کہ ایسے ہی چیختے رہو گے بچوں کی طرح"۔پارس بی بی نے جھلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"امی میری آج ایک اہم میٹنگ تھی۔اور میں نے نئی شرٹ لا کے رکھی تھی۔رات میں پریس کی تھی۔اب مل نہیں رہی۔یقیناً موسیٰ کو علم ہو گا۔اسکی نیت تو شرٹ کو دیکھتے ہی خراب ہو گئی تھی"۔ہادی نے دلگرفتگی سے کہا۔۔۔۔۔

"وہ تو آج جلدی چلا گیا کالج کے لیے۔اور شرٹ بھی نئی پہنی تھی اس نے۔میں نے پوچھا تو کہنے لگا۔امی ہادی بھائی نے گفٹ کی ہے"۔پارس بی بی نے اپنے اور موسیٰ کے مابین ہوئی گفتگو سے آگاہ کیا تو ہادی کا صدمے سے برا حال تھا۔۔۔۔

" امی سب جھوٹ۔ دھوکے باز انسان کو زرا شرم نہیں آئی۔ مجھے دیر ہو رہی ہے۔ اب میں کیا پہنوں گا۔"??؟ ہادی نے پریشانی سے ماتھا مسلا۔۔۔۔۔۔

" اس میں اتنا پریشان ہونے کی کیا بات ہے ؟؟ کوئی اور شرٹ پہن لو۔ تم تو ایسے پریشان ہو رہے ہو۔ جیسے شرٹ نہ ہو۔ مسلہ کشمیر ہو۔ جو حل نہیں ہو تا"۔ پارس بی بی نے ناک سے مکھی اڑائی۔۔۔۔۔۔۔۔

" میرے ہاتھوں قتل ہو گا موسیٰ کا۔ یہ آپ لکھ لیں۔ اس کی انہی حرکتوں کی وجہ سے"۔۔۔۔۔۔۔

" نئی شرٹ کا اتنا سوگ کیوں منا رہے ہو؟؟ تمہارے سسرالیوں نے نہیں آنا۔ کچھ اور پہن لو جاؤ۔ شاباش

جاؤ میرے بچے پہلے بھائی کا قتل کرو جا کے۔ پھر دفتر چلے جانا۔ قتل زیادہ ضروری ہے"۔ پارس بی بی نے طنز کیا۔۔۔۔۔۔۔۔

ہادی نے کلائی پہ بندھی گھڑی پہ ٹائم دیکھا۔اور پیر پٹختے دل ہی دل میں موسٰی کو گالیوں سے نوازتے ہوئے کمرے کی جانب بڑھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بیا کچن میں کھڑی برتن دھو کم رہی تھی۔اُن کو پٹخ پٹخ کے اپنا احتجاج زیادہ ریکاڈ کروا رہی تھی۔ایسے میں ہادی کا بولنا جلتی پہ تیل کا کام کر رہا تھا۔۔۔

"بیا! بیا! میری بات سنو۔"ہادی نے بیا کا ہاتھ پکڑ کر اُسے اپنی جانب گھمایا۔۔۔

"ہادی میرے ضبط کو مت آزماؤ۔ چھوڑو میرا ہاتھ"۔ بیا نے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کی۔ لیکن ناکام ہوئی۔۔۔۔

"میں سیریس ہوں پاگل۔ تم میری بات سمجھنے کی کوشش کرو۔ ٹھنڈے دل و دماغ کے ساتھ"۔ ہادی نے بیا کو منانے کی ایک اور کوشش کی۔۔۔۔

"میرا دل بھی ٹھنڈا ہے اور دماغ بھی۔ تم اپنا ٹھنڈا کرو"۔ یہ کہتے ہی بیا نے پانی کا گلاس بھر کے ہادی کے سر پہ ڈالا۔ جس کا فائدہ یہ ہوا کہ بیا کا ہاتھ بنا کسی تگ و دو کے ہادی کی مضبوط گرفت سے آزاد ہوا۔۔۔۔

"دیکھو بیا شادی تو تمہیں کرنی ہے"۔ ہادی نے بیا کے دونوں کندھوں پہ ہاتھ رکھے اور اسکا رُخ اپنی جانب کیا۔۔۔

"ہاں کرنی ہے۔ بلکل کرنی ہے"۔ بیا نے کندھوں سے ہاتھ ہٹاتے ترکی بہ ترکی جواب دیا۔۔

"اگیزیکٹلی۔ یہی تو میں بھی کہہ رہا ہوں۔ شادی تو ہونی ہے تمہاری۔ ابھی نہ سہی ایک دو سال کے بعد

سہی۔ تو مجھ میں کیا بُرائی ہے۔۔۔؟؟ پڑھا لکھا با شعور انسان ہوں۔ معاشرے کا اچھا شہری ہوں۔ خوش شکل ہوں۔ لڑکیاں جان دیتی ہیں مُجھ پہ

بیا نے ہادی کی بات کاٹی۔ اور خود ہی بولنا شروع کیا۔

"اور پھٹیچر کھٹارا بائی ک کے مالک ہو۔ دنیا کی آخری نکڑ پہ گھر ہے تمہارا۔ ساری زندگی کنوئیں کے مینڈک رہو گے۔ سسک سسک کے زندگی گزارو۔ ایک ایک روپے کے لیے ترستے رہو۔ مجھے اپنی خوبیاں گنوانے کی کوئی ضرورت نہیں تمہیں۔ میں نے کوئی میرج بیورو نہیں کھول رکھا۔ اور جو

لڑکیاں تم پہ جان دیتی ہیں۔ تم اُن پہ جان دے دو۔ مجھے معاف کرو"۔ بیا نے ہادی کے سامنے ہاتھ جوڑے۔۔۔۔

بیا! ہادی نے دُکھ سے اُسے پکارا۔۔۔۔

" کیا بیا۔ ھمم۔ مجھے نہیں کرنی تم سے شادی۔ تمہیں میری بات کیوں سمجھ نہیں آرہی"۔۔۔

" میں نہیں سمجھنا چاہتا۔ میرا دل نہیں سمجھ رہا۔ میں دل کے ہاتھوں بے بس ہوں۔ مجھے تم چاہیئے ہو۔ صرف تم"۔ ہادی نے اُنگلی سے بیا کی جانب اشارہ کیا۔۔۔۔

" اور یہ واضح ہے تم میرے اقرار کے بنا نہیں پا سکتے مجھے۔جو میں کبھی بھی نہیں کروں گی۔مر کے بھی۔سُنا تم نے"۔بیا نے اپنی بات پہ زور دیا۔۔۔

" میں یہ نہیں بول رہا کہ مجھے تم سے کوئی دھواں دھار عشق محبت ہو گ ئی ہے۔تم مجھے اچھی لگتی ہو۔میں تمہارا ساتھ چاہتا ہوں۔زندگی کے ہر موڑ پہ۔ہر قدم پہ۔تم خواہش ہو میرے دل کی۔"ہادی نے اپنے جزبات کا اظہار کیا ۔۔۔

" میری بھی کچھ اپنی خواہشات ہیں اور تم اُن میں کہیں شامل نہیں ہو" ۔بیا نے اُنگلی ہادی کے سینے پہ رکھی اور پیچھے ہونے کا اشارہ کیا۔۔۔

" بیا بہت غلط کر رہی ہو میرے ساتھ "۔ہادی نے نفی میں گردن ہلائی

۔۔۔۔۔

بیانے کچن سے باہر کی جانب قدم بڑھائے۔ لیکن ہادی کو اپنے پیچھے آتے دیکھ رُکی۔اور بولی۔" جاؤ ہادی۔چلے جاؤ۔اس سے پہلے کہ میں تمہارے سر میں کچھ دے ماروں"۔۔۔۔

" میں نہیں جاؤں گا کہیں۔" ہادی دروازے میں ایستادہ ہوا۔تاکہ بیا بھی باہر نہ جاسکے۔۔۔۔

" مجھے لگتا تھا پہلے ایسا کہ تم تھوڑا تھوڑا پاگل ہو رہے ہو۔ لیکن آج کی تمہاری بکواس سُننے کے بعد اس بات کا سو فیصد یقین ہو گیا ہے۔کہ تم پورے پاگل ہو چکے ہو"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

" ارے تم کیسی بات کر رہی ہو۔۔۔۔۔؟؟؟میں تم سے شادی کرنا چاہ رہا ہوں اور تم مجھے پاگل قرار دے رہی ہو۔ مجھے لگتا ہے تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے بیا۔"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"یہ بات تو تم رہنے ہی دو کہ میرا دماغ خراب ہوا ہے۔یا میں ساری خراب ہو گئی ہوں۔ تمہاری انفورمیشن کے لیے بتا دیتی ہوں۔ابھی میرا دماغ بلکل ٹھیک ہے۔اور اپنی جگہ پر ہی موجود بھی ہے۔اسی لیے سوچنا بھی مت میں تم سے شادی کی حامی بھروں گی"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"تم سے کس نے پوچھنا ہے؟؟امی خود ہی پھپھو سے بات کر لیں گی۔اور تو اور ابو بھی ہوں گے ساتھ۔پھر انکار کی گنجائش کہاں رہے گی۔۔۔۔۔۔؟؟؟وہ گانا گاؤں گا۔وہ جو سنجے دت گا رہا تھا۔کیا تھا؟کیا تھا۔۔۔؟؟ارے ہاں پیچھے باراتی آگے بینڈ باجا آئے دولہے راجا گوری کھول"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔زور دار ٹھاہ کی آوزا سے ہادی کے گانے کو بریک لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"میں بتاتی ہوں تمہیں ہادی۔واقعی مُجھ سے بھلا کوئی کیوں پُوچھے گا۔میں تو گُونگی ہوں۔پاگل ہوں۔ناسمجھ ہوں۔مُجھ سے کوئی نا بھی پُوچھے میں خود سب

سے کہوں گی۔ یہ شادی نہی ہو سکتی۔ یہ پلیٹ جو نیچے پھینکی ہے نا میں نے۔ سیدھی اسی طرح کی پلیٹ تمہارے سر میں مارتی ہوں۔ اس کے دو فائی دے ہوں گے۔ ایک تو تمہارا ہلا ہوا دماغ واپس اپنی جگہ پہ فکس ہو جائے گا ۔اور دوسرا فائی دہ یہ ہو گا۔ تم سے چند دن تک میری جان چھوٹ جائے گی"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

" یہ بات سمجھ نہیں آئی مجھے۔ پلیٹ میرے سر میں لگے گی۔ اور جان تمہاری چھوٹے گی۔ یہ کچھ عجیب بات ہے"۔ہادی نے سوچنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔

" ارے تم سوچ کہ کیوں پریشان ہو رہے ہو؟؟؟ میں بتاتی ہو۔ دیکھو جب میں زور سے تمہارے دماغ سے خالی سر کا نشانہ لوں گی۔ سر پھٹے گا تمہارا۔ تو سیدھی سی بات ہے۔ ٹانکے لگے گے۔ اور تمہیں کچھ دن آرام کرنا پڑے گا۔ اسی

بہانے اپنے گھر رہو گے۔اور میں بھی تمہاری بیہودہ باتوں پر جلنے کُرھنے کے علاوہ۔اپنے کام دھیان سے کروں گی"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"واہ واہ اتنی تم وزیراعظم ! سارے کام تو تمہارے زمے ہیں نا۔میں بھی کہوں۔آجکل ملک ترقی کی دوڑ میں اس قدر پیچھے کیوں جارہا ہے۔۔۔۔؟؟ مجھے پتہ ہی نہی تھا سارا ملک اپنے ناتواں کندھوں پہ چلانے والی میڈم کا دھیان کام کی بجائے ہادی پر ہے"۔ہادی نے قہقہہ لگایا۔۔

"ہادی ! ہادی !چُپ کر جاؤ۔اور چلے جاؤ یہاں سے۔بلکہ تم ڈھیٹ ہڈی ہو۔ تم کہاں جاؤ گے۔۔۔۔؟؟ میں ہی چلی جاتی ہوں یہاں سے۔تاکہ تمہارے سینے میں ٹھنڈ پڑ جائے۔"ابیہا پاؤں پٹختی ہوئی باورچی خانے سے واک آوٹ کر گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

" بیا! بات سُنو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ارے تم تو ناراض ہو گ ئی۔ بیا! رکو تو یار"۔ہادی تیزی سے سیڑھیاں چڑھتی ہوئی بیا کے پیچھے لپکا۔ "بیا او بیا۔ سُنو نا سُنو نا سُن لو نا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہمسفر مُجھی کو چُن لو نا"

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بیا جو ہادی کے بے تحاشا اصرار پر رُکی تھی۔اُس گانے پر بھاگتی ہوئی کمرے میں گ ئی۔اور دروازہ احتجاجاً زور سے بند کیا۔جو کہ اس کے پیچھے آتے ہادی کے مُنہ پہ لگنا تھا۔ہادی کے تیزی سے پیچھے ہونے کی وجہ سے اُس کی بچت ہو گ ئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

" باپ رے باپ اتنا غُصہ۔ چلو کوئی بات نہیں تھوڑی دیر آرام کر لو۔ کام کر کر کے کچن کا تھک گ ئی ہو۔ہادی نے بیا پہ چوٹ کرتے ہوئے کہا۔کیوں کہ وہ جانتا تھا بیا جی کبھی کبھار ہی کچن میں قدم رنجہ فرماتی ہیں۔ہادی کی اس کزن کو

کھانا بنانے کا کام جوئے شیر لانے کے مترادف لگتا تھا۔اچھا میں جا رہا ہوں"۔ہادی نے اُونچی آواز میں بیا کو سُنایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

" جاتے بھی نہیں۔ میرا خون جلانے کا ٹھیکہ لے رکھا ہے تم نے۔ ہر روز منہ اُٹھا کے حاضری لگوانے آجاتے ہو۔ مرو جا کے کہیں"۔ بیا نے زور سے بولتے ہوئے۔ دروازہ زرا سے کھولتے ہوئے۔ایک جوتا باہر کھڑے ہادی پر اُچھالا۔جو کہ سیدھا اُڑتا ہوا ہادی کے ماتھے پر زخم چھوڑتا نیچے گرا۔اور ہادی کا تو صدمے اور درد کی وجہ سے بُرا حال ہو گیا۔جو بھی تھا ہادی کو بیا سے اس ردعمل کی توقع نہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

" اتنی خاموشی کیوں۔۔۔۔۔؟؟بیا نے خود سے سوال کیا۔جوتا تو ٹھیک نشانے پر لگا ہے۔ لیکن ہادی کی خاموشی سمجھ سے باہر ہے۔اب تک تو ہادی کو سارا گھر سر پہ اُٹھا لینا چاہیئے تھا۔ بیا نے دروازہ کھولتے ہوئے سوچا۔اور ہادی کی رونی صورت دیکھ کے ہنسی کا فوارہ منہ سے نکالا۔امید کرتی ہوں آئندہ مجھ سے

شادی کرنے کے بارے میں خواب میں بھی نہیں سوچو گے۔ نہیں تو اس طرح کے اور بھی ڈرون حملے تم پہ کیے جا سکتے ہیں"۔ بیا نے ہادی کو اُنگلی اٹھا کر وارننگ جاری کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ظالم سفاک امریکہ بن کر تم مجھ پر جتنے مرضی ڈرون گراؤ۔ شادی تم ہی سے کروں گا۔ اور اس ڈرون کا جواب بھی دُوں گا تمہیں۔ معاف نہی کرنا میں نے تمہیں"۔ ہادی کہاں چُپ رہنے والا تھا۔۔۔

یہ تو شُکر ہے وہاں کوئی موجود نہیں تھا۔ نہیں تو ہادی کا مزاق دنوں اُڑایا جانا تھا ۔ہادی نے دُکھتے سر کو دباتے۔ گھر کی راہ لی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہادی کے جاتے ہی بیا کو نئی فکر نے آگھیرا۔ اگر ہادی نے ماما کو بتا دیا میں نے اُسے جوتا مارا ہے تو۔ ماما نے میرا قیمہ بنا دینا ہے۔ اب کیا کروں ۔۔۔۔۔۔؟؟ کیا کروں میں؟ بیا میڈم ہادی کے سامنے تو بڑی شیرنی بن رہی

تھی۔اب اپنے بچاؤ کی ترکیب سوچو۔ایک تو یہ نینا بھی اتنے دن ہو گ ئے ہیں نہیں آ رہی۔جب کسی مشکل میں مُجھے اس کی ضروت ہوتی ہے۔گدھے کے سر سے سینگ کی طرح غائب ہی رہتی ہے۔ہو سکتا ہے کوئی اچھا مشوری ہی دے دیتی مُجھے۔ویسے امید تو مُجھے اس سے ایک فیصد بھی نہیں۔خود ہی کچھ سوچنا پڑے گا مُجھے۔بیا نے اُونچی آواز میں اظہارِ خیال کیا۔۔۔۔۔

جسے اندر داخل ہوتے علی اور نینا نے بخوبی سُنا۔۔۔۔۔

"اب کیا کیا ہے بیا۔۔۔؟؟اب کس کو مارا ہے تم۔۔؟؟" علی نے پوچھا ۔۔۔۔۔

"کس بیچارے کی شامت آگ ئی ہماری بیا کے ہاتھوں۔۔۔؟"نینا نے گلے ملتے ہوئے بیا سے استفسار کیا۔۔۔

"ھمم! کسی کی بھی تو نہیں۔کسی کو بھی نہیں مارا۔وہ کاکروچ تھا۔ہاں کاکروچ کو مارا۔" بیا نے اٹکتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔۔

"اصلی والا کاکروچ تھا نا۔ویسے تو تم ہادی بھائی کو بھی کاکروچ بلاتی ہو۔اور جیسی تم حرکتیں کر رہی ہو نا۔کچھ تو گڑ بڑ ہے"۔علی ابھی بھی مشکوک تھا ۔مطمئن تو نینا بھی نہیں ہوئی تھی۔بیا کے بیان سے۔۔۔۔

"تو تمہیں لگ رہا ہے میں جھوٹ بول رہی ہوں۔تمہارے کہنے کا مطلب میں جھوٹی ہوں"۔بیا نے منہ سُجایا۔۔۔۔

"ہماری توبہ! ہم ملکہ عالیہ کی شان میں کیونکر گُستاخی کے مرتکب ہو سکتے ہیں۔۔۔؟؟کیوں نینا۔۔؟؟" علی نے اپنے ساتھ کھڑی نینا کو آنکھ ماری۔۔۔۔

نینا سٹپٹاتے ہوئے ادھر اُدھر دیکھنے لگی۔۔۔۔

"اور یہ ہنسوں کا جوڑا کدھر سے مٹر گشت کرتا ہوا۔ایک ساتھ موت کے فرشتے کی طرح نازل ہوا ہے۔۔۔؟؟" بیا نے دونوں ہاتھ کمر پہ ٹکاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔۔

"ایک تو تمہاری شک کرنے کی عادت پتہ نہیں کب ختم ہو گی۔میں تو چلا۔نینا سے پوچھ لینا کہ ہم کہاں سے آئے ہیں۔تمام تفصیل ملکہ عالیہ کے گوش گزار ہو جائے گی۔میرے پاس تمہارے بکواس سوالوں کے جواب دینے کے لیے ٹائم نہیں"۔علی نے ہری جھنڈی دکھاتے باہر کی راہ لی۔۔۔

"بڑے میسنے ہو تم دونوں قسم سے۔"بیا کے ہاتھوں نینا کی شامت کا آغاز ہونے والا تھا۔۔۔

"ویسے تو تمہاری ماما تمہیں میرے ساتھ آنے کی اجازت نہیں دیتیں۔اور آج کل علی کے ساتھ سیر سپاٹے۔اس آوارہ گردی کو میں کیا سمجھوں۔۔؟" بیا نے ہاتھ نچاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

"اس کو تم اپنی عقل سے پیدل کھوپڑی کا فتور سمجھو"۔نینا نے بیا کے سر کی جانب اشارہ کیا۔۔۔

یہ چکر کیا ہے۔۔؟؟" بیا ابھی بھی متجسس تھی۔۔۔

"آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے۔دادو کی طبیعت خراب تھی۔ علی ہماری طرف گیا تھا۔واپسی پہ میں بھی ساتھ آگئی پیدل۔ تمہارا بھائی مجھے اپنے کندھوں پہ اُٹھا کے نہیں لایا۔نہ ہی ہوائی جہاز پہ۔ یہ جو کھلبلی مچی ہوئی تمہارے اندر۔اب یقیناً سکون پا چکی ہو گی۔یہ جاننے کے بعد کے ہم سیر سپاٹے نہیں کرتے پھرے۔دادو کے پاس تھے۔اور وہ اپنی لاڈلی پوتی یعنی بیا

صاحبہ کو یاد فرمار ہی ہیں۔بد قسمتی سے تمہیں لینے آ پہنچی ہوں۔تم نے دماغ خراب کر دیا میرا بھی"۔نینا نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے حساب بے باک کیا۔۔۔۔۔۔

"او ہو اتنی تقریر کرنے کی کیا ضرورت تھی سیدھا سیدھا بتا دیتی نا کہ دادو کی طبیعت ٹھیک نہیں۔اور مجھے بلا رہی ہیں"۔بیا نے نظریں چُراتے ہوئے کہا۔ کیونکہ نینا تاسف بھری نظروں سے بیا کو دیکھتے ہوئے سر نفی میں ہلا رہی تھی

۔۔۔۔۔۔

"تم کسی کی سُنتی بھی ہو۔۔۔؟جو کسی کو بولنے کا موقع دے دے اسے بیا ،،نہیں نہیں کہتے۔

"کیا کر رہی ہو تم دونوں۔۔۔؟؟آوازیں باہر تک آ رہی ہیں کونسا مسلہ فیثا غورث زیرِ بحث ہے۔جو حل ہی نہیں ہو رہا"۔بڑی ماما کی آمد سے نینا کی بات بیچ

میں رہ گ ئی۔ جس پہ بیا نے شُکر ادا کیا۔ نہیں تو نینا نے بیا کی لعنت ملامت کرنے میں کمی نہیں چھوڑنی تھی۔۔۔

"کچھ بھی تو نہیں ماما۔ نینا بتاؤ ماما کو کچھ بھی تو نہیں ہو رہا"۔ نینا نے بیا کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔۔۔۔۔

جسے بیا نظر انداز کر کے بھوک کا شور مچانے لگی۔۔۔

"تم کبھی نہیں سُدھر سکتی بیا۔" زُمر بیگم نے نفی میں گردن ہلائی۔۔۔۔۔

مجھے بہت بھوک لگی ہے۔ کھانا دیں نا۔ چلو نینا کھانا کھاتے ہیں۔ بیا نے کہا۔ وہ تینوں باہر کی جانب چل دیں۔

"ہادی بھیا یہ کیا ہوا آپ کو"؟؟؟ موسٰی پریشان سا آگے بڑھا۔اور ہادی کے ماتھے کو چھُوا۔۔۔۔۔

"کچھ نہیں ہوا مجھے۔"ہادی نے بے زاری کا اظہار کیا۔۔۔۔

"نیکی کا تو زمانہ ہی نہیں رہا۔ایک تو ہمدردی کرو۔اور ان کے نخرے بھی برداشت کرو"۔ موسٰی بلند آواز میں بڑبڑایا۔۔۔۔۔۔۔

"تو کس نے دعوت دی نیکی کرنے کی۔۔۔۔۔؟؟"ہادی نے تنک کے پوچھا۔۔۔۔۔۔

" بھیا نیکی کے لیے دعوت کا انتظار نہیں کیا جاتا۔ نیکی کرنے کے لیے دل میں خوفِ خدا ہونا چاہیے۔ جو کہ اللہ کے حکم سے مجھ میں بہت ہے"۔ موسٰی نے گردن اکڑائی۔۔۔۔۔۔

" ہاں خوب جانتا ہوں میں نیکی اور ہمدردی کی آڑ میں زخموں پہ نمک چھڑکتے ہیں تم جیسے۔

مجھے تمہاری ہمدردی کی کوئی ضرورت نہیں۔ یہ مت سمجھنا میں اپنی شرٹ بھول جاؤں گا۔ اور تمہیں معاف کروں گا"۔ ہادی نے موسٰی کو گُھورا۔۔۔۔۔۔

" نہ بھولیں کوئی بات نہیں۔ میرا خیال ہے میں جتنی دفع آپ سے معافی مانگ چکا ہوں۔ اتنی دفع کوئی قتل کا مجرم معافی مانگے تو اسکی پھانسی منسوخ ہو جائے۔ لیکن نہ جی میرے بھائی کی ڈکشنری میں معافی کا لفظ ہی نہیں۔ وہ بھی

میرے لیے خصوصاً"۔ موسٰی نے اپنی آنکھوں سے بہنے والے نادیدہ آنسو پونچھے ----

ہادی نے بنا جواب دیے صوفے کی جانب قدم بڑھائے۔اور ٹیک لگا کر چُپ چاپ بیٹھ گیا۔ جانتا تھا۔ موسٰی باتونی کو باتوں میں ہرانا ناممکن ہے-----۔

"جس طرح آپ کا ماتھا سُوجھا ہوا ہے مجھے لگتا ہے۔آپ نے ضرور گلی میں کھڑے ہو کر آوارہ عاشق بننے کی ناکام کوشش کی ہے۔ جس کے نتیجے میں ماتھا سوجھا ہے۔ یہ ماتھے کا تحفہ آپ کو ملا ہے۔ ویسے ایک بات تو بتائیں ------؟؟؟" موسی نے حفاظتی اقدام کے تحت ہادی سے فاصلہ بڑھاتے ہوئے سوال کیا---------

"تم بکواس بند کیوں نہیں کر لیتے تھوڑی دیر--------؟؟؟ ہائے میری ماں میں مر گیا۔ مجھے شیشہ دکھاؤ۔ موسیٰ مجھے لگتا ہے۔ کافی گہرا زخم ہے۔ میں تو کسی

کو منہ دکھانے کے قابل نہی رہا۔ہائے ہائے ہائے"۔ہادی نے درد کی شدت سے ہائے ہائے کی گردان کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"بہادر بنیں بھیا۔جب آوارہ عاشق بنتے ڈر نہیں لگا آپ کو۔تو یہ چھوٹا سا زخم آپ کا کیا بگاڑ سکتا ہے بھلا۔آپ ڈٹے رہیں۔دیکھیے گا ایک دن آپ کی محبوبہ آپ کے قدموں میں ڈھیر ہو جائے گی۔وعدہ رہا کسی کو نہی بتاؤں گا۔موسیٰ نے رازدارانہ انداز اپنایا۔ویسے یہ آپ کے ماتھے کا گھومر کس کی بدولت ہے ۔۔۔۔۔۔؟؟؟آپکی محبوبہ کی مہربانی ہے یا اس کے گھر والوں کی۔۔۔۔۔۔؟؟؟"موسی نے ایک آنکھ ماری۔

موسیٰ! ہادی کے زور سے چیخ کے موسیٰ پکارنے پر۔اُس نے کانوں میں اُنگلیاں ڈالی۔۔۔۔۔۔۔۔

آرام سے بولیں بھیا۔ بہرا نہی ہوں میں۔ ابھی مجھے نارمل سُنائی دیتا ہے۔ آپ کو گلا پھاڑنے کی ضروت نہیں بلکل بھی۔ قسم سے بھیا"۔ موسٰی نے ایک ہاتھ اپنے سر پہ اور ایک گردن کے نیچے رکھ کے معصومیت سے گردن ہلانے لگا۔۔۔

"موسیٰ تم مروگے میرے ہاتھوں سے۔ تمہیں میں آوراہ عاشق نظر آتا ہو۔۔۔۔۔۔؟؟؟"ہادی نے صدمے سے چُور لہجے میں موسیٰ سے پوچھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"نہیں بھیا آپ تو ایسے نہیں لگتے۔ لیکن وہ کیا ہے نا۔آپ کی جو حالت ہے نا ۔ایسی حالت تو گلی میں کھڑے آوارہ عاشقوں کی ہوتی ہے۔تو میں بھی یہی سمجھا ۔۔۔۔۔۔۔ویسے ہوا کیا ہے آپ کو؟؟؟کسی لڑکی کو چِٹھی وغیرہ دینے کی کوشش کی تھی۔ یا سیدھا شادی کے لیے پرپوز ہی کر ڈالا تھا۔۔۔۔؟؟؟آپ

سے کس نے بولا تھا لنڈے کا شاہ رُخان بننے کے لیے۔ سید ھا ماما کو بھیجتے لڑکی والوں کے ہاں رشتہ لینے"۔ موسٰی نے نادر مشوروں سے نوازا۔۔۔۔

"ہونا کیا تھا۔ میں پھوپھو کی طرف گیا تھا آج"۔۔۔۔۔۔

"معاف کیجئے گا بھیا۔ آپ تو پائے ہی وہیں جاتے ہیں۔ صرف آج تو نہیں گئے تھے اُدھر۔ ویسے مُجھے یاد آیا۔ پارس بیبی کی تو دلی خواہش ہے کہ بیا جی اُن کی بہو بنے۔ آپ کو کیا ضروت تھی کسی اور لڑکی سے نین لڑانے کی۔ تھرڑ کلاس ہیرو بن کے چِٹھیاں پارسل کرنے کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟"

"اب میری سُنو گے یا اپنی ہی ہانکتے رہو گے۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟ دفعہ کرو چھوڑو۔ تم سے تو بات کرنا ہی فضول ہے۔ امی کو بُلاو۔ ہائے امی آپ کدھر ہیں۔۔۔۔۔۔؟؟؟ دیکھیے ظالم دُنیا نے آپ کے بیٹے کو کہیں مُنہ دکھانے کے قابل نہی چھوڑا۔

امی ! امی ! کدھر ہیں آپ۔۔۔۔۔؟" ہادی نے اونچی آواز سے اپنی امی کو بُلایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

" اوہو صبر بھیا ! پارس بی بی گھر نہی ہیں۔ہمسائی ئی وں کی طرف گ ئی ہیں ۔اُنہیں کیا پتہ تھا؟اُن کا لاڈلا ہونہار سپوت یہ گُل کِھلا کے آنے والا ہے۔اُن کے علم میں ہوتی یہ بات تو وہ کبھی باہر نہ جاتیں۔بلکہ آپ کے استقبال کے لیے پھول ہاتھ میں لے کر کھڑی ہو جاتیں۔آپ نے عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہے آخر۔اتنی عزت دینا تو بنتا ہے۔ میری طرف سے سلیوٹ ہے آپکے لیے ۔" موسیٰ نے اپنا ہاتھ ماتھے پہ لے جا کے سلیوٹ کیا۔۔۔۔

" موسیٰ باز آ جاؤ۔" ہادی اپنا درد بُلا ئے۔موسیٰ کی فراٹے بھرتی زبان کو چُپ کروانے کے لیے اِدھر اُدھر کسی چیز کو تلاش کرنے لگا۔جو موسیٰ کے ماتھے پہ بھی ایسا نشان چھوڑے۔اور ہادی کے سینے میں ٹھنڈ پڑ جائے۔لیکن ہادی کو ناکامی کا مُنہ دیکھنا پڑا۔کیوں کہ موسیٰ پہلے بھی اپنے بھائی کے ہاتھوں مار کھا چُکا

تھا۔اس لیے آج ہادی کے پاس پڑا گُلدان وہ چُپکے سے اُٹھا کر ہادی کی پہنچ سے دُور کر چُکا تھا۔اور خود بھی فاصلہ اختیار کر گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

" ابھی اگر تُو میرے پاس بیٹھا ہوتا موسیٰ تو میں نے تیری گردن دبانے میں ایک بھی لمحہ ضائع نہیں کرنا تھا۔ تیرا قتل مجھ پہ واجب ہو جانا تھا۔اب تو شُکر کر۔کہ تُو میری پُہنچ سے تھوڑا دُور ہے۔ لیکن کوئی بات نہیں بیٹا۔آخر کب تک۔۔؟؟ "

" اسی لیے تو دور ہوں۔آپ کے ہاتھوں پہلے بھی شہید ہوتے ہوتے بچا تھا میں۔پاگل تھوڑی ہوں۔دُوبارہ شیر کے پاس چلا جاؤں مرنے کے لیے۔ ویسے میرا تو میچ ہے آج میرے دوستوں کے ساتھ۔آپ کی وجہ سے پہلے ہی لیٹ ہو گیا ہوں۔آپ سے ہمدری کرنے کے لیے رُک گیا۔امی آنے ہی والی ہوں گی میں جارہا ہوں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

موسیٰ نے بے مروتی کی انتہا کرتے ہوئے باہر کی جانب قدم بڑھائے

----------------

مرتا کیا نہ کرتا کے مصداق ہادی خود ہی اٹھا اور سب سے پہلے آئی ئی نے میں اپنے ماتھے کا جائی زہ لیا۔دل ہی دل میں شُکر ادا کیا کہ زخم زیادہ گہرا نہیں تھا "۔بیا کی بچی تمہیں نہی چھوڑوں گا۔ تمہاری زبان ہی کالی ہے۔اب واقعی میں دو تین دن پھوپھو کی طرف نہی جا پاؤ ں گا۔ تم ہو ہی منحوس بیا۔" ہادی نے اُونچی آواز میں بیا کو کوستے ہوئے کچن کی جانب قدم بڑھائے۔تاکہ کوئی ٹیبلٹ کھا کر دُکھتے سر سے نجات حاصل کر سکے۔اب تو ایک دو دن میں مُجھے کام سے بھی لیو لینی پڑے گی-----------------

URDUNovelians

بیا ہادی کے ساتھ دُشمنی مہنگی پڑے گی تمہیں۔ہادی نے اپنے لیے چائے بناتے ہوئے تصور میں بیا کو مخاطب کیا۔ایک تو پارس بی بی پتہ نہی کہاں رہ گی ئی ں ہیں۔۔۔۔؟ چلو یہ بھی اچھا ہی ہے گھر نہیں ہیں ورنہ اُن کے ہزار سوالوں کے

جواب بھی مُجھے دینے پڑتے۔ کتنا آکورڈ لگتا اُن کو یہ بتانا کہ بیا سے جُوتا کھا کے آیا ہوں۔ وہ بھی ایڑھی والا۔ مُوسیٰ کی دیکھا دیکھی ہادی بھی کبھی کبھی اپنی امی کو

پارس بی بی بُلاتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@@@

"ہادی تم اس وقت گھر میں ہو۔۔۔۔۔؟ طبیعت ٹھیک ہے تمہاری۔۔۔؟"

پارس بی بی نے ہادی کے ماتھے پر بے دھیانی میں ہاتھ لگایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہادی کی درد بھری ہائے اُنہیں ٹھٹکنے پر مجبور کر گئی۔۔۔۔

ہائے امی میرا سر درد سے پھٹ رہا ہے"۔۔۔۔۔"

"ہوا کیا ہے ہادی۔۔۔۔۔؟ کیوں مجھے پریشان کر رہے ہو۔۔۔؟؟ "

"کچھ نہیں امی۔ گھر آرہا تھا راستے میں بچے کرکٹ کھیل رہے تھے۔اُن کا گیند ہوا سے باتیں کرتا ہوا آیا۔اور میرے ماتھے پہ زخم چھوڑ گیا"۔ہادی نے سفید جھوٹ بولتے ہوئے ماں کو مطمئن کرنا چاہا۔۔۔۔۔۔

"ہائے میرا بچہ ۔میں ابھی اِن کو پوچھتی ہوں جا کر۔ گلی نہ ہو گئی کرکٹ اسٹیڈیم ہی سمجھ لیا ہے اِن بدزاتوں نے۔ سارا دن طوفانِ بد تمیزی برپا کیے رکھتے ہیں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"چھوڑیں امی بچے ہیں۔ہادی نے ماں کو باہر جانے سے روکا۔"نہیں تو ہادی کا جھوٹ پکڑا جانا تھا۔۔۔۔۔۔

"اور یہ موسیٰ کدھر ہے۔۔۔۔۔۔۔؟؟" پارس بیبی نے پوچھا۔

گیا ہے وہ بھی کرکٹ کھیلنے دوستوں کے ساتھ "۔ہادی نے منہ بناتے ہوئے "
کہا۔۔۔۔۔۔۔

دیکھو تو بھائی کو اس حال میں اکیلا چھوڑ کے اس نامراد کو عیاشیاں سُوجھ "
رہی ہیں "۔اب پارس بیبی کی توپوں کا رُخ مُوسٰی کی جانب ہو چُکا تھا۔جس پہ
ہادی نے کلمہ شکر ادا کیا۔۔۔۔

ایہا ! ایہا بچے کدھر ہو۔۔۔۔۔؟؟؟"زُمر بیگم ایہا کو آوازیں دیتی ہوئی "
اُس کے کمرے میں آئی تھیں۔اور کمرے کی حالت اُن کا پارہ ہائی کرنے میں
کامیاب ہوئی۔" یا اللہ اس لڑکی کو کب عقل آئے گی۔کمرہ کم اور کباڑ خانہ زیادہ
لگ رہا ہے۔"انہوں نے اِدھر اُدھر بکھری چیزوں کو سمیٹتے ہوئے۔ایہا کو کوسا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بیا جو کہ ٹیرس پہ بیٹھی فون پہ اپنی دوست عائی شہ سے باتوں میں مگن تھی۔اور اپنے کمرے میں رُمر بیگم کی موجودگی سے لاعلم تھی۔بات ختم کر کے ٹیرس کا دوازہ کھول کے کمرے میں داخل ہوئی۔اور رُمر بیگم کو دیکھ کر زبان دانتوں تلے دبائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رُمر بیگم نے بیا کو دیکھا۔اور بولیں۔"کب بڑی ہو گی تم۔۔۔۔۔؟؟؟ تمہاری عُمر کی لڑکیاں اتنی سگھر اور سلیقہ مند ہوتی ہیں۔ہر کام میں طاق۔ایک تم ہو۔ کچن میں جانا نہیں پسند۔کمرے کی حالت ایسی جیسے یہاں کبڈی کھیلی گ ئی ہو۔ بیا تم اپنا کمرہ بھی صاف نہیں رکھ سکتی"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں ماما میں کرنے لگی تھی۔لیکن عائی شہ کی کال آگ ئی۔میں نے سوچا بعد میں کر لوں گی"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

" پتہ نہیں کون سی ایسی باتیں ہیں تم دونوں کی جو ختم ہونے کا نام نہیں لیتیں۔کچھ خیال کیا کرو۔لگتا ہی نہی کہ یہ کمرہ اکیلی لڑکی کے استعمال میں ہے۔اس کمرے کی حالت کو دیکھ کے ایسا لگتا ہے دس لوگ اس کمرے میں رہتے ہیں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

" ماما سوری۔آئی ندہ خیال کروں گی۔"بیا نے معافی مانگنے میں ہی عافیت جانی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

" میں پوچھنے آئی تھی۔ہادی کہاں غائ ب ہے دو دن سے۔آیا ہی نہیں بچہ۔تمہاری کوئی بات ہوئی ہے اس سے۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟"زمر بیگم مشکوک تھیں۔۔۔

" ہادی کا نام سُنتے ہی بیا کا حلق تک کڑوا ہوا تھا۔ایسے جیسے کڑوے بادام کھا لیے ہوں۔ارے نہیں ماما میری تو اُس سے کوئی بات نہیں ہوئی۔اور مُجھے کیا

پتہ موصوف کیوں نہیں آیا۔ کہیں مصروف ہو گا"۔بیانے بمشکل لہجے کو نارمل رکھتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔۔۔

" تم ہی ہر وقت بچے کے پیچھے پڑی رہتی ہو۔جب بھی بیچارہ آتا ہے تم اُس کو سکون سے رہنے دو ایسا ہو سکتا ہے بھلا"۔۔۔۔۔۔۔

" میں کیا کہتی ہوں اُسے۔۔۔۔۔؟؟اُلٹا اُس نے ہی میری ناک میں دم کیا ہوتا ہے۔روز ہی تو ٹپکا ہوتا ہے اِدھر۔کیا ہوا اگر دو دن سے نہیں آیا تو۔آپ نے یاد کر لیا ہے۔دیکھیے گا شیطان کی طرح بھاگتا ہوا آئے گا"۔۔۔۔۔۔

" اونھوں بُری بات۔ایسا نہیں بولتے بیا تمیز بھی کسی چڑیا کا نام ہے۔اور مجھے لگتا ہے تمہیں چھو کے بھی نہیں گُزری۔بہر حال چلو میرے ساتھ کچن میں۔ کبھی ماں کا بھی خیال کر لیا کرو۔آج کھانا تم بناؤ گی"۔رُمر بیگم نے اپنا حکم سُنایا

اور بیا کی رونی صورت کو نظر انداز کرتے ہوئے قدم باہر کی جانب بڑھائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ماما تمیز چڑیا کا نام ہے؟؟" بیا نے معصومیت سے پوچھا۔رُمر بیگم نے بیا کو گھورا۔اور بکواس بند رکھنے کو کہا۔لیکن سامنے بھی بیا تھی۔جس کی زبان میں کھجلی ہوتی رہتی تھی۔"ماما اسے لیے تو تمیز اُڑ گئی"۔بیا نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

رُمر بیگم نے نفی میں سر ہلایا۔اور کہا بیا تم کبھی نہیں سُدھر سکتی۔اب چلو میرے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مجبوراً بیا کو بھی اُن کی پیروی کرنی پڑی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ثُمر بیگم کی مدد سے بیا ابھی کھانا بنا کے فارغ ہوئی تھی کہ ہادی کی آمد بیا کو جلا راکھ کر گئی۔"آگیا ماما کا چمچہ"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"اسلام علیکم پھپھو ! کیسی ہیں آپ طبیعت کیسی ہے۔۔۔؟؟اور ابیہا تم کیسی ہو؟ بھئی مجھے دیکھ کے تمہیں کیوں سانپ سُونگھ گیا ہے۔۔۔۔۔؟؟؟"ہادی نے بیا کو چھیڑا۔"پھپھو علی کدھر ہے۔۔۔؟

"وعلیکم السلام ! میں ٹھیک ہوں۔کیسا ہے میرا بچہ۔۔۔۔۔؟؟؟ہادی یہ ماتھے پہ کیا ہوا۔۔۔؟؟؟"ثُمر بیگم نے پریشانی سے ہادی کے ماتھے کو چُھوا۔ہادی نے نظریں بیا کی جانب گھمائیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بیا کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی۔بیا نے التجائیہ انداز میں اشارے سے ہادی سے چُپ رہنے کی درخواست کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہادی کو بیا کی حالت بہت محظوظ کر رہی تھی۔ارے پھوپھو آپ کو نہیں پتہ "
بیا۔ہادی نے جان بوجھ کے بیا کا نام لیا۔" ـــــــــــــــــــ

ارے ہادی تم گرمی میں آئے ہو۔پیاس محسوس ہو رہی ہو گی۔ میں تمہارے "
لیے کچھ ٹھنڈا لاتی ہوں۔ بیا جلدی سے کچن کی جانب بڑھی۔ میرا دل چاہتا ہے
۔ہادی میں تمہارے اس جوس میں زہر ملا دوں تاکہ میری جان چھوٹ جائے
ایک ہی دفعہ میں۔ڈھیٹ ہڈی ہے۔اتنی زور سے جوتا مارا تھا میں پھر بھی ڈھیٹ
انسان کا سر نہیں پھٹا۔اگر تھوڑے ٹانکے لگ جاتے اس سر پہ تو مزہ آ جاتا۔" بیا
کے نادر خیالات پیچھے کھڑے ہادی کی سماعت تک باآسانی پہنچ رہے
تھے۔ــــــــــ

URDUNovelians

اچھا جی جوس لانے میں اتنی دیر لگا رہی ہیں میڈم۔میں نے سوچا دیکھوں تو "
جا کے۔جوس میں کچھ ملا ہی نہ رہی ہو مجھے مارنے کے لیے۔ہادی نے جوس اُٹھا
کے بیا کی جانب بڑھایا پہلے تم سِپ لو گی۔میں پھر ہی پیوں گا جب مجھے یقین ہو

جائے گا۔اس میں کوئی زہریلی چیز تو نہیں"۔ہادی نے جوس پینے سے انکار کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"پینا ہے تو پی لو۔ میرا سر مت کھاؤ۔دل تو میرا یہی چاہ رہا تھا اس میں کچھ ملا دوں۔ لیکن ابھی مُجھ میں خوفِ خدا ہے ماموں مامی کا سوچتے ہوئے۔ تمہیں چھوڑ رہی ہوں زندہ"۔۔۔۔۔۔۔

"یک اتنی گندی چیزیں میں نہیں کھاتا۔سر کھانے کا ٹیلنٹ صرف تمہارے پاس ہی ہے"۔ہادی نے منہ کے برے سے زاویے بناتے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"۔اور ہاں تم میرا سر پھاڑنا چاہتی تھی۔دیکھو میری قسمت کتنی اچھی نکلی ۔ تمہارا خون جلانے کو میں دو دن بعد ہی یہاں موجود ہوں۔"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ہادی تمہاری زبان کے کے کمالات ہیں جو تمہیں ہر جگہ عزت افزائی بخشواتے ہیں۔ اپنا یہ دماغ سے خالی منہ بند رکھنا اور کسی کو ہوا بھی نہ لگنے دینا کہ تمہارے ماتھے پہ جھومر ایک لڑکی کی دین ہے۔ تمہاری بچی کچھی عزت کا بھی فالودہ نکل جانا ہے۔ میرا کیا ہے۔ تھوڑی ڈانٹ ڈپٹ ہو گی۔ پھر معافی مل ہی جانی ہے۔ لیکن تمہارا مزاق صدیوں اُڑایا جانا ہے۔اور ہاں تمہارے ماتھے پہ یہ نشان ہمیشہ تمہیں یاد کروائے گا کہ مجھ سے دور رہنا ہے" بیا انگلی اٹھاتے ہوئے ہادی کے ماتھے کی جانب اشارہ کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہادی بیٹا کدھر ہو۔۔۔۔؟؟

"میں ادھر ہی ہوں پھوپھو آپ کے پاس۔۔۔۔۔۔۔۔"

"تم تو میری جان ہو۔ بتاؤ ماتھے پہ کیا ہوا۔۔۔۔۔۔۔؟ یہ چوٹ کیسے لگی تمہیں۔۔۔۔۔؟ زخم زیارہ گہرا تو نہی۔۔۔۔۔؟

"کچھ نہیں پھوپھو بس ایسے ہی دو دن پہلے جب میں آیا تھا بیا نے دروازہ زور سے بند کیا۔ میں اس کے پیچھے روم میں جا رہا تھا۔ اس کو علم نہیں تھا۔ تو دروازہ لگ گیا۔ کوئی گہری چوٹ نہیں تھی۔ اب تو بلکل ٹھیک ہے"۔ ہادی نے معصومیت کے ریکاڈ توڑتے ہوئے پھوپھو کو بتایا۔ اور بیا کی متوقع بے عزتی کا سوچ کے ہی اپنا دل خوشی سے ناچتا محسوس کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"بیا! بیا! نیچے آؤ"۔ رُمر بیگم نے بیا کو زور سے آوازیں دی

\-----------

"چلو بیا جی حاضری لگواؤ جا کے نیچے۔ تم سے کس نے کہا تھا ہادی بھیا کو تنگ کرو۔ تم باز نہ آنا اپنی حرکتوں سے۔ میں تو چلا اب بھگتو خود ہی"۔ علی نے بیا کو اکیلا چھوڑتے بھاگنے کا سوچا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

" نہ جاؤ مُجھے اکیلا چھوڑ کے۔ دیکھو تم میرے پیارے بھائی ہو نا۔ اس نازک وقت میں تم میرا ساتھ نہیں چھوڑ سکتے۔ تم بھی میرے ساتھ چلو نیچے پلیز نا۔ مان جاؤ۔ بیا نے ہادی کو روکنا چاہا۔-------"

" میں تو پیارا بھائی ہوں۔ لیکن تم پیاری بہن نہیں ہو۔

نہ بیا جی نہ اس دفعہ تمہاری ہرگز نہیں سُنوں گا۔ ہمیشہ تمہارے اُلٹے کاموں کا نتیجہ میں نے بھگتا ہے۔ ہمیشہ تمہارے ساتھ مجھے ڈانٹ سُننی پڑی ہے۔ آج نہیں سُنوں گا۔ لو جی کرے کوئی بھرے کوئی۔ میں تو چلا۔" ----------

" سارے ہی ایک نمبر کے کمینے ہیں۔ جب مُجھے ان کی ضرورت ہوتی ہے دُم دبا کے بھاگ جاتے ہیں۔ مجبوراً بیا نے مرے مرے قدم اُٹھاتے نیچے کی راہ لی"

---------

"آ جاؤ۔۔۔۔آ جاؤ۔۔۔۔ملکہ عالیہ"۔زمر بیگم نے طنزیہ کہا۔"کوئی شرم بچی ہے تم میں یا بیچ کھائی ہے۔ہادی کو دروازہ لگا۔اتنی گہری چوٹ آئی ہے۔ ایسی کونسی قیامت آگ ئی تھی۔انسانوں کی طرح بھی تو دروازہ بند کر سکتی تھی ناتم۔ہر وقت جاہلوں جیسی حرکتیں کیوں کرتی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟"

"سوری ماما آئی ندہ خیال رکھوں گی"۔بیا نے کانوں کو ہاتھ لگایا۔۔۔۔۔

"تمہارے باپ کو بتاتی ہوں آج۔اُنھوں نے ہی تمہیں بگاڑا ہوا ہے۔بائ ئی س سال کی ہو گ ئی ہے اور حرکتیں بچوں جیسی"۔۔۔۔۔

"چھوڑیں پھوپھو وہ سوری کر تو رہی۔اُسنے کوئی جان بُوجھ کے تو نہی مارا تھا۔کیوں بیا۔۔۔۔۔۔۔؟؟"ہادی نے مسکراتے ہوئے۔بیا سے تائ ید چاہی

۔۔۔۔۔۔

"جی ماما غلطی سے ہوا تھا۔" بیا کا بس نہی چل رہا تھا۔ہادی کو کچا چبا جائے۔اور اُس کی مُسکراہٹ بیا کو زہر سے بھی زہریلی لگ رہی تھی اس ٹائم-------

"دیکھو بچہ کتنا اچھا ہے۔ابھی بھی تمہاری طرفدار کر رہا ہے۔ چلو معافی مانگو ہادی سے"--------

"ہادی! سوری"۔معافی مانگتے ہوئے بیا نے دانت ایسے پیسے جیسے دانتوں میں ہادی کو چبا رہی ہو-----------

"لو جی یک نہ شُد دو شُد۔"رُمر بیگم نے نینا کو دیکھتے ہی سوچا۔"اسلام علیکم! بڑی ماما کیسی ہیں آپ؟۔"------

"میں ٹھیک ہوں۔نیناتم کیسی ہو۔۔۔۔؟؟؟کافی دن ہوگۓ تم غیر حاضر رہی ہو۔خیریت۔۔۔؟کیا کوئی نیا فتور تمہارے دماغ میں نہیں آیا۔جس پہ بلا تا خیر بیا اور تم عمل کر کے دوسروں کی ناک میں دم کر سکو"۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"آپ کا مطلب سارے اُلٹے کام بیا میرے ساتھ مل کے کرتی ہے۔"نینا نے صدمے سے کہا۔۔۔۔

"ہاں میرا یہ مطلب ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"آپ غلط سوچتی ہیں۔وہ میری اُستاد ہے۔میں اُسکی اُستاد نہیں بلکہ میں تو اُس کی شاگردہ ہوں۔سارے آئی ڈیے اُس کے ہوتے ہیں۔ہاں عمل ہم مل کے کرتے ہیں"۔نینا نے ڈھٹائی کی حد کرتے ہوئے سینہ تان کے اعترف کیا۔اور میز پر پڑی گاجر اُٹھائی۔اور دانتوں سے کُترنے لگی"۔ویسے بیا کدھر ہے۔۔۔؟؟؟"

"تم اکیلی اُسکی شاگردہ تھوڑی ہو۔آجکل علی کو بھی فُل کلاسسز دی جارہی ہیں ۔اور پریکٹس بھی کروائی جارہی ہی اُلٹے کام کیسے کرتے ہیں۔اِدھر ہی ہو گی۔

اُس نے کدھر ہونا ہے۔۔۔۔۔؟؟آدھا آدھا دن بیڈ پر پڑی سوتی رہتی ہے۔ جو باقی کا دن بچتا ہے۔ شیطانی کاموں کے بارے میں سوچتی رہتی ہے۔اور تم کو دیکھتے ہی عمل کرنے میں دیر نہیں لگاتی۔کیونکہ گُروجی کی چیلی بھی اُس کی ہاں میں ہاں ملاتی ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ویسے بڑی ماما آپ کو ہم دونوں سے شکایتیں بہت رہتی ہیں۔اتنی معصوم سی ہیں ہم۔ایسے ہی ہم دونوں کو بدنام کیا ہے لوگوں نے۔"نینا نے معصومیت سے کہا۔۔۔۔۔

"ہاں بیٹا جی تم جیسے ایک دو اور معصوم ہماری فیملی میں پیدا ہو جاتے تو تاریخ میں ہمارے کارناموں کو ہمیشہ یادرکھنا تھا لوگوں نے۔کام چُور ہو تم دونوں۔

کوئی کام کہہ دو تو جان نکلتی ہے کرتے ہوئے۔اور بکواس ایسے کرتیں ہیں دونوں جیسے ثواب ملے گا زبان چلانے سے"------------------

"اب کیا گناہ سرزدہ ہوگیا ہم معصوم پریوں سے۔۔۔۔۔؟؟؟بڑی ماما یہ تو زیارتی ہے ہمارے ساتھ۔گستاخی معاف.بڑی ماما آپ کُھلے عام ہماری عزت کی دھجیاں اُڑا رہی ہیں۔"---------

"ہاں نیناجی ! میں تو بس دجھیاں اُڑا رہی ہوں۔ تم دونوں تو پورے محلے کی ناک میں دم کر کے ہماری عزت کا جنازہ نکال رہی ہو۔غضب خُدا کا زرا شرم نہیں تم دونوں میں۔روز گھر میں شکایتیں آرہی ہیں۔یہ شُکر کرو تمہارے باپ کو کچھ خبر نہی تمہاری ان حرکتوں کی"----------------

"بڑی ماما میرے بابا کو بیچ میں نہ ہی لائیں تو اچھا ہے۔اوہ بیا شُکر ہے تم آگ ئی"۔نینا کو سیڑھیوں سے نیچے آتی بیا کی جھلک نظر آئی تو کلمہ شُکر ادا کیا

-----------

"تُم کب آئی نینا۔۔۔۔؟؟" بیا نے نینا کے گلے ملتے ہوئے پوچھا۔۔

"بس جی کیا بتاؤں۔دُنیا میں قدم رنجہ فرمائے ہوئے مجھے اکیس سال ہو گ ئے ہیں۔ایک دن بعد میری برتھڈے منائی جائے گی۔اس دُنیا میں آنے کی خوشی میں"۔۔۔۔۔

"اوہ ویٹ میں نے تم سے تمہاری عُمر نہیں پوچھی۔میں نے تمہارا آئی۔ڈی نہیں بنوانا۔اور نہ ہی تمہارے لیے رشتہ تلاش کرنا ہے۔اور تمہارے اس دُنیا میں آنے کی خوشی کس کو ہوئی تھی بھلا۔۔۔۔۔۔؟؟میں نے پوچھا ہے تم ادھر کب آئی۔۔۔۔۔؟؟"

"بیا میں تمہارے گھر میں آدھے گھنٹے سے آئی ہوئی ہوں۔اور مسلسل بے عزتی ہو رہی ہے میری۔اور اب تم بھی شُروع ہو گئی۔ میں جا رہی ہوں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"کس نے تمہاری شان میں گُستاخی کی۔۔۔۔۔؟؟ نام بتاؤ مجھے۔اسے نہیں چھوڑوں گی۔ علی ! علی ! کدھر ہو باہر آؤ"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ نینا بیا کو چُپ کرواتی۔ زُمر بیگم کچن سے نمودار ہوئیں اور بولیں۔ "زیادہ گلا پھاڑنے کی ضرورت نہیں۔ علی نے اسے کچھ نہیں کہا۔اس کی شان میں گُستاخی تمہاری ماں سے ہوئی ہے۔ایسا کرو مُجھے پھانسی دے دو۔ نہیں تو میری زبان کاٹ دو۔ منحوس یہ دن دیکھنے کے لیے تو تمہیں پیدا کیا تھا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ارے نہیں ماما۔ میرا یہ مطلب تھوڑی تھا۔ میں تو ایسے ہی بڑھکیں مار رہی تھی۔ بیا جلدی سے ماں کے پاس آئی اور صفائی دی۔ سوری ماما۔" چلو نینا جلدی سے ماما سے سوری کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"لیکن میں سوری کیوں کروں۔۔۔۔؟؟؟میں نے تو انہیں کچھ کہا ہی نہی۔ اُلٹا ان کی باتیں سُن سُن کے دماغ پک گیا ہے میرا"۔نینا نے شانِ بے نیازی سے کندھے اُچکائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"نینا ! پلیز یار اپنی بیا کی خاطر۔" بیا نے نینا کے کان میں دانت پیستے ہوئے سرگوشی کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"اوکے میرا احسان یاد رکھنا۔مُجھے آئی سکریم کھلاؤ گی"۔نینا نے شرط رکھی

"اوکے میری ماں۔" بیا نے حامی بھرتے جان چُھڑائی۔۔۔۔۔۔

"سوری بڑی ماما"۔نینا نے پتھر پھینکنے والے انداز میں سوری کی۔۔۔۔۔۔۔

"مُجھے نہی ضروت تم لوگوں کی سوری کی۔ دفعہ ہو جاؤ دونوں"۔۔۔۔۔۔۔۔

دونوں نے اجازت ملتے ہی کمرے کی جانب دوڑ لگائی۔۔۔۔۔۔

"ایک بات تو بتاؤ۔۔۔۔۔۔؟؟ بیا بڑی ماما اتنے غُصے میں کیوں ہیں۔۔۔۔۔۔؟؟؟"

"کیا بتاؤں یار میری تو قسمت ہی خراب ہے۔ ساتھ والوں کے گھر آم کا درخت لگا ہے نا۔اُس پہ کچی کیریاں لگی ہیں۔ میں تو چڑھ نہی سکتی تھی اُوپر علی کو

لالچ دے کر درخت پر چڑھایا۔ وہ کچے آم توڑنے لگا۔ اُسکو یہ بتانے کے لیے پتھر پھینکا تھا میں نے کہ کونسی کیری لینی ہے میں نے۔ وہاں پر شہد کی مکھیوں کا چھتہ بھی تھا۔ اُن کو پتھر لگا۔ وہ اڑیں اور علی کا منہ سُجھا یا کاٹ کے "۔ بیا نے منہ بسورتے ہوئے ساری سٹوری سنائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

" ہائے یہ کیا کیا تم نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟ بیا پتھر مارنے کی کیا ضرورت تھی۔ کیریاں ایک جیسی ہی ہوتی ہیں "۔۔۔۔۔۔۔۔۔

" بس اتنا ہی نہیں۔ آگے سُنو۔ وہ پتھر نیچے گرا۔ اُن کے گھر میں کوئی مہمان آئے تھے۔ ایک آنٹی کے سر میں لگا۔ اُن کو زخم کافی گہرا آیا تھا۔ وہ روتی ہوئی شکایت کرنے ہمارے گھر پہنچیں۔ اور بس پھر کیا تھا۔ ماما کا پارہ اتنا ہائی ہے اُس دن سے پوچھو مت۔ اور تو اور علی کا بچہ بھی ناراض ہے مُجھ سے "

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"تو تم میرا انتظار کر لیتی میں کیریاں اُتارتی تو اتنی مُصیبتیں تو نہ آتیں۔اور علی کو تو منا ہی لیں گے۔تم پریشان مت ہو"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"کتنے دن ہو گ ئے تھے۔تم جاتی ہو۔تو راستہ ہی بھول جاتی ہو آنے کا نام نہیں لیتی۔مُجھ سے انتظار نہی ہو رہا تھا۔میں کیا کرتی
"______________؟؟؟

"راستہ نہیں بھولتی۔تمہاری ماما کے اور امی کے آپس میں اتنے اختلافات ہیں نا۔انہوں نے انڈیا اور پاکستان کو بھی مات دے دی ہے۔میں تو تمہارے پاس ہر وقت آنے کو تیار رہتی ہوں۔پر میشن نہیں ملتی"نینا نے منہ بنایا۔۔۔۔۔۔

"ایک تو ہادی کی لوفرانہ حرکتوں نے میرا جینا حرام کر رکھا ہے۔اُوپر سے ن ئی مُصیبت یہ محلے والے شکایتیں لگانے آجاتے ہیں۔"۔۔۔

"کیا ہوا۔۔؟ ہادی نے کیا کر دیا"۔ نینا نے چپس کا ٹکرا منہ میں ڈالتے ہوئے پوچھا۔

"ہونا کیا ہے نواب صاحب کے بقول میں اس کو اچھی لگنے لگی ہوں"۔۔۔۔

"پھر۔۔؟"نینا سوالیہ نظروں سے بیا کیجانب دیکھا۔۔

"پھر کیا۔ مجھ سے شادی کے خواب دیکھ رہا ہے کمینہ۔ لیکن یہ اُسکا خواب کبھی پورا نہیں ہوگا۔اسکے دل کے ارماں۔اُسکے کی آنسوؤں میں بہہ جائیںگے"۔۔۔۔

"اتنی سنگدل مت بنو بیا۔ایسا بھی تو ہو سکتا ہے نا۔اُسکو تم سے محبت ہو گئی ہو۔سوچو تو شریف لڑکا ہے۔

ویسے بیا اس میں بُرائی بھی کوئی نہیں۔اچھا انسان ہے"۔نینا نے ہادی کی سائی ڈ لی۔۔۔

"ہاں بُرائی تو واقعی ہی کوئی نہیں۔ایک کام کرو۔تم اُس سے شادی کر لو۔"بیا نے طنزیہ کہا۔

"میں۔میں کیوں؟؟ محبت اُسے تم سے ہے۔اور بیگانی شادی میں میں کیوں عبداللہ دیوانہ بنوں؟؟"نینا نے اپنی جانب اشارہ کیا۔۔۔

"وہ اس لیے کہ تمہیں اُس سے زیادہ ہمدردی ہے"۔۔۔۔

"ہاں۔ویسے آئی ڈیا بُرا نہیں۔سوچا جا سکتا ہے"۔نینا نے ہنستے ہوئے بیا کو چڑایا۔۔۔۔

جاری ہے۔۔۔۔ # رنگ چاہتوں کے

ظلِ ہما #

قسط نمبر: 6 #

"ماما میں دادو کی طرف چلی جاؤں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟ "

نہیں کوئی ضروت نہیں ابھی دو دن پہلے تو گ ئی تھی۔ وہاں بانہیں "
پھیلائے کوئی تم سے ملنے کو بے تاب نہیں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پلیز ماما دادو تو بیٹھی ہیں مُجھ سے ملنے کو بے تاب۔ پلیز ماما دوپہر میں آجاؤں "
گی واپس۔ رات نہیں رُکوں گی چاچو کی طرف"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"دادو سے ملنے کا تو بہانہ ہے۔ اصل ملنا تو نینا ہے۔اور دو ماہ رہ گ ئے ہیں تمہارے پیپرز میں۔ کچھ تیاری بھی کر لو"۔۔۔۔۔۔۔۔

"جی ماما میں دن رات پڑھ رہی ہوں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"مُجھے نظر آ رہا ہے تمہارا پڑھنا۔ دو دفعہ فیل ہوئی ہو بی۔اے میں۔ پتہ نہیں تمہارے دماغ میں کیا بھرا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟میں نے ہادی سے بولا ہے تمہیں دو گھنٹے ٹیوشن دیا کرے گا کل سے۔آج تمہاری آزادی کا آخری دن ہے۔"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ماما! میں فیل تو نہیں ہوئی تھی۔ بس انگلش کی سپلی ہی تو ہے۔اس دفعہ کلیر کر لوں گی۔اور یہ ہادی کہاں کا پروفیسر ہے۔۔۔۔۔۔؟؟خود تو رشوت دے کر پاس ہوا تھا۔چلا ہے مُجھے پڑھانے۔مُجھے نہیں پڑھنا اُس سے۔ہر وقت مُجھ پہ

رعب جھاڑتا رہے گا۔ میرا اُستاد بن کے"۔بیا نے روہانسی ہو کر احتجاج کیا

-----------

" تم ہمیشہ اُس کے بارے میں فضول ہی سوچنا۔ابھی بحث مت کرو مُجھ سے۔اور جاؤ جلدی آنا۔۔اکیڈمی بھی جانا ہے تم نے"-------------

" ماما میں بُکس بھی ساتھ لے جاتی ہوں۔وہیں سے اکیڈمی چلی جاؤں گی "-----------

@@@@@@@@

بیا نے نینا کے گھر کی بیل پر ہاتھ رکھا اور اُٹھانا ہی بھول گئی۔--------

کون ہے بھ ئی۔۔۔۔۔۔۔؟؟زرا سانس تو لو آ رہی ہوں۔آ تے بھی " تو ٹائی م لگتا ہے۔اُڑ کے ر واز ہ کھولنے تو نہیں آ سکتی۔ ٹانگیں بھی میری اپنی ہیں ۔اس عُمر میں بھاگنے سے تو رہی۔اتنی جلدی ہے بھیا تو واپسی کی راہ لے لو"۔بیا کی چاچی زری نے اُونچی آواز میں دروازے کے باہر کھڑی شخصیت کو صلواتیں سُناتے ہوئے دروازہ وا کیا۔بیا کو دیکھتے اُن کے ماتھے کے بلوں میں اضافہ ہوا اور اُن کا جی چاہا دروازہ واپس بند کر دیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسلام علیکم چچی! مزاج کی تو آپ کافی تیز ہیں۔اس بات میں شک کی کوئی " گُنجائ‌ش نہیں۔ طبیعت کیسی ہے آپ کی۔۔؟"۔بیا نے اُن کو آگ لگاتے ہوئے قدم اندر رکھے۔۔۔۔۔۔

چاچی دروازہ بند کر کے واپس مڑیں۔"اے بی بی تمہارے پیچھے کیا کُتے لگے تھے جو بیل پر سے ہاتھ اُٹھانا بھول گ ئی تھی تم۔ قسم سے اگر مُجھے پتہ ہوتا دروازے کے پار آفت کی پر کالا کھڑی ہے تو کبھی دروازہ نہ کھولتی۔اور بی بی

مزاج کی بھی تم نے خوب کہی۔میں تو مزاج کی تیز ہوں۔تم تو زبان کی بھی تیز ہو۔اس بات میں بھی کوئی شک نہیں۔اور اللہ کا شُکر ہے۔طبیعت بھی میری ٹھیک ہے۔حاسدوں کی نظر سے جو محفوظ تھی میں اب تک"۔چاچی نے حساب بے باک کرتے ہوئے اندر کی راہ لی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بیا دل ہی دل میں پیچوتاب کھاتی اُن کے پیچھے ہولی۔" چاچی چاچو کدھر ہیں۔۔۔۔۔۔۔؟؟"بیا نے ایک دفعہ پھر اپنی شامت کو آواز دی۔۔۔۔۔۔

" ظاہری سی بات ہے۔بتیجھی کے استقبال کے لیے گھر میں تو نہیں رہنا تھا اُنھوں نے۔سو کام ہیں اُن کو۔ہم نے کوئی نوکر تھوڑی رکھے ہوئے ہیں کام کے لیے۔خود ہی سب کام کرنے پڑتے ہیں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

" اچھا چاچی میں زرا دادو سے مل لوں۔"بیا نے چاچی کی چلتی زبان کو روکنے کے لیے دادی کے پاس جانے میں ہی عافیت جانی۔۔۔۔۔۔۔۔

"ہاں تو جاؤ۔میں نے کونسا تمہارے پاؤں پکڑے ہیں۔ تمہیں ملنے سے روکنے کے لیے۔"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"اے زری بہو کون ہے باہر۔۔۔۔۔؟؟کب سے باتیں بگھاڑنے میں لگی ہوئی ہو۔ایک دفعہ نہیں سوچا کہ بوڑھی ساس کو اطلاع ہی دے دوں۔کہ کون آیا ہے۔۔۔۔؟"دادو نے بہو کو آواز دے کر پوچھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"لیں ماں جی یہاں کس وزیر نے آنا تھا۔جو آپ کو اطلاع دینے آتی۔ویسے تو آپ کو اونچا سنائی دیتا ہے۔ایسی باتیں بڑی جلدی سمجھ آجاتی ہیں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"اسلام علیکم دادو ! اس سے پہلے کہ ساس بہو نیا محاز کھولتیں"۔بیا نے سلام کر کے دادی کو اپنی جانب متوجہ کیا۔۔۔۔۔۔۔

" وعلیکم السلام ! میری بیا آئی ہے۔آؤ آؤ۔ تمہاری ماں کو تو کبھی توفیق نہیں ہوتی بوڑھی ساس کو سلام ہی کر آئے۔" دادی نے بیا کو گلے لگاتے ہوئے شکوہ کیا۔--------

" دادو آپ کو تو پتہ ہے۔ ماما اور چاچی کے درمیان جنگ کا۔ایک دوسرے کو برداشت کر ہی نہیں سکتیں" -------

" مُجھ سے بہتر بھلا کس کو پتہ ہو گا ان کے بارے میں۔میں نے تو یہ سوچ کے اپنے دونوں بیٹوں کو ان دونوں کزنوں سے بیاہا تھا کہ اتفاق سے مل کر رہیں گی۔ میرے بچے بھی اکٹھے رہیں گے ہمیشہ۔مُجھے کیا پتہ تھا یہ دونوں ایک دُوسرے کو دیکھنے کی روادار نہیں۔اکٹھے کیا خاک رہیں گی۔ تمہاری ماں میرے ابراہیم کو لے کے علیحدہ گھر میں چلی گئی۔اور اس وجہ سے تمہاری چاچی کی خوشی ہی دیدنی تھی" --------------

" چھوڑیں نہ دادو۔آپ کیوں اپنا دل جلاتی ہیں۔" بیا نے ہزار دفعہ کے سُنے دُکھڑے دادو کو دُہراتے دیکھ بیزاری کا اظہار کیا۔۔۔۔۔۔۔۔

" بیا ! بیا ! او میری بیا"۔۔نینا نے بیا کو دیکھتے خوشی سے نعرے لگائے

۔۔۔۔۔۔۔۔

" کیا کر رہی ہو۔پاگل ہو گ ئی ہو۔چاچی نے دیکھ لیا۔تو اپنے ہاں مُجھے گُھسنے بھی نہیں دینا۔میرا داخلہ ممنوع قرار دے دینا ہے۔اپنا مُنہ تو بند کرو۔سیاست دانوں کے خریدے ہوئے نقلی جیالوں کی طرح نعرے بازی بند کرو۔بیا نے نینا کے مُنہ پہ ہاتھ رکھا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

" تم رات ادھر ہی رُک جاؤ نا۔بابا سے بھی مل لینا بیا۔دوپہر میں وہ کھانا کھانے آ ئ ئں گے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"نینا یار میں رک نہیں سکتی رات۔اور ایک بجے مجھے اکیڈمی بھی جانا ہے۔اور ایک نئی مصیبت میرے انتظار میں ہے کل سے"۔بیا نے دہائی دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"اب کیا ہوا بیا۔۔۔؟ایک تو تمہارے مسلے ختم ہونے کا نام نہیں لیتے"۔نینا نے بے زاری کا اظہار کیا۔۔۔۔۔۔۔

"تمہیں کیا بتاؤں نینا۔میری اکیلی جان۔اور مُشکلیں ہزار۔سب سے بڑی مُشکل تو میرے ماموں کا بیٹا ہادی ہے۔جو بقول میری ماما کے کل سے مجھے پورے دو گھنٹے ٹیوشن دے گا۔ہائے نینا۔میں تو پاگل ہو جاؤں گی پڑھ پڑھ کے ۔میری آنکھوں کے گرد ڈارک سرکل آجائیں گے۔میری خوبصورتی گہنا جائے گی۔"کچھ سوچو نینا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بیا کی دُہائی یاں سُن کے نینا کے مُنہ سے ہنسی کا فوارہ نکلا۔۔"ہاہاہا۔بیا سر یس لی تم پڑھتی بھی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟اور ہادی بیچارہ بھینس کے آگے بین بجانے آ رہا ہے۔قسم سے ہمدردی تم سے نہیں ہادی سے ہو رہی۔وہ لاکھ جتن کر لے۔تم بی۔اے پاس بیا مُشکل سے ہی سے بنو گی"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"دوست تم میری ہو یا اُس کمینے ہادی کی۔۔۔؟۔میں جانے لگی ہوں مرو تم۔میری طرف سے بھاڑ میں جاؤ"۔بیا کو نینا کی ہادی کی طرف داری کرنا دلبرداشتہ کر گیا۔۔۔۔۔۔۔

"نہیں بیا جی اب کھانا کھائے بغیر ہلنا نہیں یہاں سے تم نے۔پھر ہادی سے جان چھڑانے کے لئے بھی کچھ سوچتے ہیں مل کے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

" رہنے دو سوچنے کی کیا ضرورت ہے۔مجھے پتہ ہے میری جان نہیں چھوٹنے والی ہادی نامی بلا سے۔ کونکہ میری ماما کا چہیتا۔فرمانبردار۔بچہ ہے۔یہ کڑوا گھونٹ مجھے پینا ہی ہوگا"۔بیا نے اپنے منہ کے زاویے بگاڑے۔۔۔۔۔۔۔

" ایک امیر شہزادہ یہ بڑی سی گاڑی میں آیا تھا"۔بیا نے دونوں بازو کھول کے اشارہ کیا۔۔۔۔۔۔

سچ میں کہاں "۔۔۔؟نینا ایکسائیٹڈ ہوئی۔

شش چُپ بولنا منع ہے"۔بیا نے نینا کے منہ پہ اُنگلی رکھی۔۔۔

" اوکے۔پھر کیا ہوا؟؟ "

"پھر وہ شان سے ناک کی سیدھ میں چلتا ہوا میری جانب آیا۔ میرا ہاتھ تھاما اور مجھے کہنے لگا۔ میری شہزادی ! کیا آپ میرے ساتھ میری دُنیا میں چلیں گی ؟؟______"

"کیسی دُنیا۔۔۔؟؟اور کیا وہ بہت خوبصورت تھا۔؟"نینا نے اشتیاق سے پوچھا۔۔۔

"جہاں سب کچھ وافر مقدار میں ہے۔آپکی خواہش کے مطابق۔بہت بڑا بنگلہ ۔ہر قسم کی گاڑیاں۔کپڑے برینڈڈ۔نوکر ہر کام کے لیے موجود۔آپ میرے ساتھ چلیں۔میری گاڑی میں۔میں نے اُسکا ہاتھ تھامااور سہج سہج کر قدم اٹھاتی اُسکے ساتھ چل دی"____

"پھر تم بیٹھ گ ئی گاڑی میں۔۔؟؟"نینا نے تجسّس سے پوچھا۔۔۔

"بس بیٹھنے ہی والی تھی"۔بیا نے خاموش ہوتے ہوئے نینا کی جانب دیکھا
---

"پھر کیا ہوا۔۔؟؟"جلدی بتاؤ نہ۔نینا پر جوش تھی۔۔۔

"میں بیٹھ ہی جاتی گاڑی میں اگر میری آنکھ نہ کُھلتی تو"۔بیا نے مایوسی سے کہا۔۔۔

"اوہ مائی گاڈ یہ خواب تھا تمہارا۔۔؟؟میں اسے حقیقت سمجھ رہی تھی۔کھودا پہاڑ نکلا چوہا۔وہ بھی مرا ہوا"۔نینا زور زور سے ہنسنے لگی۔۔۔

URDUNovelians

"بد تمیز چُپ کرو۔ دیکھنا ایک دن سچ میں شہزادہ آئے گا۔ مجھے لینے۔ اپنی بڑی سی گاڑی کے ساتھ۔ تم سے بات کرنا ہی فضول ہے۔ نینا کو کھی کھی کرتے دیکھ بیا نے منہ پھلایا"۔۔۔۔۔۔۔

"بیا آپی آپ کے خوابوں کا شہزادہ آیا ہے۔ آپ کو لینے۔" نینا کے اکلوتے چھوٹے بھائی نے آکر بیا کو اطلاع دی۔۔۔

"کدھر۔۔۔؟؟" نینا اور بیا نے ایک ساتھ پوچھا۔۔۔۔۔

"وہ باہر۔ آپ کے ماموں کے بیٹے ہادی بھائی۔ بس اُن کے پاس گاڑی نہیں ہے۔ بائیک ہے۔" بچے نے معصومیت سے کہا۔۔۔۔۔

"اور وہ بھی بیا کے مطابق پھٹیچڑ سی"۔نینا کے منہ سے ہنسی کا فوارہ نکلا

----

"بیڑا غرق ہو تمہارا۔اس ہادی کو میں اپنا نوکر نہ رکھوں۔اور تم اسے میرا شہزادہ بنا رہے ہو"۔بیا پاؤں پٹختی ہوئی۔کتابیں اٹھا کر غصے میں باہر نکلی۔۔۔۔

"کیا موت پڑ گ ئی تھی۔جو تم مجھے لینے آگ ئے۔"بیا نے تڑخ کے پوچھا

-----

"میں پھوپھو کی طرف گیا تھا۔انہوں نے بولا تم ادھر دادو کی طرف آئی ہو۔ میں نے سوچا تمہارا اکیڈمی ٹائی م ہو گیا ہے۔ڈراپ کر دیتا ہوں۔"ہادی نے بائی یک سٹارٹ کی۔بیا کو بیٹھنے کا کہا۔۔۔۔

"تم ایک کام کرو۔فلاحی ادارہ کھول لو۔ہادی فاؤنڈیشن کے نام سے۔ خدمتِ خلق کا کچھ زیادہ ہی شوق ہے تمہیں۔ان لوگوں کی کیا کرو جو ڈیزرو کرتے ہیں۔میں خود سب کر سکتی ہوں"۔بیا نے نتھنے پُھلائے۔۔۔

ہادی نے خاموشی میں ہی عافیت سمجھی۔وہ جانتا تھا۔لڑائی بیا کا پسندیدہ ترین مشغلہ ہے۔جس میں جیت ہمیشہ اُسی کی ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔

"عائشہ میری پیاری چھمک چھلو !اکیڈمی سے چھٹیاں کیوں کی۔۔۔۔۔۔؟؟تم جانتی ہو نا تم نہ آؤ تو میرا دل نہیں لگتا۔تم ہی تو ہو مُجھے سمجھنے والی۔میری اکلوتی غمگسار"۔عائشہ کو دیکھتے ہی بیا نانسٹاپ شروع ہو چکی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ارے ارے سانس تو لو۔ میں شادی میں گ ئی تھی۔ میری کزن کی شادی تھی تم سے زکر تو کیا تھا۔ میں کوئی تمہاری محبوبہ ہوں جس کے بغیر تمہارا دل نہیں لگتا۔ کونسے غم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہیں تم پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟"

"کیا بتاؤں تمہیں۔ ماما نے اکیڈمی کے بعد۔ میرے لیے ایک اور ٹیوٹر کا انتظام کر لیا ہے۔ تم تو جانتی ہو۔ پڑھائی میرے بس کا کام نہیں۔ اگر میں پڑھائی کر سکتی تو بی۔اے میں نہ لٹکی ہوتی اب تک"۔۔۔۔۔۔۔۔

"تو تم اس دفعہ بی۔اے پاس کر کے قصہ ہی ختم کر دو۔ دو ماہ کے لیے پڑھائی میں گُم ہو جاؤ۔ پیپرز کے بعد جو جی میں آئے وہ کرنا۔ آنٹی کو بھی تم سے شکایت نہیں ہو گی۔" عائشہ نے بیا کو عقلمندانہ مشورے سے نوازا۔۔۔۔۔

"عائشہ ٹیوٹر اگر کوئی اور ہوتا تو پڑھنے کے بارے میں سوچا جا سکتا تھا۔ لیکن ٹیوٹر کے نام پر دھبہ ہے وہ ہادی۔ بیا مر کے بھی اُس ہادی بد تمیز کا احسان

نہی لینا چاہتی۔ خوامخواہ مُجھے ٹارچر کرتا رہے گا۔" بیانے اکتائے لہجے میں کہا۔۔۔

" تمہارا وہ کزن جو کبھی کبھی تمہیں اکیڈمی بھی ڈراپ کرنے آتا ہے ۔۔۔۔۔؟؟" عائی شہ نے پوچھا۔۔۔

" ہاں وہی پھٹیچر بائی ک والا۔ موٹا کاکروچ۔ غریب انسان۔ اتنی دفعہ بولا ہے مجھے کھٹارا بائی ک پہ نہ ڈراپ کیا کرو۔ میں خود ہی چلی جایا کروں گی ۔ میرا امپریشن خراب ہوتا ہے پھٹیچڑ بائی ک کی وجہ سے۔ پر نہ جی بس سب کی نظروں میں اچھا بننے کا شوق ہے اُس کو تو"۔ بیانے مُنہ کے زاویے بگاڑے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

" بیا اچھا خاصا ہینڈسم لڑکا ہے۔ خدا کا خوف کھاؤ یار۔ اُس کو ڈھنگ کے کسی نام سے بُلا لو۔ اور بائی ک ہے تو کیا ہوا۔ بہت سے لوگ بائی ک پہ سفر

کرتے ہیں۔حلال کے پیسوں کی ہی ہے نا۔۔۔۔۔؟؟اب وہ بیچارہ گاڑی لینے کے لیے ڈاکے ڈالنے شروع کر دے۔۔۔۔۔۔؟؟؟" عائشہ نے تعجب سے پوچھا۔۔۔۔

" ہاں تم تو ایسا بولو گی۔ تمہارے پاس گاڑیاں ہیں۔ تمہیں ہم مڈل کلاسیوں کے مسائل کا اندازہ کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔؟؟"

" تم سے بات کرنا ہی فضول ہے۔ چھوڑو اس بات کو۔ تمہارا یہ کومپلیکس پتہ نہیں کب ختم ہو گا۔۔۔۔؟؟

کوئی بات نہی بیا۔ ہو سکتا ہے۔اس دفعہ ہادی کا پڑھانا ہی تمہیں بی۔اے کلیر کروادے"۔عائشہ نے اُسے سمجھانے کی ناکام کوشش کرنی چاہی۔

پر بیا کی موٹی عقل میں یہ بات کہاں سما سکتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

" ہاں جیسے میں پڑھوں گی اور پاس بھی ہو جاؤں گی نا۔ تم ٹھہری امیر زادی ۔اپر کلاس لڑکی۔ تم تو رشوت دے کر بھی پاس ہو جاؤ گی۔ ساری مُصیبتیں تو رہ گئی ہیں ہم مڈل کلاسیوں کے لیے۔"۔۔۔۔۔۔۔۔۔

" ایسی بھی کوئی بات نہیں۔ میں تمہاری طرح عقل سے فارغ تھوڑی ہوں ۔جو تین سال ایک ہی کلاس میں لٹکی رہوں گی۔ بنا پیسا بھرے پاس ہو کے دکھاؤں گی تمہیں۔ بیا جی۔" عائشہ کو بیا کی بات بہت ناگوار محسوس ہوئی۔ چلو کلاس کا ٹائم ہو گیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@@@@

" اماں کیا حال ہے۔۔۔۔۔؟؟" اسماعیل صاحب رات میں گھر آئے۔ تو اماں کا حال احوال دریافت کرنے آئے۔۔۔۔۔۔

"آگیا تمہیں بوڑھی ماں کا خیال۔آج کیسے راستہ بُھول گ ئے تم۔میں تو انتظار میں ہی رہتی ہوں کبھی تو دو گھڑی ماں کے پاس بیٹھو گے نا۔ایک تم ہو اسماعیل پاس رہتے ہوئے بھی دُور ہو۔اور ایک وہ ابراہیم ہے مہینوں ماں کو شکل نہیں دکھاتا۔" زینب بی بی نے اسماعیل سے شکوہ کیا۔۔۔۔۔۔

"اماں آپ کو پتہ تو ہے کام میں مصروف ہوتا ہوں۔آخر تین بیٹیاں ہیں میری۔جوان ہو رہی ہیں کل کو بیاہنا بھی ہے انکو۔" اسماعیل صاحب کے اپنے ہی دکھڑے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"دو ہی تو میرے بیٹے ہو۔ایک تم اسماعیل اور دوسرا وہ ابراہیم۔بیٹی اللہ نے مُجھے دی نہیں تھی۔تم دونوں کی شادیاں ایک ہی خاندان میں اس لیے کی تھیں کہ تم لوگوں کی بیویاں ایک دوسرے کو اچھے سے جانتی ہیں۔ میرا گھر جُڑا رہے گا۔تم سب اتفاق سے رہو گے۔ایک ہی گھر میں میری آنکھوں کے سامنے۔مُجھ نمانی کو کیا معلوم تھا۔رُمر اور زری تو ایک دُوسرے کو دیکھنا نہیں چاہتی گھر کو

انہوں نے کیا خاک جوڑے رکھنا تھا۔" زینب بی بی نے دلگرفتگی سے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

" اماں چھوڑیں آپ بھی کیا باتیں لے کر بیٹھ گئی ہیں۔ جو ہونا تھا آج سے پندرہ سال پہلے ہوچکا۔ بیتی باتیں یاد کر کے دُکھ کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوگا"۔اسماعیل نے ماں کی دلجوئی کی۔۔۔۔۔۔۔

" ہاں بیٹا۔ لیکن میری تو آنکھیں ترس گئی ہیں اپنے بچوں کو دیکھنے کے لیے ۔ رُمر بہو میاں کو لے کر جب سے دوسرے گھر شفٹ ہوئی۔ دل ہی دُور ہوگئے "ماں نے ٹھنڈی آہ بھری۔۔۔۔۔۔۔۔۔

" اچھا ہوا نا اماں بھائی علیحدہ ہوگئے۔ نہیں تو آئے روز محلے والے گلی میں اکٹھے ہوئے ہوتے تھے چسکے لینے۔ بھابھی اور زری کی لڑائی کون سا کمروں تک

محدود رہتی تھی۔اچھا ہوا اس زلت سے نجات ملی۔اور جو ہر وقت بنا ٹکٹ کے سینما کھلا رہتا تھا۔وہ تو بند ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔

"میرے بچے۔ماں کا کیا قصور ہے اس سب میں۔نقصان تو میرا ہوا۔اپنے بچوں سے مل بھی نہیں سکتی۔جوڑوں کے درد نے کہیں کا نہیں چھوڑا۔اب تو بس آنکھیں بند ہونے کا انتظار ہے مجھے۔"۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"میں بھائی سے بولوں گا آپ سے ملنے آئی نگے۔آپ کا سایہ ہمیشہ ہمارے سروں پر سلامت رہے۔اپ ہی کی بدولت تو برکت ہے گھر میں"۔۔۔۔۔۔۔

"نہیں تم رہنے دو۔آج بیا آئی تھی میں نے بولا تھا اُسے۔اپنے باپ کو بھیج۔ماں سے مل ہی جائے آکر۔۔"۔۔۔۔۔۔۔

“ اچھا! بیا آئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟ ”

” ہاں بیٹا۔ تمہارا پوچھ رہی تھی۔ کہ چاچو سے ملاقات کیے کافی عرصہ ہو گیا ہے۔ دل چاہتا ہے اُن سے ملوں۔ لیکن بیٹا تمہاری بیوی کی زبان کے آگے تو خندق ہے۔ میں نے بیا کو اس لیے رات اِدھر نہیں رُکنے دیا۔ کہ زری کچھ الٹا سیدھا نہ بول دے۔ اور بچی کا دل خوامخواہ میں بُرا نہ ہو جائے۔ نینا تو کہہ رہی رات رُک جاؤ بیا“۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

” ارے اماں زری نے الٹا ہی بولنا ہوتا ہے۔ سیدھے کی امید اس سے نہیں رکھی جاسکتی۔ آپ اب آرام کریں۔ رات بہت ہو گئی ہے۔“ اسماعیل نے ماں کے اُوپر کمبل اُڑاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

” خوش رہو بیٹا جیتے رہو۔“۔۔۔۔۔۔۔

"اماں آپ کی دعائیں ہی ہیں جو مجھے مایوس نہیں ہونے دیتیں۔"..........

@@@@@@@@@@@@@@@@

بیا شارخ کی مووی بڑے انہماک سے دیکھ رہی تھی۔اور بھرپور انجوائے کر رہی تھی.....

"نینا آ جاؤ۔اکیلی بیٹھ کے مووی دیکھنے میں مزہ نہیں آ رہا مجھے۔ماما بھی گھر نہیں ہیں۔ تم آ جاؤ پلیز "بیا نے نینا سے درخواست کی....

"کون سی مووی ہے...؟؟اگر میری پسند کی ہوئی تو آؤں گی۔ نہیں تو تمہاری پسند کی دیکھ کے بور نہیں ہونا مجھے۔"نینا نے کہا....

"یار تم آ جاؤ بس۔لیز اور کولڈ رنک میری طرف سے۔" بیا نے لالچ دیا

----

"تھوڑی دیر بعد بیا کے کمرے میں نینا بھی موجود تھی۔یہ اس بکواس مووی کے لیے تم نے مجھے بلایا۔زہر لگتی ہے مجھے یہ" ۔نینا روہانسی ہوئی۔۔۔

"کوئی نہیں۔اتنی اچھی ہے۔مجھے تو بڑی پسند ہے۔نام بھی تو دیکھو کتنا زبردست ہے۔دل والے دلہنیا لے جائیں گے۔" بیا نے مبالغہ آرائی کی

----

"شاباس ! دل والے بعد میں آئیں گے دولہن لینے۔جس طرح دروازے کھول کے سب بھولائے تم لوگ اندر گھسی ہو۔چور ضرور آ سکتے ہیں سب کچھ لینے" ۔ہادی نے طنز کیا۔۔۔

لو آگ ئے ہیں بھاشن دینے۔انکی تقریر سُننی پڑے گی دو گھنٹے۔سارے موڈ کا ستیاناس کر دیا ہے"۔بیا بر بڑائی۔۔۔

" ایک تو مڈل کلاس ہونے کی یہ بڑی مصیبت ہے۔ہر کوئی منہ اٹھائے اندر گھسا آتا ہے۔مینرز نام کی کوئی چیز نہیں۔کہ دروازہ نوک ہی کر لے بندہ"۔بیا نے ہادی کو سُنایا۔۔۔

" اوہ میڈم چور اُچکے نوک کر کے چوری نہیں کرنے آتے۔تم جیسے رکھوالے اُنہیں خود چوپٹ دروازے کھول کے دعوت دیتے ہیں۔کُنڈی نہ کھڑکاؤ۔سیدھا اندر آؤ۔اور رہی میری بات تو مجھے اجازت کی ضرورت نہیں۔اندر آنے کے لیے میں اپنا گھر ہے"۔ہادی نے واضح کیا۔۔۔۔۔

" چلو فرض کرو اگر چور آ بھی جاتے۔تو اُنہیں کونسا ڈالر مل جانے تھے یہاں سے"۔بیا نے ڈھٹائی دکھائی۔۔۔۔

" چلو جی دیکھ لی مووی میں نے لائی یو آپ دونوں کی۔اب میں چلتی ہوں

۔کیونکہ کہ اینڈ میں جانتی ہوں۔وہی ڈھاک کے تین پات۔نہ تم نے چُپ رہنا

ہے۔اور نہ ہادی نے۔تو لازم سی بات ہے یہ مووی چلتی ہی رہے گی تا زندگی"

۔نینا کمرے سے باہر نکلی۔اور گھر کی راہ لی۔

بیا اور ہادی چونچ لڑانے میں اتنے مگن تھے کہ نینا کے جانے کی خبر بھی نہ ہو سکی

-----

کن سوچوں میں گُم بیٹھی ہو------؟؟

کس کی یاد ستائے-----؟؟

ہادی نے صوفے پہ گُم سُم بیٹھی بیا کو گانا گا کر متوجہ کیا------

ممانی سے میرا ایک سوال پوچھو گے۔۔۔؟؟ بیا نے ہادی سے کہا۔۔۔

ہاں کیوں نہیں تم جتنے کہو گی اُتنے سوال پوچھ لوں گا۔ بلکہ ایسا کروں گا کل امی کو تمہاری طرف لے آؤں گا۔ پھر جو مرضی پوچھ لینا۔ ہادی پُرجوش ہوا۔۔۔

نہیں تم خود ہی سوال پوچھ کے۔ مجھ جواب بتا دینا۔۔

اچھا ! چلو بتاؤ کیا پوچھنا ہے امی سے۔۔؟؟ ہادی نے کہا۔۔۔۔۔

کیا تمہیں میراثیوں کے ہاں سے ایڈاپٹ کیا تھا انہوں نے۔۔۔۔؟؟ بیا نے سنجیدگی سے سوال بتایا۔۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔؟؟ یہ کیسا بے تُکا سوال ہے۔۔؟؟ ہادی نے تعجب سے پوچھا۔۔۔

کیونکہ جہاں تک مُجھے یاد پڑتا ہے ہمارے ننھیال میں کوئی گانے والا نہیں تھا۔ تو ظاہری سی بات ہے۔ تمہیں کسی مراثی سے ہی گود لیا ہو گا۔ وہ بھی کوئی" بے سُرا مراثی"۔ بیا نے ہادی پر چوٹ کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاہاہا! لو امی سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے بھلا۔ پھوپھو کو بھی میری ایڈاپشن کا علم ہو گا۔ ابھی پوچھ لیتا ہوں۔ پھوپھو! ہادی نے زُمر بیگم کو آواز دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہادی خبردار! ماما کو بیچ میں لائے تم۔ میں بُھول جاؤں گی کہ تم میرے اُستاد بنے ہوئے ہو۔ وہ بھی پورے دو ماہ کے لیے۔ بیا نے وارننگ دی۔۔۔۔۔

جاؤ شاباش جلدی سے بُکس لے کے آؤ۔ مُجھے آفس کے ضروری کام سے جانا ہے۔ لیٹ نہ ہو جاؤں کہیں۔۔۔۔۔۔۔

ہادی آج ہم چھٹی کر لیتے ہیں۔ تم جاؤ کام کمپلیٹ کر لو اپنا۔ میں کل پڑھ لوں گی ۔ بیا نے لہجے میں مٹھاس گھولی۔۔۔۔۔۔۔۔

نہ بیا جی نہ۔ تم تو جانتی ہو آج کا کام کل پر چھوڑنے کا عادی نہیں ہوں۔ ہم آج ضرور پڑھیں گے۔۔۔۔۔

بیا نے ہادی کو نہ ٹلتے ہوئے دیکھ کر صبر کے کڑوے گھونٹ کے ساتھ بُکس کو کھولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@@@@@@

ہیلو نینا کدھر ہو یار۔۔۔۔؟؟ بیا نے نینا کو کال کی۔۔۔۔

میں نے کہاں ہونا ہے۔۔۔؟اسی دُنیا میں ہوں۔آج ہماری یاد کیسے آگئی۔۔۔۔۔۔

باہر دیکھو نینا موسم کتنا پیارا ہو گیا ہے۔۔۔۔۔۔

نینا او نینا کہاں مر گئی ہے۔۔۔؟ نازی اور شازی سارا دن گدھوں کی طرح کام کرتی ہیں۔کبھی تُو بھی انکا احساس کر لیا کر۔جلدی آ اُن کا ہاتھ بٹا آ کے۔ باتیں بگاڑتی رہتی ہو۔۔۔۔۔۔

چلو جی سُن لیا کام کرو کام کرو ایک رٹ لگائے رکھتے ہیں یہ لوگ۔میں تُم سے بعد میں بات کرتی ہوں بیا۔ابھی اگر کمرے سے باہر نہ گئی میں تو میرے گھر والوں نے مُجھ پہ دفا تین سو دو نافذ کرتے ہوئے سزائے موت کا مُستحق قرار دے دینا ہے۔۔۔۔۔۔

ہاں ہاں جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا ہے اماں دو گھڑی چین سے نہیں رہ سکتا انسان اس مُرغیوں جتنے ڈربے میں۔ اتنا سا گھر ہے۔جو شروع ہونے سے پہلے ہی ختم ہو جاتا ہے۔اس کا کام ہی کتنا ہے بھلا۔۔؟؟جو نازی اور شازی کر کے تھک جاتی ہیں۔۔۔۔

ہاں تُو نے تواُن کو گدھا سمجھ لیا ہے۔نینا خود تو تجھ سے اُٹھ کے پانی تک نہیں پیا جاتا۔پانی کے لیے بھی تواُن کو ہی آوازیں دیتی ہے۔ تمہیں کوئی کام کہہ دو تو تمہاری جان پہ بن آتی ہے۔۔۔۔۔۔

امی اُن کو گدھا کون سمجھ رہا ہے۔۔۔۔؟؟ہاں لڑکیاں ہیں تو گدھیاں کہا جا سکتا ہے اُنہیں۔نینا نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔

بس ہاتھ نہ ہلانا۔زبان ہی ہلاتی رہنا۔جا جا کے مشین لگا۔آج کپڑے تو دھوئے گی۔۔۔۔۔۔۔

کیا اماں دیکھو تو موسم کتنا خراب ہے۔لگ رہا ہے جیسے بارش ہو گی۔کل دھولوں گی کپڑے قسم سے۔۔۔

کوئی بات نہیں اماں وہ چھوٹی ہے۔اور پڑھائی میں مصروف ہوتی ہے۔میں دھو لوں گی نازی کی مداخلت نینا کے لیے مبارک ثابت ہوئی۔

اوہ نازی میری بہن تم ہی ہو جسے بس میرا خیال ہے۔باقی سب کی نظروں میں تو میرا شُمار کسی گنتی میں نہیں ہوتا۔۔۔۔۔۔۔۔

مکھن لگانا خوب جانتی ہو نینا۔ نازی نے نینا کے سر پہ چپت لگائی دونوں ہنسنے لگیں۔۔۔۔۔۔

اس کو کام چور بنانے میں زیادہ ہاتھ تمہارا ہی ہے نازی۔ ہر بات میں اس کی حمایت کرنا تُو نے اپنے اُوپر فرض کر رکھا ہے۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@@@@@@

علی ! علی مُجھے عائشہ کے ہاں جانا ہے۔ پلیز تم مجھے ڈراپ کر دو۔ میں ماما سے پوچھ کے آتی ہوں۔۔۔۔

نہ جی سوچنا بھی نہ میں فارغ نہیں ہوں۔ میرا پلین دوستوں کے ساتھ جانے کا ہے۔ تم اس پلین میں دُور دُور تک نہیں ہو۔۔۔۔۔

ڈراپ تو تم ہی کرو گے۔بیا نے علی کو چیلنج کیا۔۔۔۔۔

ماما! علی سے بولیں مجھے عائی شہ کے ہاں لے جائے۔مجھے اس سے کچھ نوٹس چاہیئے۔پیپرز کی تیاری کے سلسلے میں۔۔۔۔۔۔

بیا ہادی کروادے گا تیاری۔آج سنڈے ہے کل آئے گا وہ جو پوچھنا ہو اُس سے پوچھ لینا۔۔۔۔

نہیں ماما۔عائی شہ کے پاس جو نوٹس ہیں۔مُجھے وہ چاہیے۔۔۔۔۔

اچھا جاؤ۔جلدی آنا۔علی بیا کو ڈراپ کر دو۔رُمر بیگم نے علی کو آواز دی۔۔۔۔۔۔

ہر دفعہ بیا کی مانی جاتی ہے۔ ماما مجھے کچھ کام ہے۔ میں فری نہیں ہوں۔ علی نے احتجاج کیا۔۔۔۔۔۔۔

لیکن علی کے احتجاج کو یوں نظرانداز کیا گیا جیسے حکومت عوام کو کرتی ہے۔۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@@@@@@

علی کی بائیک ایک نئی بنی سوسائٹی میں داخل ہوئی۔ جس کو دیکھ کے ہی لگ رہا تھا یہاں پیسے والے لوگ آباد ہیں۔ علی نے بیا کے پاس موجود ایڈریس کو پڑھ کر گاڑی بنگلے کے سامنے روکی۔۔۔۔۔۔

میں جا رہا ہوں واپس۔ تم اندر چلی جاؤ۔ کب تک لینے آؤں۔۔۔۔؟؟

کوئی بات نہیں عائی شہ مُجھے ڈراپ کروادے گی۔ بیا نے قدم اندر کی جانب بڑھائے۔۔۔۔۔۔

شاندار عمارت خوبصورتی کا منہ بولتا ثبوت تھی۔ جو کہ پوری شان سے کھڑی آنے والے کو اپنی جانب متوجہ کررہی تھی۔ بیا ہر بڑھتے قدم کے ساتھ مبہوت ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔

یہ جانے بنا کہ دو آنکھیں اس کی ہر حرکت پہ نظر رکھے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔

بہت بڑا پانی کا تالاب۔ بیا نے حیران نظروں سے ارد گرد کا جائزہ لیا۔ بہت بڑا لان۔ جس میں ہر قسم کے لاتعداد پھول تھے۔ بیا نے ہاتھ بڑھا کر ایک گلاب کو توڑا اور بالوں میں سجایا۔ وہ خوش ہوتی ہوئی آگے بڑھی اور کھڑکی کے شیشے میں اپنا سراپا دیکھا۔ مختلف زاویوں سے۔۔۔۔۔۔

اندر کھڑا انسان بیا کی خوبصورتی کا معترف ہوا۔اور اسکی حرکتوں پہ مُسکرایا۔

ملازمہ کو آواز دی۔۔۔۔

جی صاحب۔ملازمہ فوراً آئی۔۔۔۔

یہ کون ہے۔۔۔؟؟ شیشے کے پار اس بات سے انجان کھڑی لڑکی جس کی ہر حرکت اندر کھڑے لوگ آسانی سے ملاحظہ کر رہے تھے اُس کی جانب اشارہ کیا ۔۔۔۔

میں نہیں جانتی صاحب۔یہ کبھی نہیں آئی یں پہلے۔۔۔۔۔

جاؤ پتہ کرو۔پوچھو اس سے کون ہے وہ۔۔؟؟اور کس سے ملنا ہے اُسے۔زین نے نوکرانی کو آرڈر دیا۔۔۔

وہ دروازہ کھول کے باہر آئی۔اور بیا کی جانب بڑھی۔آپ کون ہیں۔۔۔؟؟

بیا جو گیراج میں کھڑی مختلف گاڑیوں کو دیکھنے میں مگن تھی۔اچانک مخاطب کی ٔے جانے پہ اُچھلی۔۔۔۔

میں عائی شہ کی دوست ہوں۔مجھے اُس سے ملنا ہے۔بیا کنفیوز ہوئی۔۔۔

آپ اندر آ جائی یں۔وہ نوکرانی کی معیت میں آگے بڑھی۔۔۔۔

بنگلہ کی اندر کی خوبصورتی بھی بہت کمال کی تھی۔اس میں رہنے والوں کے زوق کا منہ بولتا ثبوت۔بیا مرعوب نظر آئی۔ہر چیز قیمتی۔۔۔

نوکرانی لوازمات کی ٹرالی کے ساتھ اندر داخل ہوئی۔بیانے عائی شہ کا پوچھا

-----

بی بی جی تو گھر نہیں ہیں۔بڑی بیگم صاحبہ ہیں۔میں اُن کو بلاتی ہوں۔۔۔

نوکرانی کے جانے کے کچھ دیر بعد۔ایک باوقار سی عورت کمرے میں داخل ہوئی۔اور بیا سے ملی۔۔۔

بیٹا کسی ہو آپ۔۔۔؟آپ نے تو کچھ کھایا ہی نہیں۔چائے لیں۔

میں ٹھیک ہوں آنٹی۔ایکچوئی لی مجھے عائی شہ سے ملنا تھا۔بیانے وضاحت دی

---

لیکن بیٹا اُسے کسی فیملی ایمر جنسی کی بنا پہ اپنی آنی کی طرف جانا پڑا۔آپ بیٹھو ۔ویٹ کر لو۔شام میں آجائے گی۔۔۔۔

نہیں آنٹی میں پھر آجاؤں گی۔ میں بھائی کو کال کرتی ہوں۔ وہ مجھے لے جائے ۔بیانے علی کو کال ملائی۔اور اسکے آنے کا ویٹ کرنے لگی۔۔۔

بیٹا مجھے کسی کام سے باہر جانا ہے۔ میں چلتی ہوں۔۔۔۔۔

صغریٰ سے بول دیتی ہوں۔ وہ آپ کا خیال رکھے گی۔جب تک آپ کو گھر سے پک نہیں کیا جاتا۔۔۔۔

اُن کے جانے کے بعد۔بیا گیسٹ روم سے نکلی اور پورے گھر کا جائی زہ لینے لگی ۔اُسکی آنکھوں میں ستائی ش تھی۔ قیمتی ڈیکوریشن پیس کو ہاتھ میں لی ئے وہ

دیکھنے میں مگن تھی کہ اچانک بھاری مردانہ آواز اُس کے کانوں سے ٹکرائی ۔ڈیکوریشن پیس بیا کے ہاتھ سے گر کے زمین بوس ہوا۔۔۔

یہ کیا کیا آپ نے قیمت جانتی ہیں آپ اس کی۔۔۔؟؟زین نے رعب دار لہجے میں پوچھا۔۔۔۔

بیا پریشان تھی۔سوری کرتی ہوئی جلدی سی نیچے جُھکی۔اور ٹوٹے ہوئے شیشے کو ہاتھ سے اکٹھا کرنا چاہا۔جو کہ بیا کی اُنگلی کو زخمی کر گیا۔اور خون کی بوند اُبھری۔۔۔

زین نے بیا کے ہاتھ کو تھاما۔اُسے زمین سے اٹھنے کے لیے کہا۔۔۔۔

اُٹھیں فوراً۔ پاگل ہو گ ئی ہیں آپ۔ ہاتھ فوراً واش کریں بیا کو واش بیسن کی جانب لے کر گیا۔ بیا اُسکی گہری نظروں سے کنفیوز ہو رہی تھی۔ اس سے پہلے کہ کوئی اور بات ہوتی۔ ملازمہ نے علی کے آنے کی اطلاع دی۔۔۔

بی بی جی آپ کے بھائی آئے ہیں باہر۔۔۔۔۔

بیا عُجلت میں باہر کو بھاگی۔ اور سکون کا سانس فضا میں خارج کیا۔ اسکا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

کیا ہوا تمہاری سانس کیوں پھولی ہوئی ہے۔۔؟؟ علی نے پوچھا۔۔۔

کچھ نہیں جلدی جلدی چل کے آئی ہوں نا۔ بیا نے بات بنائی۔۔

اچھا۔مجھے لگا جیسے تم نے میراتھن میں حصہ لیا ہوا تھا۔یا تمہارے پیچھے کوئی چور ڈاکو لگے تھے۔۔۔؟؟اور تم نے مجھے کیوں بلایا۔تم تو دوست کے ساتھ آنے والی تھی۔۔۔۔۔

اب اپنا کوئی زپر وگرام بند کرو گے۔۔؟؟کہ یہیں کھڑے رہنے کا ارادہ ہے ؟؟بیا نے علی کو لتاڑا۔۔۔۔۔

ایک تو ان کے ڈرائی یور بنو۔دوسرا انکے مزاج ہی نہیں ملتے۔ساتویں آسمان سے نیچے مزاج لانے کی زحمت ہی نہیں کی کبھی۔ہر وقت ناک پہ غصہ دھڑا رہتا ہے۔

علی بڑبڑاتے ہوئے بیا کو پیچھے بٹھائے بائی یک چلانے لگا۔۔

آپ ابیہا بات کر رہی ہیں۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟

موبائی ل سے اُبھرتی مردانہ آواز ابیہا کو حیران کر گ ئی۔ کیونکہ یہ فون اُسے اس شرط پہ دلوایا گیا تھا کہ وہ کسی انجان کال کو رسیو نہیں کرے گی۔ صرف اپنے جاننے والے دوستوں رشتہ داروں سے بات کرے گی لیکن وہ انجانے میں کال رسیو کر چکی تھی۔۔۔۔

آپ کون۔۔۔۔؟ بیا نے حیران ہوتے ہوئے نمبر دیکھا۔

ہم بھی اپنا تعارف کروا دیں گے۔ پہلے آپ تو کنفرم کریں کہ آپ ابیہا ہیں۔۔۔۔۔۔

جی میں بیا ہی ہوں۔۔۔۔۔ بیا متجسس تھی۔اب آپ بتادیں۔کہ آپ کون ہیں ۔۔؟ نہیں تو کال ڈراپ کرنے میں سیکنڈ نہیں لگے گا۔۔۔۔

اچھا تو آپ کو بیا کہا جاتا ہے۔ہم تو انجان تھے۔

ارے نہیں جناب کال ڈراپ نہ کریے گا۔یہ تو ظلم ہے ہم پر۔اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر۔آپ سے رابطے کا زریعہ ڈھونڈا ہے۔ناکام و نامراد نہیں لوٹ سکتے ۔مقابل نے ہنستے ہوئے اپنی بات مکمل کی۔۔۔۔

میں سمجھی نہیں۔آپ کیا کہنا چاہ رہے ہیں۔۔۔۔۔؟

سمجھا بھی دیں گے آپ کو۔ابھی آپ پُر سکون رہیں۔اور ننھے سے دماغ پہ بوجھ نہ ڈالیے گا۔آپ مُجھے نہیں جانتی۔ لیکن ہم آپ کو دیکھتے ہی اپنا آپ بُھول چُکے

ہیں۔بس آپ کے لیے ابھی اتنا جاننا کافی ہے۔مُقابل نے اپنی بات مکمل کرتے ہوئے فون بند کیا۔۔۔۔۔

مُجھے لگتا ہے کوئی عقل سے پیدل انسان تھا۔لیکن سوچنے کی بات یہ ہے میرا نام اور نمبر کیسے پتہ اسے۔بیا نے سوچا۔خیر مجھے کیا۔۔۔۔

@@@@@@@@@@@@@@

عائی شہ میں تمہارے گھر آئی تھی۔تم تو بہت امیر ہو۔اتنی تم میسنی ہو اتنک نہیں لگنے دی۔میں تو بائے چانس چلی گئی تھی۔نہیں تو میری آنکھیں محل کا دیدار کرنے سے محروم رہ جاتیں۔عائی شہ ایسے محل تو میرے خواب میں ہی آتے تھے۔۔۔۔

بیا تم کو آنے سے پہلے مجھے انفارم کرنا چاہیے تھا۔۔۔۔۔۔

عائی شہ میں دوست ہوں تمہاری۔ میں ان فارمیلٹیز میں کیوں پڑوں۔۔۔۔؟

۔ویسے تمہارا وہ کزن۔ کیا نام تھا اس کا۔ بیا نے ذہن پہ زور ڈالا۔ لیکن ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ بڑا عجیب انسان تھا وہ۔۔۔۔۔

کیا تم سے کچھ کہا زین بھائی نے۔ عائی شہ نے بے قراری سے پوچھا۔۔۔

ہاں زین۔ اُن کا نام زین ہے۔ لو بھلا مجھے اُنہوں نے کیا کہنا تھا۔ بس گُھوری جا رہے تھے۔ میں تو تمہارا گھر دیکھ کے ہی کنفیوز تھی۔ رہی سہی کسر تمہارے زین بھائی نے پوری کر دی۔ مُجھے کیا پتہ تھا تم گھر میں نہیں ملو گی۔ بیا نے شکوہ کیا۔۔

تم بہت بولتی ہو بیا۔۔۔۔۔

اور عائی ش تم نے توزبان کسی کو اُدھار دے رکھی ہے۔مُجھے تم پہ کبھی کبھی یہ گُمان ہوتا ہے کہ تم گُونگی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چلواب کلاس میں۔عائی شہ نے بُکس اُٹھائی۔اور بیا کا انتظار کیے بنا کلاس کی جانب بڑھی۔۔۔۔

@@@@@@@@@@@@@@

ہادی لگاتار محنت کر رہا تھا اس کُند زہن بیا پہ۔۔۔۔

ہادی بس بھی کرو۔اور کتنا پڑھاؤ گے۔۔۔۔۔۔؟جو مجھے یاد ہوا ہے وہ بھی بھول جاؤں گی۔بیا نے اکتائے انداز میں ہادی سے اور پڑھائی سے جان چھڑانی چاہی۔۔۔

بس تھوڑا سا اور۔اس چیپٹر کو کلی ئی ر کر لیں آج۔اسی دوران بیا کے فون پہ میسج ٹیون بجی۔جس نے بیا کو اپنی جانب متوجہ کیا۔۔۔

کیسی ہے میری جان۔۔۔۔۔؟؟ہائے یہ کون ہے جس کی میں جان ہوں۔ سب تو مجھے کہتے ہیں میں ان کے لیے جان کا عزاب ہوں۔بیا نے بڑ بڑاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

بیا دھیان کدھر ہے تمہارا۔۔۔۔؟؟فون رکھو نیچے۔ تمہاری کوئی فیکٹریاں نہیں چلتیں۔جو کال نہ سننے کی وجہ سے بزنس تباہ ہو جائے گا۔ہادی نے بیا کو جھاڑ پلائی۔۔۔۔

بیا جو کہ فوراً سے پہلے ریپلائی کرنا چاہتی تھی۔دل مسوس کر رہ گ ئی۔ہادی اللہ کرے تمہاری بائی یک پنکچر ہو جائے۔تم پیدل گھر جاؤ۔خبیث انسان

ٹائی م کا بڑا پابند ہے۔اتنی جلدی تو موت کا فرشتہ نہیں نازل ہوتا جتنی جلدی یہ وارد ہوتا ہے۔ بیا نے دل ہی دل میں ہادی کو کوسا۔۔۔۔۔۔

کیا سوچ رہی ہو۔۔۔۔۔؟؟ بیا دھیان کدھر ہے تمہارا۔۔۔؟؟ بیا کی سوچوں کے تسلسل کو ہادی کی آواز نے بریک لگائی۔۔۔۔۔۔۔

اب جاؤں۔۔؟؟ اتنا تو پڑھ لیا ہے۔اب بچی کی جان لو گے کیا۔۔۔۔؟؟ بیا نے ہادی کی سنے بغیر بھاگنے کی کی۔ہادی ارے ارے ہی کرتا رہ گیا۔۔۔۔

کمرے میں جاتے ہی بیا نے موبائل آن کیا اور میسج کا رپلائی کیا۔آپ کون۔۔۔۔۔۔؟؟

ہم آپ کے چاہنے والے۔آپ کے عاشق۔ محبت کرتے ہیں آپ سے۔ پہلی نظر کی محبت۔۔۔۔۔۔

یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔۔؟

ارے ہم آپ سے اظہارِ محبت کر رہے ہیں۔اور آپ اسے بد تمیزی کا نام دے رہی ہیں۔یہ تو سراسر ناانصافی ہے۔بیا جی

آپ منہ سے کچھ پھوٹیں گے۔۔۔۔؟کہ یہ ہمارا عاشق ایک ہی رات میں کہاں سے وارد ہو گیا۔۔۔۔۔؟؟

ہائے بیا جی ! کیا بتای ئی ں اپ کو۔جب سے دیکھا ہے آپکو بھول نہیں پائے۔دل چاہتا ہے سب سے چُرا کے آپ کو کہیں دور لے چلوں۔ جہاں بس میں ہوں۔ اور اپ ہوں بیا جی۔اور ہماری محبت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پہلیاں کیوں بجھوا رہے ہیں۔۔۔۔۔؟؟سیدھا سیدھا بتا دیں آپ کون ہیں۔۔۔۔۔۔؟؟نہیں بتانا چاہتے تو ٹھیک ہے اب نہیں پوچھوں گی۔ بلاک کا آپشن ہے میرے فون میں۔بیا نے تنک کے کہا۔۔۔۔۔۔۔

ایسا ظلم نہ کریے گا ہمارے ساتھ۔اپنی محبت مانتے ہیں ہم آپ کو۔پہلی نظر میں اپنا دل ہارا ہے آپ پہ۔ہم بتائے دیتے ہیں۔ہم آپ کی فرینڈ عائشہ کے کزن زین ہیں۔زین نے اپنا تعارف کروایا۔۔۔۔۔

کزن آپ اُس کے ہیں۔ مجھے کیوں کال کر کے تنگ کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟میں ہی ملی ہوں آپ کو بیوقوف بنانے کے لیے۔۔؟

آپ کوئی بھی ہیں۔ زین شین مجھے کیا لگے اپ سے۔ اپ کے پاس تو بہت فالتو ٹائی م ہے۔ دوسرے لوگوں کا دماغ چاٹنے کے لیے۔ لیکن میں فارغ نہیں۔ بیا نے کال بند کرنی چاہی پھر کچھ یاد آنے پہ رکی۔۔۔۔۔۔۔۔

ارے ہم فارغ نہیں بھی ہیں۔ تو بھی اپ کے لیے ہمیشہ فارغ ہی ہیں۔ اپ کے لیے تو ٹائی م ہی ٹائی م ہے ہمارے پاس۔ آفٹر آل محبت کرتے ہیں ہم آپ سے۔ پہلی نظر کی محبت۔ زین نے مُسکراتے لہجے میں کہا

یہ مبحت کے قصے کہانیاں کسی اور کو سنای ئے گا۔

ایک منٹ اپ وہی زین ہیں نا۔ جو عائی شہ کے ہاں مجھے گھور گھور کے ایسے دیکھ رہے تھے۔ جیسے میں نے آپ سے قرضہ لے رکھا ہے۔۔۔۔؟؟ بیا نے کال ڈراپ کر کے فون بیڈ پہ پھینکا۔۔۔۔۔۔

ٹائم گزرتا جارہا تھا۔اور بیا کے پیپرز نزدیک آرہے تھے۔ لیکن بیا کی توجہ جو کے پہلے ہی پڑھائی کی طرف نہیں تھی۔وہ اور کم ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

کیا بات ہے بیا؟؟ عائشہ نے بیا کا کندھا ہلا کر اپنی جانب متوجہ کیا۔۔۔۔

ہوں۔مجھ سے کچھ کہا تم نے۔۔۔۔۔۔؟؟

میں تم سے ہی مخاطب ہوں۔کہاں کھوئی رہتی ہو۔۔۔۔؟؟میں نوٹ کر رہی ہوں۔چند دن ہوگئے ہیں۔تم بہت کم بولتی ہو۔یہاں حاضر ہو کے بھی غیر حاضر رہتی ہو۔سر بھی بول رہے تھے۔بیا کا اللہ ہی حافظ ہے۔۔۔۔۔

کچھ نہیں یار میں کیا سوچوں گی بھلا۔میرے پاس دماغ ہو گا تو سوچوں گی نا

۔۔۔۔۔۔۔

بیا فالتو بات مت کرو۔ کوئی تو راز ہے۔ جو تم چھپا رہی ہو۔ کوئی نہ کوئی بات تو ہے۔ کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔ مجھے بتاؤ۔ عائشہ بضد تھی۔۔۔۔

عائشہ کیا کوئی امیر لڑکا کسی غریب لڑکی سے محبت کر سکتا ہے۔۔۔؟؟ سچی محبت۔ بیا نے کھوئے کھوئے انداز میں پوچھا۔۔۔۔۔۔

ہاں ایسا ہوتا ہے۔ محبت کہاں امیر اور غریب کا فرق دیکھتی ہے۔ لیکن بیا سچی محبت اس زمانے میں ملنا بہت بڑی بات ہوتی ہے۔اور یہ ہر کسی کو میسر نہیں ہوتی۔ کچھ لوگ بس ٹریپ کرتے ہیں۔ دھوکہ دیتے ہیں۔اُنکی کی پتہ نہیں کون سی حس ہوتی ہے۔ جو لڑکی کو توڑ کے سکون پاتی ہے۔ لیکن تم کیوں پوچھ رہی ہو۔؟؟ عائشہ مشکوک تھی۔۔۔۔۔۔۔

کچھ نہیں یار۔ تمہیں تو پتہ ہے خواب دیکھتی ہوں میں۔۔۔۔

ہاں پتہ ہے۔تم ہر وقت خوابوں کی دنیا میں رہتی ہو۔جاگتی آنکھوں سے بھی خواب دیکھتی ہو۔لیکن خواب اور حقیقت میں فرق ہوتا ہے۔اور تم کن چکروں میں ہو۔کس سے محبت کر بیٹھی۔۔۔۔۔؟؟

اوہو تم بھی نا بال کی کھال اُتارنے بیٹھ جاتی ہو عائی شہ۔ایسا کچھ نہیں۔بیا نے ٹالا۔۔۔۔۔۔

چلو تم کہتی ہو تو مان لیتی ہوں۔دال میں کچھ کالا تو ہے۔اتنا تو مجھے بھی پتہ ہے۔لیکن تمہیں فورس نہیں کروں گی۔بتا سکتی ہو مجھے جب تمہارا دل چاہے۔چلو کافی ٹائم ہو گیا ہے۔میں چلتی ہوں ڈرائیور آ گیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@@@@@@@

ہیلو ! ہیلو ! اپ مجھے سن رہی ہیں۔ بیا بات کریں مجھ سے پلیز۔ یوں خاموش نہ رہیں۔ میری بات کا یقین کریں بہت محبت کرتا ہوں آپ سے۔ نہیں جی سکتا آپ کے بنا۔۔۔۔۔

آپ جانتے ہیں۔ ہم مڈل کلاس کے لوگ ہیں۔ ہمارے اور آپ کے سٹیٹس میں بہت فرق ہے۔۔۔۔۔۔

مجھے فرق نہیں پڑتا بیا۔ آپ کو پانا چاہتا ہوں۔ بس ایک دفعہ مجھ پہ یقین کریں۔ میری محبت پہ یقین کریں۔ یہ سٹیٹس کا فرق محبت میں کوئی معنی نہیں رکھتا۔ محبت اس سب سے بالاتر ہے۔ زین نے بے چارگی ظاہر کی۔۔۔۔۔۔

زین میرے گھر والے کبھی نہیں مانیں گے۔۔۔۔۔۔

آپ کا ماننا اہم ہے۔اُن کے ماننے نہ ماننے سے کچھ نہیں ہونا۔ مجھے صرف آپ کی خوشی عزیز ہے۔ اگر آپ خوش ہیں۔اور میرے ساتھ چلنا چاہیں تو ہر مشکل کا سامنا مل کے کر لیں گے۔۔۔۔۔۔

لیکن زین آپ کے گھر والے مجھے ایکسیپٹ نہیں کریں گے۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ میرا مسلہ ہے آپ کا نہیں۔ میرے گھر والے میری خوشی میں راضی ہیں۔ مجھے آپ سے ہی شادی کرنی ہے۔ میں ملنا چاہتا ہوں آپ سے پلیز۔زین نے التجا کی۔۔۔۔

زین ہمارا ملنا پوسیبل نہیں۔ میں کیسے ملنے آسکتی ہوں آپ سے ؟؟ مجھے گھر سے باہر اکیلے نکلنے کی پرمیشن نہیں ہے۔ پیپرز نزدیک ہیں۔ کالج بھی نہیں جاتی میں ۔ میں نہیں آسکتی۔ بیا نے معزرت کی۔۔۔۔۔

بیا آپ سے میں ایک ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔ میرے لیے اتنا بھی نہیں کر سکتیں آپ۔۔۔۔۔۔۔

لیکن زین۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ لیکن ویکن نہیں بس ہم مل رہے ہیں۔ کل آپ اکیڈمی آ رہی ہیں۔ مس وہاں سے آپ کو پک کروں گا۔ اور آف ٹائم تک ڈراپ کر دوں گا۔ زین نے بیا کی نیم رضامندگی دیکھتے ہوئے خود ہی پلین ترتیب دیا۔۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@@@@@@@

اگلے دن زین اپنی گاڑی سے ٹیک لگائے بیا کے انتظار میں کھڑا تھا۔ کہ وہ اکیڈمی آئے اور وہ اس کو لے کے جائے۔ بیا کے آتے ہی زین نے گاڑی کا فرنٹ ڈور اوپن کیا۔ اور بیا کو سیٹ پہ بٹھایا۔۔۔۔۔۔

زین مجھے اکیڈمی جانے دیتے آپ۔ عائشہ کیا سوچے گی۔ اسے پتہ تھا میں اکیڈمی آرہی ہوں۔ اسکی کال آئی تھی مجھے۔ میں نے اسے بتایا تھا۔۔۔۔۔

آپ پریشان نہ ہوں۔ عائشہ کچھ نہیں سوچے گی۔ کیونکہ ایک ایمرجنسی کی وجہ سے وہ لیو پہ ہے آج۔ سوری ریلیکس جان۔ زین نے بیا کو مطمئن کرنا چاہا۔۔۔

زین یہ غلط ہے۔ مجھے نہیں آنا چاہیے تھا آپ کے ساتھ۔ اگر کسی نے دیکھ لیا تو۔ بیا کشمکش کا شکار تھی۔۔۔۔

اپ ایزی رہیں۔ کچھ نہیں ہوگا۔آپ نہیں جانتیں میں کتنا خوش ہوں۔آپ کو اندازہ ہی نہیں آپ کا ساتھ مجھے جنت میں پہنچا رہا ہے۔ میں بہت خوش نصیب تصور کر رہا ہوں خود کو۔آپ کو پانا ہی اب میری پہلی اور آخری خواہش ہے۔ آپ کا ساتھ میرے لیے دنیا جہاں کی دولت ہے۔زین نے بیا کی گود میں دھرے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں تھاما۔اور جھکتے ہوئے بیا کے ہاتھ کا بوسہ لیا۔زین کی اس حرکت نے ہی بیا کو شرمانے پہ مجبور کر دیا۔۔۔۔۔۔

زین پلیز۔ بیا نے سُرخ پڑتے چہرے کو اوپر اُٹھایا۔اور زین کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکالنا چاہا۔۔۔۔۔

ارے آپ تو ابھی سے کنفیوز ہو رہی ہیں۔اور اتنا شرما رہی ہیں۔ ابھی تو میری بے تابیوں کی شدت سے ناآشنا ہیں۔ میری بے چینیاں عروج پہ ہیں۔آپ کو جس دن سے دیکھا ہے۔ بھول نہیں سکا۔زین نے ہوٹل کے سامنے گاڑی روکی ۔اور اُتر کر دوسری سائیڈ پہ آکر بیا کی جانب کا دروازہ کھولا۔۔۔۔۔۔

دونوں ساتھ چلتے ہوئے اندر کی جانب بڑھے۔زین اور بیا کونے میں پڑی ٹیبل کی جانب گ ۓ۔زین نے کرسی کھینچ کے بیا کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔کیا کھائی ں گی آپ۔۔۔؟؟زین نے مینیو کارڈ دیکھتے ہوئے بیا سے پوچھا۔۔۔۔

زین مجھے کچھ نہیں کھانا۔مجھے ڈراپ کریں پلیز۔۔۔۔۔

آپ میرے ساتھ ہیں اور میری مہمان ہیں یہ تو سوچیں بھی مت کہ بنا کھانا کھلائے اپ کو واپس ڈراپ کرونگا۔ایسا کرتے ہیں۔آج میری پسند کا کھانا آرڈر کر لیتے ہیں۔زین نے ویٹر کو بلایا۔میرا ارادہ تو آپ کے ساتھ لونگ ٹائم سپینڈ کرنے کا تھا۔شاپنگ پہ جاتے۔انجوائے کرتے۔اپنی باتیں کرتے ہم۔کچھ آپ اپنے بارے میں بتاتیں۔کچھ مجھ سے سُنتیں۔لیکن ہائے حسرت اُن غنچوں پہ جو بن کھلے مرجھا گ ۓ۔زین نے ٹھنڈی آہ بھری۔۔۔۔۔

زین کی باتیں سُن کے بیا کو اپنے خوش قسمت ہونے پہ یقین ہو رہا تھا۔اُس کے سارے شکوے جو اس کو اپنے نصیب سے تھے۔جو گلے تھے۔جو دکھ تھا مڈل کلاس فیملی میں پیدا ہونے کا وہ سب ختم ہو رہا تھا۔وہ نازاں تھی خود پہ

---------

میں بھی کتنا پاگل ہوں۔ایکسائی ٹمنٹ میں خود بولی جا رہا ہوں۔آپ بھی کچھ بولیں نا۔مجھے آپ کو سننا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

میں کیا بولوں زین۔۔۔۔۔۔؟؟میں تو ابھی تک شاک میں ہوں۔میں تو سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔کہ کوئی ایسا انسان میری زندگی مس آئے گا جو صرف مجھ سے محبت کرے گا۔جسے اس بات سے فرق نہیں پڑے گا۔میں کون ہو؟؟میرا سٹیٹس کیا ہے؟؟میں کس فیملی سے بلانگ کرتی ہوں۔۔۔؟؟

ارے یہ سب سوچنا چھوڑ دیں۔اور یقین کرلیں کہ آپ کا شہزادہ آ چکا ہے۔اور اپنی شہزادی کو لے کے جائے گا۔میں ہمیشہ آپ کے ساتھ ہوں۔آخری سانس تک آپ کا ساتھ نبھاؤں گا۔زین نے بیا کے ہاتھوں پہ اپنا ہاتھ رکھا۔اور بیا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنے ساتھ کا یقین دلایا۔

زین پلیز مجھے ڈراپ کردیں بہت ٹائم ہو گیا ہے۔بیا نے اپنا بیگ کندھے پہ ڈالا۔اور کرسی سے اٹھتے ہوئے زین کا ہاتھ پکڑا۔۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر اور بیٹھ جائیں نا۔ابھی تو دل نہیں بھرا میرا۔آپ کا حسین چہرہ جی بھر کے نہیں دیکھا۔ملاقات اتنی مختصر نہیں ہونی چاہیے۔زین نے بیا کو روکنا چاہا۔لیکن بیا کی واپسی کی ضد کے سامنے ہار مانتے ہی بنی۔۔۔۔۔۔۔

بیا ان دنوں ہواؤں میں اُڑ رہی تھی۔خود کو خوش نصیب محسوس کرتی۔زین کی کالز طویل سے طویل ہو رہی تھیں۔اس کے میسجز بیا کو کسی اور ہی دنیا کی سیر کرواتے۔۔۔۔

بیا زین سے بات کر رہی تھی۔ایسے میں نینا کا آنا بیا پہ بہت ناگوار گزرا۔۔۔۔۔

بیا تم تو عید کا چاند ہو گئی ہو۔نینا نے بیا کے گلے ملتے ہوئے شکوہ کیا۔۔۔۔۔

کیا کروں یار تھوڑا مصروف ہوں۔اس دفعہ تو پاس ہونا ہی ہے مجھے۔ہادی پڑھانے آتا ہے۔اور اکیڈمی بھی جانا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

اچھا۔چلو مجھے بہت بھوک لگی ہے۔کچھ کھانے کو لے کے آؤ۔نتیا نے بیا کے ہاتھ سے فون لے کر اسے باہر کی جانب دھکیلا۔۔۔۔۔

منحوس تم ہمیشہ بھوکی ہی آتی ہو۔کبھی گھر سے کھا کے نہ آنا۔۔۔۔۔۔۔

نینا فون میں پکس دیکھ رہی تھی کہ میسج ٹیون بجی۔۔۔۔

! ہم انتظار کریں گے تیرا قیامت تک

خدا کرے قیامت ہو اور تو آئے !۔

حیرت کی بات ہے۔یہ کس نے بھیجا ہے میسج۔نینا متجسُس تھی۔۔۔۔

بیا کھانا ٹرے میں لے کر کمرے میں آئی۔ٹرے ٹیبل پہ رکھا۔آ جاؤ ندیدی عورت۔۔۔۔۔۔

یہ عورت کس کو بولا۔۔۔؟؟

تمہارے علاوہ یہاں کوئی اور ہے۔۔۔۔؟؟بیا نے الٹا سوال کیا۔۔۔۔۔

نینا نے ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے نفی میں گردن ہلائی۔۔۔۔

تو پھر سیدھی سی بات ہے تمہیں ہی کہا ہے۔ندیدی عورت۔۔۔۔

بیا ناٹ فی ئی رمیں لڑکی ہوں۔نینا نے بیا کے موبائل کو کُشن کے نیچے چھپایا۔۔۔۔

نینا ٹیبل پہ بیٹھی کھانے سے بھرپور انصاف کرنے میں مگن تھی۔۔۔

بیا نے اُسے گھورا۔۔۔۔

کیا ہے ؟ نظر لگانی ہے بچی کو۔۔۔؟؟نینا نے چاول کا چمچ بھر کے اپنے منہ میں ڈالا۔۔۔۔۔

ماشاءاللہ بچی۔ بیا نے نینا کو اُوپر سے نیچے تک دیکھتے ہوئے طنز کیا۔ یہ کھانا میں صرف تمہارے ٹھونسنے کے لیے تھوڑی لائی ہوں۔ میرا ابھی حصہ ہے۔ بیا نے نینا کے سامنے پڑی پلیٹ اُٹھائی۔ اور خود کھانا شروع کیا۔۔۔۔

ویسے بیا ابھی تمہارے فون پہ میسج آیا تھا۔ کوئی قیامت تک تمہارا منتظر رہے گا کچھ ایسا ہی میسج ہے۔ میں تمہیں پڑھ کے سُناتی ہوں۔ نینا نے بیا کو شعر سُنایا۔ بیا کے حلق میں نوالہ بُری طرح پھنسا۔ وہ کھانسنے لگی۔ نینا نے آگے بڑھ کے بیا کو پانی کا گلاس تھمایا۔۔۔۔۔۔

نینا کی بچی میرا فون واپس دو۔ بیا نے گلاس رکھتے ہی۔ نینا کے ہاتھ سے فون لینا چاہا۔۔۔۔۔

نہ جی نہ۔جب تک ہمیں سب سچ نہیں بتایا جائے گا۔ تمہیں یہ فون واپس ملے گا سوچنا بھی مت۔۔۔۔۔۔نینا نے بیڈ پہ چڑھ کے فون کے ساتھ خود کو بھی بیا کی پہنچ سے دور کیا۔۔۔۔۔۔

اچھا بتاتی ہوں سب میری ماں۔بیا نے ہار مانی۔اور نینا کے سامنے ہاتھ جوڑے۔۔۔۔

یہ ہوئی نا بات۔چلو اب شروع ہو جاؤ۔مجھے سب سچ سُننا ہے۔نینا نے موبائل بیا کو تھماتے ہوئے کہا۔۔۔۔

پتہ نہیں وہ کون سی منحوس گھڑی تھی جب تمہاری آمد ہوئی تھی اس دنیا میں۔بال کی کھال اُتارنا نہیں بھولتی تم۔۔۔۔

یہ سب بعد میں۔ مجھے وہ سٹوری سُناؤ۔ جو تم مجھ سے چُھپا کے بیٹھی تھی۔ مجھے فالتو باتوں میں اُلجھا کے اِدھر اُدھر گھمانے کی ضرورت نہیں۔ میرا مطلب ہے سیدھی بات نو بکواس۔۔۔۔۔

کوئی کہانی نہیں ہے۔ میں کیوں چھپاؤں گی۔؟؟؟ بیا نے نگاہیں چُراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔

بیا جھوٹ۔ پھر جھوٹ۔ بار بار جھوٹ۔ نینا نے اور ایکٹنگ کی انتہا کرتے ہوئے اپنے ہاتھ سے بیا کا ماتھا پیٹا۔۔۔۔۔

بد تمیز مجھے کیوں مار رہی ہو؟ اپنا ماتھا پیٹو۔ بیا چیخی۔۔۔۔۔۔

اس لیے کہ تم مجھے بتا نہیں رہی۔ کہ میسج کرنے والا کون ہے ؟اور تمہیں کیوں کیا میسج؟؟اور وہ تمہیں کیسے جانتا ہے؟؟اور تم اُسے کیسے جانتی ہو؟؟نینا نے ایک ہی سانس میں تمام سوالات داغے۔۔۔۔

بیا نے جلدی سے اُٹھ کے کمرے کا دروازہ بند کیا۔ بیو قوف اپنا والیوم تو سلو رکھا کرو۔اُس کا نام زین ہے۔اور وہ مجھ سے محبت کرتا ہے۔ مجھ میں انٹرسٹڈ ہے۔ شادی کرنا چاہتا ہے۔بیا نے اپنی محبت کی داستان سناتے ہوئے نینا کا منہ بند کیا جو کہ حیرت کی زیادتی کی بنا پہ کُھلا رہ گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

تمہیں کب ملا؟آئی مین اُسنے تمہیں کیسے دریافت کیا؟؟نینا نے جلدی سے پوچھا۔۔۔۔۔۔

وہ میری دوست عائی شہ کا کزن ہے۔اُس نے مجھے عائی شہ کے گھر دیکھا تھا۔ اسے مجھ سے پہلی نظر کی محبت ہو گ ئی تھی۔اور تمہیں پتہ ہے۔وہ بلکل ویسا

ہے جیسا میرے خوابوں کا شہزادہ۔خوبصورت۔میری ہر بات ماننے والا۔یہ بڑی گاڑی ہے اُسکی۔بیا نے دونوں بازو کھول کے اشارہ کیا۔۔۔۔

مطلب امیر شخصیت ہے۔۔۔؟؟

ھمم۔

تم ملی ہو اس سے۔۔۔۔؟؟

ھمم۔بیا نے سر اثبات میں ہلایا۔

کہاں۔۔۔؟؟

وہ مجھے اکیڈمی سے پک کر کے ہوٹل لے کے گیا تھا۔ ہم نے ساتھ کھانا کھایا۔ پھر اکیڈمی آف ہونے سے پہلے مجھے ڈراپ کر دیا تھا اُس نے۔ تم جانتی ہو نینا ۔وہ جادو گر ہے۔اپنے سحر میں جکڑ لیا اُسنے مجھے۔ مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا محبت کیا ہوتی ہے۔اُس نے مجھے محبت کے جزبے سے روشناس کروایا ہے۔ بیا پُرجوش تھی۔

بیا کیا وہ سچا ہے۔۔۔؟؟ یا بس ٹائم پاس کر رہا ہے تمہارے ساتھ۔ نینا نے سنجیدگی سے سوال کیا۔۔۔۔۔

تم کیا کہنا چاہتی ہو۔۔۔۔۔؟؟ بیا نے اچھنبے سے نینا کی جانب دیکھا۔۔۔

صاف سی بات ہے۔اگر وہ تم سے شادی کا خواہاں ہے تو گھر والوں کو بھیجے تمہارے رشتے کے لیے۔نہ کہ تمہیں محبت کی وادی میں بھٹکاتا پھرے۔اور

پھر یہ نہ ہوا نہی بھول بھلیوں کا مکیں بنا کے تمہیں خود کسی اور وادی کی سیر کو نکل جائے۔نینا نے بنا لگی لپٹی رکھے سچی بات کی۔۔۔۔

وہ تو تیار ہے اپنے گھر والوں کو میرے گھر والوں سے ملوانے کے لیے۔ لیکن میں نے ہی اُسے روک رکھا ہے۔ میں پہلے پیپرز کلیر کرنا چاہتی ہوں۔اور دوسرا مجھے ڈر لگتا ہے۔اس کے گھر والے ہمارے سٹیٹس کو دیکھتے ہوئے انکار ہی نہ کر دیں۔ بیا نے اپنے خدشات کا اظہار کیا۔۔۔

ھمم۔جب اسے تمہارے مڈل کلاس ہونے سے فرق نہیں پڑا۔تو اسکے گھر والوں کو بھی نہیں پڑنا چاہیئے۔تم نے عائشہ سے زکر کیا زین کا۔۔۔؟؟

نہیں ابھی نہیں۔ مجھے زین نے منع کیا ہے کہ ابھی کسی کو کچھ نہیں بتانا۔ ویسے بھی عائشہ کو سرپرائز کروں گی۔ بیا ایکسائیٹڈ تھی۔۔۔

بیا خیال سے۔ وہ تمہیں دھوکہ تو نہیں دے رہا۔۔۔؟ تمہیں اتنی جلدی اُس کی باتوں کا یقین نہیں کرنا چاہیے۔ مجھے لگتا ہے۔ تم اس سے نہیں اُس کی دولت سے متاثر ہو گئی ہو۔ آج کل محبت کا وجود کہاں ہے؟؟ سب اپنی اپنی غرض اور ہوس کے پوجاری ہیں۔ نینا نے بیا کو سمجھانا چاہا۔۔۔۔

نہیں وہ بلکل بھی ایسا نہیں۔ وہ سب سے جُدا ہے دوسرے لڑکوں سے مختلف۔ نینا تم اُس سے بات کر کے دیکھنا۔ تم خود بخود اُس کی گرویدہ ہو جاؤ گی۔۔۔۔

ھمم۔ اللہ کرے وہ سچا ہو۔ میں چاہتی ہوں بیا تمہارا انتخاب صحیح ثابت ہو۔ تمہارا دل کبھی نہ ٹوٹے۔ لیکن گھر والے کبھی نہیں مانے گے۔ یہ تم بھی جانتی ہو۔۔۔۔

میں جانتی ہوں۔ لیکن ہم مل کے منا لیں گے۔ نینا کی بات علی کی آمد کی وجہ سے ادھوری رہ گئی تھی۔۔۔

بیا ہادی آیا ہے۔ علی نے دروازے سے اندر جھانکا اور بیا کو ہادی کی آمد سے مطلع کیا۔ارے واہ یہاں تو نینا میڈم بھی براجمان ہیں۔۔۔۔۔

اتنے بڑے بڑے ڈیلے "آنکھیں" ہیں تمہارے۔اور میں تمہیں نظر ہی نہیں آئی۔کبھی تو ان کو استعمال میں لے آیا کرو۔ان کو استعمال کرنے سے تمہاری بینائی کمزور نہیں ہو گی۔۔۔۔۔

او ہیلو میڈم ! میں اپنی ہی آنکھوں کو استعمال کرتا ہوں۔کسی سے اُدھار نہیں لیں۔لیکن فالتو چیزیں مجھے کم نظر آتی ہیں۔میں اپنے مطلب کی چیزوں پہ دھیان دیتا ہوں۔۔۔۔

مطلب میں فالتو ہوں؟نینا نے اپنی کمر پہ ہاتھ ٹکاتے ہوئے علی سے استفسار کیا

۔۔۔۔۔

دیکھو نینا میں نے تو ایسا کچھ نہیں بولا تمہیں۔اب تم خود ہی اپنے آپ کو فالتو سمجھ رہی ہو تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ ویسے ایک بات ہے۔ سمجھدار کے لیے اشارہ کافی ہے۔اور مجھے خوشی ہے تم اس معاملے میں سمجھدار واقع ہوئی ہو۔ علی نے سر کھجاتے ہوئے نینا کو پٹایا۔۔۔۔

علی میں تمہیں نہیں چھوڑوں گی۔ کمینے انسان۔ بیا اپنے بھائی کے کرتوت دیکھ لو ۔نینا نے پیچھے مڑ کے بیا کو مخاطب کیا۔جو کہ ان دونوں کو لڑتا دیکھ کب کی جا چکی تھی۔۔۔۔۔۔۔

علی مسکرانے لگا۔ تم اتنی مگن تھی میرے ساتھ لڑنے میں۔ تم اندازہ ہی نہیں ہوا۔ بیا تو فوراً باہر چلی گ ئی تھی۔۔۔

نینا بھی پاؤں پٹختی بیا کے پیچھے لپکی۔۔۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@@@@@@@@

کل میں بھابھی کی طرف گ ئی تھی۔رُمر بیگم ابراہیم صاحب سے مخاطب تھیں۔جو کہ کسی اور ہی سوچ میں گُم تھے۔۔۔۔

میں آپ سے بات کر رہی ہوں۔آپ مجھے سُن رہے ہیں۔رُمر بیگم نے شوہر کا کندھا ہلایا۔۔۔۔۔

آپ کو ہی تو سُنا ہے آج تک۔ہماری اتنی مجال بیگم صاحبہ کہ اپ کی کوئی بات انسُنی کر سکیں۔ابراہیم صاحب نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔۔

بھابھی نے زکر کیا تھا۔کہ وہ ہادی کے لیے بیا کو مانگنا چاہتی ہیں۔ بھائی صاحب کی بھی یہی خواہش ہے کہ بیا اُن کے گھر کی بہو بنے۔میں نے اُن کو کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔۔۔۔

کیوں۔۔۔؟؟ابراہیم صاحب نے پوچھا۔

کیونکہ میں پہلے آپ سے بات کرنا چاہتی تھی۔کہ آپ کی رائے اس بارے میں کیا ہے۔۔۔؟؟

ھمم۔ہادی اچھا بچہ ہے۔اور پھر گھر ہی کا بچہ ہے۔ہم اس کے بارے میں۔اسکے کردار کے بارے میں سب جانتے ہیں۔میرا نہیں خیال اس میں کوئی مضائقہ ہے۔۔۔۔۔

URDU Novelians

مجھے بھی بیا کے لیے ہادی بہت پسند ہے۔ چلیں پھر بیا پیپرز سے فری ہوتی ہے تو چھوٹی سی رسم کر لیں گے۔ بھابھی تو شادی جلد کرنے کا کہہ رہی تھیں۔۔۔

ابراہیم صاحب نے بیگم کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

مجھے لگتا ہے۔ تھوڑا ٹائم دینا چاہیے بیا کو۔ ابھی اس میں بچپنا بہت ہے۔ اور اسکی ایج بھی بہت کم ہے۔ ابراہیم صاحب نے خیال ظاہر کیا۔۔۔

نہیں خیر ایج تو اسکی ٹھیک ہے۔ آپ باپ ہیں اس لیے ایسا بول رہے ہیں۔ نہیں تو اس ایج میں میں آپکی شریک حیات بن چکی تھی۔ اگر آپ کو یاد ہو تو۔ زُمر بیگم نے ماضی یاد دلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ماما میں ہرگز ہادی سے شادی نہیں کروں گی۔ بیا نے اپنا احتجاج ریکاڈ کروایا
۔۔۔۔۔۔

کیوں۔۔؟ کیا برائی ہے ہادی میں۔۔۔؟؟

اچھا تو آپ بتائیں ماما اچھائی کیا ہے۔۔؟؟ بیا نے اُلٹا سوال کیا۔ وہ پھٹیچر سی بائیک ہے اسکے پاس۔ اور مختصر سی تنخواہ۔ جس میں سارا مہینہ گزارہ کرو۔ وہ ہی تنگ سی گلیوں میں دُنیا کے آخری کونے پہ چھوٹا سا گھر۔۔۔۔۔۔

بیا انسانوں کو دولت کے ترازو میں تولنا چھوڑ دو۔ تم بھی کسی محل میں پیدا نہیں ہوئی۔ تمہارے لیے شہزادہ گلفام نہیں آئے گا۔ جو ان گلیوں سے تمہیں نکال کر بنگلوں میں لے جائے گا۔ زمر بیگم نے بیا کو سمجھانا چاہا۔۔۔

ضروری تو نہیں ماما۔جو غریب پیدا ہو وہ مرے بھی غریب۔ ہو سکتا ہے میری قسمت میں واقعی کوئی شہزادہ ہو۔بیا کسی صورت ہار نہیں ماننا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

اب تمہارا باپ ہی تم سے بات کرے گا۔۔۔۔

@@@@@@@@@@@@@@@@

بیا نے زین کو کال کی۔اور ساری سچویشن سے آگاہ کیا۔زین گھر والے میرا رشتہ کرنا چاہ رہے ہیں۔آپ پلیز اپنے گھر والوں کا لائی یں۔میں بہت پریشان ہوں ۔۔۔

ایسا کبھی نہیں ہو سکتا بیا۔آپ صرف میری ہیں۔ کوئی اور آپ کو لے جائے ناممکن ہے یہ۔ بیا میں آپ کے بنا مر جاؤں گا۔آپ کو میرا ساتھ دینا ہو گا۔یہ ظالم دُنیا آپ کو مجھ سے نہیں چھین سکتی۔زین نے جزباتی ڈائی ئ لاگ ادا کیے۔۔۔۔۔

پھر جتنا جلدی آپ اپنے گھر والوں کو لے آئیں گے۔ہمارے حق میں اُتنا ہی اچھا ہے۔اتنی دیر نہ لگائیے گا زین کہ گھر والوں کی عدالت میں میں اکیلی اپنا مقدمہ لڑتے لڑتے ہار جاؤں۔ میرے دلائل کم پڑ جائیں۔اور منصف اپنا فیصلہ میرے اور آپکے خلاف سُنا دیں۔بیا نے زین کو خبردار کیا۔۔۔۔۔

ایسے نہیں ہو گا۔مجھے آپ کے سنگ جینا ہے۔بیا ایک دفعہ مجھ سے مل لیں پلیز۔زین نے التجا کی۔۔۔۔

آپ جانتے ہیں یہ ناممکن ہے۔ان حالات میں آپ سے ملنا اچھا نہیں۔اگر کسی کو خبر ہو گئی تو یہ ہمارے لیے مائنس پوائنٹ ثابت ہو گا۔بیا نے صاف انکار کیا۔۔۔۔

اوکے۔ جیسے آپ خوش۔ جو آپ کو بہتر لگے۔ میں آپ کو فورس نہیں کروں گا ۔ایک بات آپ یاد رکھیے گا۔آپ صرف زین کی ہیں۔ میں آپ کو خود سے جدا کسی صورت نہیں ہونے دُوں گا۔ میرا حق ہو گا آپ پہ۔زین نے بیا کو مطمئن کرنا چاہا۔۔۔

@@@@@@@@@@@@@@

بیا کو ہر کوئی راضی کرنے کوشش میں تھا۔ لیکن بیا کی ناہاں میں نہیں بدلی ۔۔۔۔

بیا کا انکار ہادی تک بھی پہنچ چکا تھا۔اور اُس کو بہت دُکھ تھا۔۔۔

اسلام علیکم پھو پھو۔۔۔۔

وعلیکم السلام۔ میری جان۔ تم کیسے ہو۔۔۔؟؟

میں تو ٹھیک ہوں۔ ہادی نے مُسکرانے کی کوشش کی۔ دیکھیں آپ کے سامنے ہوں۔ البتہ آج آپ فریش نہیں لگ رہیں۔ آپ کے چاند چہرے پہ اُداسی کیوں۔۔۔؟؟ ہادی نے پوچھا۔۔۔

بیٹا جب اولاد اپنی من مانی کرنے لگے تو ماں باپ اُداس ہی رہتے ہیں۔ اور جلد بوڑھے ہو جاتے ہیں۔ اولاد سوچتی ہے ماں باپ اس کے بارے میں غلط فیصلہ کرتے ہیں۔ لیکن در حقیقت بچے خود اپنے لیے غلط راستے کا انتخاب کر لیتے ہیں۔ زُمر بیگم دُکھی تھیں۔۔۔

میں بیا سے ملنا چاہتا ہوں ایک بار پھوپھو۔۔۔

بیٹا کیا کرو گے اُس سے مل کے۔۔۔؟؟اگر تو اسے سمجھانا چاہتے ہو تو بیکار ہے۔ وہ سمجھنا ہی نہیں چاہتی۔ مجھے لگتا ہے دولت کی چکا چوند نے اُسکو اندھا کر دیا ہے ۔اُس کی چیزوں کو پرکھنے کی حِس کو ختم کر دیا ہے۔ کل زین کے گھر والے آئے تھے۔اُسے دیکھنے آئے تھے۔رُمر بیگم کی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔۔۔

ارے پھو پھو آپ کیوں پریشان ہو رہی ہیں۔۔۔؟؟ سب ٹھیک ہو جائے گا ۔ہادی نے اُنہیں تسلی دی۔ لیکن خود کا دل کُرلا رہا تھا۔اُسے شکوہ تھا۔ بیا اُس کی محبت کو اتنی آسانی سے رد کر گ ئی۔ پھو پھو میں بیا سے مل کے آتا ہوں۔۔۔۔۔

بیا اپنے کمرے میں بیٹھی انہی سوچوں میں غلطاں تھی آیا وہ سب کا دل دُکھا کر۔ اپنی مرضی کی خواہش پانے کے قریب تر ہے۔ پھر دل مطم ئ ن کیوں نہں ہو پا رہا اُس کا۔۔۔؟؟ ہادی کب آیا اُسے معلوم ہی نہیں ہو سکا۔۔۔۔۔

ہادی دبے پاؤں چلتا ہوا کھڑکی میں کھڑی بیا کے پیچھے کھڑا ہوا۔اور اُس کو دیکھنے لگا۔ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ ہادی بیا کو اتنے دنوں کے وقفے سے دیکھ رہا تھا۔نہیں تو جب تک ہادی بیا کو تنگ نہ کر لیتا اس کو نیند نہیں آتی تھی۔ہادی نے بیا کے ایک ہاتھ کو آہستگی سے تھاما۔۔۔۔۔۔۔۔

بیا نے چونک کر ہادی کی جانب دیکھا۔اور اس کی آنکھوں میں دیکھ کر اپنی نگاہیں جُھکا لیں۔کیونکہ اُس کی آنکھوں میں محبت کا ایک جہاں آباد تھا۔بیا نے اپنا ہاتھ ہادی کے ہاتھ سے نکالنے کی کوشش کی۔لیکن ہادی کی گرفت اُس کے ہاتھ پہ بہت مضبوط تھی۔۔۔۔

ہادی میرا ہاتھ چھوڑو۔۔۔۔۔۔

اگر نہ چھوڑوں تو۔۔۔؟؟ہادی نے سوال کیا۔

ہادی پلیز۔ بیا نے درخواست کی۔ جسے ہادی نے نظرانداز کیا۔۔۔

بیا تم جانتی ہو تم میری خواہش ہو۔ تمہارا ساتھ میری خواہش ہے۔ میری آنکھوں میں دیکھو۔ کیا تمہیں محبت کا جہاں نظر نہیں آرہا۔۔۔؟ ہادی نے آہستہ سے پوچھتے ہوئے بیا کا ہاتھ چھوڑا۔۔۔۔

ہادی کی آنکھوں میں محبت تھی۔ جس سے بیا نے اگنور کیا۔ اور اپنی جھکی پلکیں نہ اُٹھائی ں۔ اور منہ سے ایک لفظ بھی نہ نکال سکی۔

بیا نے ہادی کے سوال کو نظرانداز کرتے ہوئے قدم باہر کی جانب بڑھائے۔۔

لیکن ہادی نے بیا کے سامنے آکر اسے کندھوں سے تھاما۔ میری محبت خالص ہے ۔کبھی تم سے محبت کا اظہار نہیں کیا تھا۔ میں چاہتا تھا ایک جائی زرشتہ بننے کے بعد میں اپنے جزبات کا اظہار کروں۔۔۔

ہادی مجھے کچھ نہیں سُننا۔بیانے ہادی کی بات کاٹی۔۔

نہیں تمہیں سُناپڑے گا۔ہادی نے اپنی بات پہ زور دیا۔ تمہیں وہ مجھ سے بہتر لگا ۔کیونکہ وہ امیر زادہ ہے۔تم نے اُسے مجھ پہ ترجیح دی۔ کیونکہ وہ تمہارے خواب پورے کر سکتا ہے۔ بیا دولت کوئی معیار نہیں۔ کسی کو پرکھنے کے لیے۔۔۔

ہاں تو ٹھیک ہے نا۔اس کے پاس گاڑی ہے گھر ہے بینک بیلنس ہے۔۔۔

اور اس بات کا کیا ثبوت ہے۔کہ یہ سب چیزیں اُسکی اپنی زاتی ملکیت ہیں۔ کیا اُس نے تمہیں پیپرز دکھائے ہیں۔۔۔؟اور اس بات کی کیا گارنٹی ہے یہ سب پانے کے بعد تم خوش رہو گی اُس کے ساتھ۔۔؟؟ہادی نے پے در پے ک ئی سوال اٹھائے۔۔۔۔

ہادی تم حد سے بڑھ رہے ہو۔۔۔

بیا خدا کے لیے موڑ لو اپنے قدم واپس جو خاردار راستے کی جانب بڑھ رہے ہیں۔ یہ نہ ہو اس راستے میں پڑے کانٹے تمہیں لہو لہو کر دیں۔اور جو زخم تمہیں ملیں وہ کبھی مندمل نہ ہو سکیں۔۔۔۔۔

تم مجھے بدُعا دے رہے ہو۔۔۔؟؟

میں کیوں دُوں گا تمہیں بدُعا۔ تم سب کے دل دُکھا کر خوش نہیں رہ پاؤ گی بیا۔ میں تمہیں بہت اچھے سے جانتا ہوں۔۔۔۔۔

بیا نے ہادی کے ہاتھ اپنے کندھوں سے ہٹائے۔ اور اُسے جانے کے لیے کہا۔

جاؤ ہادی۔ چلے جاؤ۔ بیا کی آنکھوں میں نمی تھی جس کو چُھپانے کے لیے اُس نے رُخ موڑا تھا۔۔۔۔۔

ہادی نے بیا کا ہاتھ پکڑا اور اُس پہ پیار بھری مہر ثبت کی۔ تم صرف میری ہو۔ پہلے میں سوچ رہا تھا۔ تمہیں تمہارے انتخاب کے ساتھ جانے دوں۔ لیکن وہ تمہارے لیے غلط شخص ہے۔ اور تمہارے ساتھ کچھ غلط ہو یہ میں کبھی نہیں چاہوں گا۔۔۔۔۔۔

بیا کو اپنا ہاتھ جلتا ہوا محسوس ہوا۔ وہ ہادی کو جواب دینا چاہتی تھی۔ لیکن ہادی کی بے باکی اسے خاموش رہنے پہ مجبور کر گئی۔۔۔

اور ہاں میری شادی تم سے ہی ہو گی۔ اور اسی تاریخ کو ہو گی۔ بھولنا مت۔ ہادی نے جاتے ہوئے بیا کے ماتھے پہ پیار بھری مُہر ثبت کی۔ تم میری امانت ہو جلد

لینے آؤں گا۔ میرے لیے اپنا خیال رکھنا۔ہادی نے بیا کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔

ہادی کے باہر جاتے ہی بیا نے دروازہ بند کیا۔اور اپنے کب کے رُکے آنسوؤں کو بہنے دیا۔ہادی کا یہ روپ انوکھا تھا بیا کے لیے۔اُسنے اپنے دھڑکتے دل پہ ہاتھ رکھا۔اب تو سب اُسکی مرضی کے مطابق ہو گیا تھا۔ پھر بھی وہ بے چین کیوں تھی۔۔۔۔۔۔۔؟زین اسکی ہی تو پسند تھا۔۔۔۔

بیا کی شادی کی تیاری عروج پہ تھی۔ دادی کو بھی ادھر شفٹ کر لیا گیا تھا۔اور نینا نے بھی امی کی مخالفت کے باوجود بیا کی شادی تک ادھر ہی رکنا پسند کیا۔۔۔۔۔

"بیا تم اتنی بُجھی سی کیوں ہو۔۔۔؟" نینا نے بیا کے اُترے ہوئے چہرے کو دیکھتے پوچھا۔۔۔

"ایسی کوئی بات نہیں"۔ بیا نے زبردستی کی مسکراہٹ چہرے پہ سجائی۔۔۔۔

"رہنے دو۔ نہ مسکراؤ ایسا لگ رہا ہے جیسے کوئی گن پوائی نٹ پہ تمہیں مُسکرانے پہ مجبور کر رہا ہے۔" نینا نے مُنہ بنایا۔۔۔۔

"اُف نینا تم کتنا بولتی ہو۔۔۔۔۔؟؟"

"ہاں تم جو گونگی ہو گئی ہو۔ اپنی زبان کہیں رکھ کے بھول گئی ہو۔ بیا تم ایسی تو نہ تھی۔ تم تو ہر وقت ہنسنے مُسکرانے والی لڑکی تھی۔ تم زندگی سے بھرپور تھی۔ اب ایسا کیا ہوا ہے۔۔۔۔؟"

"کچھ بھی تو نہیں ہوا"۔ بیا نے نینا کی بات کاٹی۔۔۔

URDUNovelians

"تم کہتی ہو تو مان لیتی ہوں۔ لیکن وہ کیا ہے نا۔ تمہاری جو حالت ہے وہ اندھوں کو بھی نظر آ رہی ہے۔ میری تو پھر دو آنکھیں موجود ہیں۔" نینا نے اپنی آنکھوں کی جانب اشارہ کیا۔۔۔

اُسے ڈر تھا کہیں وہ نینا کی ہمدردی پاتے بکھر ہی نہ جائے۔ اُس کو تو پہلے ہی کسی کندھے کی ضرورت تھی۔ جس پہ سر رکھ کے آنسوؤں کو باہر نکلنے کا راستہ مل جائے۔ سب اُس سے ناراض رہتے۔ کوئی اُس سے بات کرنا پسند نہیں کرتا تھا۔ وہ جتنی بات کرتی اُسے اُتنا ہی جواب دیا جاتا۔۔۔۔۔۔

"بیا تمہارے سسرال سے سامان تو برینڈڈ آیا ہے۔ یہ دیکھو تمہاری مہندی کا جوڑا کتنا کمال کا ہے۔ جیسے ٹی۔وی ایکٹرسسز پہنتی ہیں"۔ نینا نے جوڑا ساتھ لگا کے آئینے میں خود کو دیکھا۔۔۔۔۔

پہلے بیا انہی چیزوں کو حسرت سے دیکھا کرتی تھی۔آج سب ملنے کے باوجود بیا نے ایک نظر دیکھنا گوارہ نہیں کیا تھا۔۔۔۔

"تمہارا دھیان کدھر ہے۔۔۔؟؟"نینا نے اسکی آنکھوں کے سامنے ہاتھ ہلایا۔۔۔

"ہمم۔کہیں نہیں۔میں آتی ہوں"۔بیا عجلت میں باہر نکلی۔۔۔۔۔

"اب جا کہاں رہی ہو۔۔۔؟؟اپنے کپڑے وغیرہ تو دیکھ لو"۔نینا نے پیچھے سے ہانک لگائی۔

"دادی کے پاس"۔بیا نے نینا کی بات سُنی ان سُنی کی۔

"اس لڑکی کا بھی کوئی حال نہیں۔پہلے انہیں چیزوں پہ قربان ہو رہی تھی۔ اور جب سب مل رہا ہے خود بخود پکے ہوئے پھل کی طرح جھولی میں گرا ہے۔تو بیوقوف کو کوئی قدر ہی نہیں"۔نینا نے باآواز بلند اپنے خیالات کا اظہار کیا

----

"جسے علی نے باخوبی سُنا۔نینا جو لوگ اپنی خواہشوں کے پیچھے اندھادُھند بھاگتے ہیں۔اُن کو خوشیاں راس نہیں آتیں۔اُن کے دل کی مُراد تو پوری ہو جاتی ہے۔لیکن انہوں نے سب کے دل دُکھائے ہوتے ہیں۔اور یہی پچھتاوا اُنہیں خوش نہیں ہونے دیتا۔"علی بہت افسردہ تھا بیا کو لیکر۔۔۔۔۔۔

"علی کم از کم تمہیں تو بیا کا ساتھ دینا چاہیئے تھا۔یہ اُس کا حق تھا۔کہ وہ اپنی مرضی کی جگہ شادی کرواتی۔پھر سب مخالف کیوں بن گئے۔۔۔؟"نینا نے بیا کی فیور کی۔۔۔

"میں دیتا ضرور دیتا اس کا ساتھ۔ لیکن وہ خود مطمئن نہیں۔ تم نے دیکھا ہے نا اُسے۔ تو تمہیں یہ کیوں نظر نہیں آیا وہ اپنا حق استعمال کر کے بھی ناخوش ہے"۔ علی نے اپنی بات پہ زور دیا۔۔۔۔

اتنا لاپرواہ نظر آنے والا لڑکا اتنی گہرائی میں سوچتا ہو گا۔ یہ بات تو میرے گمان میں بھی نہیں تھی۔ علی کے جانے کے بعد نینا سوچ میں گم تھی کہ بیا کے موبائل پہ ہونے والی بیل نے اُسکی سوچوں کے ارتکاز کو توڑا۔۔۔

@@@@@@@@@@@@@@@@

بیا دادی کی گود میں سر رکھے اُن سے راز و نیاز کرنے میں مصروف تھی۔۔۔۔

بیا زین بھائی کی کال تھی۔ میں رسیو کی تھی۔ وہ تم سے بات کرنا چاہ رہے تھے۔ نینا نے موبائل بیا کو تھمایا۔۔۔

جاؤ بیا بیٹے۔ بات کرلو۔ ہو سکتا ہے اُسے کوئی ضروری بات کرنی ہو۔۔۔

جی دادو۔ ابھی کرلوں گی۔ بیا نے ٹالا۔۔۔

کیا بات ہے بیا؟؟ میں جب سے آئی ہوں تمہیں دیکھ رہی ہوں۔ اتنی بُجھی بُجھی کیوں ہے میری پری۔۔؟؟ دادو نے بیا کا چہرہ گود سے اُٹھایا۔ جسے بیا فوراً دوبارہ جُھکا گئی۔۔۔

کچھ بھی تو نہیں ہوا ہے دادو۔۔۔

نہیں بیا ایک رونق ہوتی ہے شادی کی۔ چہرہ پھول کی طرح کھلا نظر آتا ہے۔ لیکن تم تو مُرجھائی ہوئی ہو۔ تم میری بات رد نہیں کر سکتی۔ کیونکہ جو مجھے نظر آیا میں نے بول دیا۔۔۔۔

بیا کی آنکھوں سے آنسو گر کے دادی کی گود میں جزب ہو گئے۔دادی کی اُنگلیاں جو کہ بیا کے بالوں میں حرکت کر رہی تھیں۔زُمر بیگم کی آمد پہ تھمیں ۔۔۔۔

ارے اماں۔اولاد جب اپنی من مانی کر لیتی ہے۔تو مطمئن تھوڑی نا رہ پاتی ہے ۔کوئی ایک بھی انسان اسکی فیملی کا اس کے اس فیصلے پہ خوش نہیں ہے۔انجان لوگ ہیں وہ ہم جنہیں جانتے تک نہیں۔اوپر سے امیر ترین۔ہم غریبوں کے گھر کیوں آئے۔سوچنے کی بات تو یہ ہے نا۔۔۔۔۔۔

چلو بہو جو ہونا تھا ہو چُکا۔اپنے دل سے سارے وسوسے نکال دو۔اور بچی کو پریشان نہ کرو۔بلکہ اسکی قسمت اچھی ہو۔اللہ اس کے نصیب اچھے کرے۔یہ دُعا کرو۔۔۔۔

اماں میں ماں ہوں نا۔ میری تو ساری دُعائیں ہی میری اولاد کے لیے ہیں۔ لیکن میں بیا کو انجان لوگوں میں بھیجنا نہیں چاہتی تھی۔اماں یہ بہت معصوم ہے۔زمانے کی چالاکیوں سے ناواقف ہے۔۔۔۔

چلو بہواب رہنے دو ایسی باتیں۔شادی کے دن قریب ہیں۔ کیا انتظامات رہ گ ئے۔۔۔؟؟ساس نے پوچھا۔۔۔

ہمارے ک ئے انتظامات اُن کے شایانِ شان کہاں۔امیر لوگ ہیں وہ۔سادگی سے ہی سب کچھ ہو گا۔زُمر بیگم نے ساس کو ساری تفصیلات سے آگاہ کیا۔۔۔۔

اے بہو مجھے یاد آیا۔وہ ہادی نہیں آیا۔ بہت پیارا بچہ ہے۔اچھے اخلاق والا۔ہادی کے نام پہ بیا کے دل نے ایک بیٹ مس کی۔وہ جو اپنے کمرے میں جانا چاہتی تھی۔ہادی کے زکر پہ وہیں بیٹھی رہی۔۔۔۔۔

URDUNovelians

ارے اماں بچہ اُس دن سے نہیں آیا۔جب سے انکار کیا ہے بیانے شادی سے۔

زمر بیگم نے بیا کی جانب دیکھا بیانے آنکھیں چرائی یں۔۔۔

تو بہو اسے فون کرو۔شادی تو قسمت کی بات ہوتی ہے۔بیا اسکی قسمت میں نہیں تھی۔۔۔۔

ہاں اماں کی تھی کال۔کہہ رہا تھا چکر لگائے گا۔رات میں بھائی اور بھابھی آئی یں گے۔کسی کو گلہ شکوہ نہیں۔سب کہہ رہے ہیں جیسے بیا خوش۔کیونکہ یہ اسکا حق تھا۔۔۔۔۔۔

ھمم۔بیا جاؤ۔نینا کو دیکھو۔کہاں گم ہے۔جب سے آئی ہے۔کدکڑے لگاتی پھر رہی ہے۔اب غائی ب ہی ہو گ ئی ہے۔

میں آپ کے لیے کچھ کھانے کو بھجواتی ہوں۔زمر بیگم اُٹھتے ہوئے بولیں۔۔

بیٹھو بہو مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔۔۔

جی اماں بولیں۔۔۔

بیٹا تمہاری اور زری بہو کی جو بھی ناراضگی ہے۔جو بھی مسائل ہیں۔اُنہیں ختم کرو۔اماں نے بہو کو سمجھانے کا آغاز کیا۔۔۔

میرے زری کے ساتھ کوئی دشمنی نہیں اماں۔زری خود ہی مجھے اپنا دشمن مانتی ہے۔اس کو بھی سب ختم کر دینا چاہیئے۔لیکن دل بڑا نہیں کرتی۔۔۔

ہاں بیٹا مزاج کی تھوڑی تیز ہے وہ غصہ جلدی کرتی ہے۔اس میں اُس کا بھی کیا قصور مالی حالات بہتر ہونے کی بجائے خراب ہو رہے ہیں۔۔۔۔

اچھا چھوڑیں اماں آج جاؤں گی اس کو منانے۔اس کو بھی ظرف بڑا کر کے پرانی باتوں کو بھول جانا چاہیئے۔۔۔

ہاں بیٹا تم دونوں کی وجہ سے میرے دونوں بیٹے بھی عرصہ دراز سے ایک دوسرے سے کھنچے کھنچے سے ہیں۔ان خوشیوں کے موقعوں پہ رنجشیں ختم کرو اپنی اپنی۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@@@@@

بیا جو کہ اپنے دل کو مطمئن کرنے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی۔

زبردستی خود کو زین سے شادی پہ آمادہ کر رہی تھی۔ ایسے میں ہادی کی آمد بیا کی اندرونی کیفیات میں ہلچل برپا کر گئی۔۔۔

ہادی جو کہ اپنی امی کو پھوپھو کے ہاں چھوڑنے آیا تھا۔ ماں کے اصرار پہ اندر آیا ۔اور اُس کی نگاہوں نے اپنی چاہت کو دیکھتے ہی پلٹنے سے انکار کر دیا۔۔۔

بیا جو کہ کچن کے دروازے کے پاس کھڑی علی سے بات کرنے میں مگن تھی۔ کسی کی نظروں کے ارتکاز نے اُسے چونکنے پہ مجبور کیا۔ اور ہادی کو ٹکٹکی باندھے اپنی جانب تکتے پا کر اپنے کمرے کی جانب دوڑ لگائی۔۔۔

ہادی وہاں کیوں کھڑے ہو۔۔؟؟ اندر آؤ میرا بچہ۔ رُمر بیگم جو کہ اپنے کمرے سے باہر نکلیں تھیں۔ ہادی کو دروازے میں ایستادہ دیکھ کر اُس کی جانب بڑھیں۔۔۔

!!اسلام علیکم پھوپھو

وعلیکم السلام ! جیتے رہو میرے بچے۔۔۔

کیسی ہیں آپ ؟؟کافی کمزور ہوگ ئی یں ہیں۔ طبیعت تو ٹھیک ہے آپ کی۔
ہادی کو تشویش ہوئی۔۔۔

پریشان نہ ہو بیٹے۔ بس تھوڑا شوگر لیول ہائی رہا ہے چند دنوں سے۔اب تو بہت بہتر ہوں۔ میڈیسن کھا رہی ہوں۔ بھائی۔ بھابھی نہیں آئے ؟؟

ابو کی طبیعت خراب تھی۔ فیور تھا اُنکو۔امی آئی یں ہیں۔اُس کمرے میں گ ئی ہیں۔ہادی نے کمرے کی جانب اشارہ کیا۔۔۔

ھمم ! ادھر اماں بیٹھی ہیں۔ان سے مل رہی ہوں گی۔میں آتی ہوں۔تم جانانہ

۔۔۔۔۔

جیسے آپ خوش۔میں ادھر ہی ہوں۔ہادی ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

اماں تمہارا پوچھ رہیں تھیں۔تم بھی اُن سے مل لو ہادی۔رُمر بیگم نے جاتے جاتے یاد آنے پہ مڑ کے ہادی سے کہا۔۔۔

میں ابھی آتا ہوں کمرے میں پھر ملتا ہوں۔آپ جائیں۔۔۔

@@@@@@@@@@@@@@@@

ہادی دل کی خواہش پہ مجبور بیا کے کمرے کی جانب بڑھا۔۔۔

بیا جو کہ نماز کی نیت سے وضو کر کے باہر آئی تھی۔ہادی کو کمرے میں دیکھ کر ایک بھی قدم آگے نہ بڑھا سکی۔۔۔

ہادی بیا کے چہرے پہ پانی کے قطرے دیکھ مبہوت سا آگے بڑھا۔بیا ڈرتے ہوئے ایک قدم پیچھے کی جانب اٹھایا۔ہادی نے ہاتھ بڑھا کر اسے اپنی جانب کھینچا۔وہ اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکی۔اور ہادی کے سینے سے آلگی۔ہادی نے اپنے دونوں بازو اُس کے گرد لپیٹے۔۔۔

بیا نے اپنا آپ چھڑوانے کے لیے مزاحمت کی۔لیکن اسکی نازک سی جان اپنا آپ ہادی کی گرفت نکالنے میں ناکام ٹھہری۔۔۔

صرف چند دن بیا۔پھر تم میں ہو گی۔ہادی کی سرد سی سرگوشی بیا کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑا گئی۔۔۔

بیا نے جھٹکے سے خود کو ہادی کی بانہوں سے آزاد کروایا۔اور بے یقینی سے ہادی کی جانب دیکھا۔۔۔۔

ابھی تو تم اپنا آپ مجھ سے آزاد کروانے میں کامیاب ہوئی ہو۔ لیکن تمہارے جملہ حقوق میرے نام ہوں گے جب۔ تو مجھ سے دور جانے کے بارے میں سوچنا بھی مت۔ہادی نے بیا کو وارن کیا۔۔۔۔

ہادی تم ہوش میں نہیں ہو۔۔۔۔

ابھی تو ہوش میں آیا ہوں۔ پہلے مدہوش تھا میں۔بیا جو کہ دیوار کے ساتھ لگی کھڑی تھی۔اور باہر جانا چاہتی تھی۔ہادی نے دونوں ہاتھ دیوار پہ رکھ کے اسکے فرار کے تمام راستے بند کئے۔۔۔۔

ہادی مجھے ڈراؤ مت۔مجھے تم سے خوف آرہاہے۔کیسی بہکی بہکی باتیں کر رہے ہو؟؟ پیچھے ہٹو۔راستہ چھوڑو میرا۔۔۔

جان ! تمہیں مجھ سے ڈرنا بھی چاہیئے۔تم نے مجھے ٹھکرا کر اچھا نہیں کیا۔اب تھوڑی سزا کی تو مستحق ہو تم۔ابھی تو بہکی بہکی باتیں کی نہیں تم سے۔نکاح کے بعد کروں گا۔بس تھوڑا سا انتظار اور میری جان۔ہادی نے یہ کہتے بیا کے ماتھے پہ پیار کی مہر لگائی۔اور باہر کی جانب قدم نکالے۔۔۔۔

بیا جو کہ ہادی کے سامنے مضبوط کھڑی تھی۔اُس کے باہر جاتے ہی نیچے بیٹھتی چلی گئی۔اور کب کے رُکے آنسو باہر نکالے۔۔۔۔

نینا جو کہ اُس کے کمرے کی جانب آرہی تھی ہادی کو بیا کے کمرے سے نکلتے دیکھ چونکی۔اور بیا کے کمرے کی جانب بڑھی۔بیا کی حالت دیکھ پریشان ہوئی۔۔۔

بیا کیا ہوا؟؟ کسی نے کچھ کہا ہے کیا؟؟ اٹھو یہاں سے ایسے کیوں بیٹھی ہو؟؟ نینا نے بیا کو سہارا دیتے اٹھایا اور بیڈ پہ بٹھایا۔اور بیا کی جانب پانی کا گلاس بڑھایا۔ جس میں سے اس نے گھونٹ پانی کا پیا۔۔۔۔

ن۔۔ی۔۔نا! بیا نے روتے ہوئے ہچکیوں کے درمیان نینا کو پکارا۔۔۔۔

بولو میری جان! کیا بات ہے؟؟ نینا نے بیا کے جُھکے چہرے کو اُوپر اُٹھایا۔۔۔

وہ بولتا ہے۔میں اُسکی ہوں۔۔۔۔۔

کون؟؟ زین کی بات کر رہی ہو؟؟ تو پاگل تم اسکی ہی تو ہونے جا رہی ہو۔اس میں اتنا رونے کی کیا بات ہے۔۔؟؟ نینا مطمئن ہوئی۔۔۔۔

نہیں۔ہادی کی بات کر رہی ہوں۔ بیانے روتے ہوئے ہادی اور اپنے درمیان ہوئی گفتگو نینا کے گوش گزار کی۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہے۔ تم ریلیکس رہو۔ وہ تمہیں تنگ کر رہا ہو گا۔ چلو شاباش آرام کرو تھوڑی دیر۔نینا نے بیا کو لٹا کے اُسکے اُوپر کمبل اوڑھایا۔۔۔۔۔۔

نینا نے بیا کی دگرگوں حالت دیکھنے کے بعد۔بہت سوچا اور ہادی سے بات کرنے کا فیصلہ لیا۔۔۔

نینا نے ہادی کو کال ملائی جو کہ دوسری بیل پر اٹھالی گئی۔۔۔

اسلام علیکم! آپ ہادی بات کر رہے ہیں؟؟

وعلیکم السلام ! جی۔آپ کون بول رہی ہیں ؟؟ہادی نے تعجب سے فون کو دیکھا

----

میں نینا بات کر رہی ہوں۔بیا کی کزن۔نینا نے اپنا تعارف کراویا۔مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے۔نینا نے اصل مُدعے پہ بات کی----

ضروری بات مجھ سے ؟؟ہادی نے کنفرم کیا---

جی آپ سے-----

کس سلسلے میں ؟؟ہادی بیا کی وجہ سے اپ سیٹ تھا۔جلد بات ختم کرنا چاہتا تھا

----

ایکچوئلی مجھے آپ سے بیا کے سلسلے میں ہی بات کرنی ہے۔بیا کے ذکر پہ ہادی کے کان کھڑے ہوئے۔۔۔

بولیں آپ۔میں سُن رہا ہوں۔ہادی ہمہ تن گوش ہوا۔۔

آپ نے کیا بولا ہے بیا سے۔۔۔؟؟نینا نے سوال کیا۔۔۔

کیا مطلب ہے اس بات کا؟؟ہادی کے وہم و گُمان میں بھی نہیں تھا کہ بیا اس بارے میں کسی سے بات کرے گی۔۔۔

مطلب صاف ہے ہادی۔جب سے آپ بیا کے کمرے سے ہو کے گ ئے ہیں۔
اُس نے رو رو کے خود کو ہلکان کیا ہوا ہے۔
بقول اُس کے آپ اُسے دھمکی دے کے گ ئے ہیں۔۔۔

نینا ! دیکھیں ایسی کوئی بات نہیں۔ہادی نے وضاحت دینی چاہی۔۔۔

آپ یہ کہنا چاہ رہے ہیں کہ بیا جھوٹ بول رہی ہے۔اُسکی جو حالت ہوئی ہے نا آپ کے جانے کے بعد میں اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے۔آپ یہ نہیں کہہ سکتے وہ جھوٹ بول رہی ہے۔نینا نے ہادی کی بات کاٹی۔۔۔۔

میں یہ نہیں کہہ رہا کہ وہ جھوٹ بول رہی ہے۔نینا اُس کے قدم غلط راستے کی جانب اُٹھے ہیں۔میں اُنہیں روکنا چاہتا ہوں۔میں کیسے اُسکو اُسکے ہی ہاتھوں سے برباد ہوتے دیکھ سکتا ہوں۔۔۔؟؟

آپ ایسا کیسے کہہ سکتے ہیں کہ وہ.بربادی کی اوڑھ.بڑھ رہی ہے۔۔۔۔؟؟ ہے کوئی ثبوت آپ کے پاس۔۔۔؟؟

ثبوت ہی کی تو تلاش ہے مجھے۔اسی لیے تو بے بس ہوں۔ نہیں تو اب تک سب کچھ بدل چکا ہوتا۔ بیا کے ساتھ اس بیہودہ زین کا نام نہ جوڑا جا رہا ہوتا۔ زین نے اپنی بے بسی ظاہر کی۔۔۔

انہی بُرے لوگوں میں ہی اچھے لوگ بھی پائے جاتے ہیں۔نینا نے اپنی بات کا آغاز کیا۔۔۔۔

اور انہی اچھے لوگوں میں ہی بُرے لوگ موجود ہیں۔اور بد قسمتی سے بیا اچھے کی بجائے بُرے انسان پہ بھروسہ کر بیٹھی ہے۔ باخدا مجھے کوئی اعتراض نہ ہوتا اسکی پسند پہ۔اگر وہ واقعی ہی اسکے لائق ہوتا۔ہادی نے نینا کی بات کاٹتے ہوئے اپنی سُنائی۔۔۔۔

لیکن آپ کو جو بھی کرنا ہے۔ سوچ سمجھ کے کریئے گا۔اور جلد کریئے گا۔ آپ جانتے ہیں صرف چند دن رہ گئے ہیں۔ بیا کی رخصتی میں۔۔۔۔۔

میں جانتا ہوں۔ پلیز آپ اُس پاگل لڑکی کا خیال رکھیۓ گا بہت سینسیٹو ہے۔ وہ خود اپنے دل کی کیفیت سے انجان ہے۔انا پرست ہے کبھی اعتراف نہیں کرے گی۔۔۔

کیا مطلب آپکا۔۔۔؟؟

مطلب تو بہت واضح ہے۔جب سے اُسکا رشتہ زین کے ساتھ ہوا ہے۔ کتنا خوش اور مطمئن دیکھا ہے اُسے آپ نے۔۔۔؟؟ہادی نے اُلٹا نینا سے سوال کیا۔۔۔۔

یعنی وہ آپ کو پسند کرتی ہے۔۔۔؟؟

یہ تو نہیں کہوں گا کہ وہ مجھے چاہتی ہے۔ کیونکہ اسنے کبھی منہ سے اظہار نہیں کیا
۔ہاں اتنا جانتا ہوں۔ کہ وہ اس شادی کے لیے دل سے رضامند نہیں ہے۔ اُسے
پچھتاوا ہے خود اپنے فیصلے پہ۔ ہادی نے وثوق سے کہا۔۔۔۔

ہادی نے نینا کو سوچنے پہ مجبور کیا۔ اگر آپ کا کہا سچ ہے تو واقعی ہی وہ انا پرست
کبھی آپ کے سامنے نہیں جُھکے گی۔ اور نہ ہی اظہار کرے گی۔ آپ سے اپنی
محبت کا۔۔۔۔۔۔

وہ سب کچھ کرے گی لیکن ایک جائی زرشتہ بننے کے بعد۔ میں اُسے جھکانا چاہتا
بھی نہیں۔ میں چاہتا ہوں وہ مجھے پا کے مطمئن رہے۔ خوش رہے اور کبھی
شرمندگی کی بنا پہ اُس کی نظریں نہ جُھکیں۔ سر اٹھا کے چلے میرے ساتھ
۔۔۔۔۔

ہادی ! انبلیوایبل۔ نینا نے اپنی حیرت کا اظہار کیا۔۔۔۔

اس میں حیرانی کی کیا بات ہے بھلا؟؟انسان ہوں نہ میں بھی۔اس لیے بس اتنا چاہتا ہوں کہ وہ اپنے دل کی کیفیت سے آگاہ ہو۔اور انا کو چھوڑ دے۔اور مجھ سے اظہارِ محبت کرے۔اتنا تو حق بنتا ہے میرا۔ہادی نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔۔

چلیں آپ کہتے ہیں تو مان لیتی ہوں۔ویسے میری دوست تھوڑی بیوقوف اور جلد باز ہے۔۔۔۔

ارے اُسے مجھ سے بہتر بھلا کون جانتا ہو گا۔آپ بس میرا ایک کام کری ئے گا ۔اُس پاگل لڑکی کا خیال رکھی ئے گا۔ کہیں کچھ اُلٹا سیدھا نہ کر بیٹھے۔یہ میری درخواست ہے آپ سے۔۔۔

یہ بھی کوئی کہنے کی بات ہے۔آپ بے فکر رہیں۔۔۔۔۔۔

اچھا نینا پھر بات ہو گی۔اور مجھے بیا کی کنڈیشن کے بارے میں ضرور بتای ئے گا

۔۔۔۔

ضرور ہادی۔اللہ حافظ نینا نے الوداعی کلمات ادا کرتے ہوئے۔کال ڈراپ کی۔

کہ علی کی آواز نے اُسے اُچھلنے پہ مجبور کیا۔۔۔۔۔

تم یہاں چھت پہ کیا کر رہی ہو؟؟اور کس سے بات ہو رہی تھی۔۔۔؟؟ادھر دکھاؤ مجھے موبائل۔علی نے نینا کے ہاتھ سے فون لینا چاہا۔۔۔

تم ہوتے کون ہو مجھ سے بازپرس کرنے والے۔۔؟؟میں جس سے مرضی بات کرو۔تم چھپکے سے میری باتیں سُن رہے تھے۔تمہیں کن سوئی یاں لینے کی عادت کہاں سے ملی ہے۔۔؟؟

مجھے کوئی عادت نہیں۔ تم مجھے باتوں میں میں اُلجھا کر اصل مُدعے سے ہٹانے کی کی کوشش میں ہو۔ یہ میں جانتا ہوں۔ لیکن تم مجھے چکمہ نہیں دے سکتی۔اور رہ گ ئی یہ بات کہ میں کون ہوتا ہوں تم سے پوچھنے والا۔تو اسکا جواب بھی جلد مل جائے گا تمہیں۔ علی ہنسنے لگا۔۔۔

نینا کو علی کی زہنی حالت پہ شُبہ ہوا۔اُسنے موقع غنیمت دیکھتے ہوئے نیچے کی راہ لی۔۔۔

نیچے سب مہمان جمع تھے۔نینا تیز تیز چلتی بیا کے کمرے کی جانب.بڑھ رہی تھی کہ راستے میں اپنی امی سے ٹکڑا گ ئی۔اور اسکا سر زری بی بی کے ناک پہ لگا ۔۔۔

ہائے ہائے! نینا بیڑا غرق۔آنکھیں کہاں رکھی ہیں۔ تمہیں نظر نہیں آتا کیا۔ میرے ناک کی ہڈی توڑنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تم نے۔سب تو یہاں ہیں۔تو کہاں مٹر گشت کرتی پھر رہی ہے۔۔۔۔؟؟

امی زیادہ تو نہیں لگا۔۔۔؟نینا نے ماں کے ناک پہ ہاتھ رکھا۔۔۔

تُو تو چاہ رہی تھی۔ کہ ہڈی ٹوٹ جائے۔نینا بیٹا بیا کو دیکھو جا کے۔رُمر بیگم کی آمد سے نینا کی جان بخشی ہوئی۔۔۔۔۔

ارے زری آؤ اندر بیٹھو۔اماں بھی تمہارا پوچھ رہی ہیں۔ بھائی صاحب بھی اُن کے پاس ہیں۔اور سارے بچے بھی اُدھر ہی ہیں۔رُمر بیگم زری کو ساتھ لیے کمرے کی اوڑ گ ئی یں۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@@@@@@

بیا اتنے تھوڑے دن رہ گ ئے ہیں شادی میں۔ لیکن تم نے عائی شہ کو انوائی یٹ نہیں کیا۔۔۔۔

میں نے کی تھی کال لیکن نمبر بند جا رہا تھا۔ دوبارہ کروں گی۔۔۔

اور آپ کے ہونے والے سیاں جی کی کال آ رہی ہے یہ لو موبائی ل۔ اور سُنو کیا سُنہری ارشادات کہنے والے ہیں۔

بیا نے فون کان سے لگایا۔ زین کی گرجتی آواز کانوں سے ٹکرائی۔ کہاں تھیں تم ۔۔۔؟؟

میں یہی تھی۔ میں نے کہاں جانا تھا۔۔؟؟

میری کال نہ رسیو کرنے کو کیا سمجھوں۔۔۔؟؟زین نے پوچھا۔۔۔۔۔

کچھ نہیں تھوڑا بزی تھی میں۔ مہمان آئے ہوئے ہیں نا۔بیا نے بہانہ گھڑا۔۔۔

مجھے تمہاری بات پہ یقین تو نہیں آیا۔ لیکن تم کہتی ہو تو مان لیتا ہوں۔میں چاہتا ہوں تم میرے ساتھ چلو۔۔۔۔

کہاں۔۔؟؟

فرسٹ ڈے کا لہنگا میری پسند کا پہنو۔ تمہارے گھر والے اپنی اوقات کے مطابق گندا سا لباس پہنائی یں گے تمہیں چند ٹکوں کا خرید کے۔ میں تمہیں.برینڈڈ .برائی یڈل ڈریس دلوانا چاہتا ہوں۔زین نے نخوت سے کہا۔۔۔

آپ میرے گھر والوں کی انسلٹ کر رہے ہیں۔آپ کا کوئی حق نہیں بنتا۔ایسی بات کہیں آپ۔وہ جیسا بھی لباس میرے لی ئے پسند کریں گے وہی پہنوں گی ۔کیونکہ کہ ابھی میں اُن کے گھر کی بیٹی ہوں۔آپکی بیوی نہیں۔بیا نے سُلگتے لہجے میں کہا۔۔۔

زین نے غصے میں کال ڈراپ کی۔کمینی سمجھتی کیا ہے خود کو۔بڑے پر پرزے نکال رہی ہے۔اسکا تو وہ حال کروں گا۔اپنا آپ بھول جائے گی۔زین نے خود کلامی کی۔۔۔۔

کیا فرمارہے تھے آپکے ہونے والے ہزبینڈ جی؟؟

کچھ نہیں ویسے ہی برائی یڈل ڈریس کا پوچھ رہے تھے۔بیا نے ٹالا۔۔۔

ھمم۔مجھے تو کچھ پڑاوڈی سے لگے ہیں۔میں نے اُن سے بات کی تو کچھ خاص انٹر سٹڈ نہیں لگے تھے۔ایسے جیسے تمہارے رشتہ داروں سے کوئی لینا دینا نہیں اُنکا۔مجھے تو لگتا ہے شادی کے بعد تم سے ملنے کے لیے بھی اُنکی پر میشن درکار ہوا کرے گی ہم سب کو۔نینا نے تجزیہ کیا۔۔۔۔۔

نہیں ایسی بات نہیں۔تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔بیا نے صفائی دینی چاہی۔۔۔

میں بتاتی ہوں تمہیں بیا۔اصل بات کیا ہے۔نینا نے کہا۔

وہ گفتگو تو سلیقے سے کر رہا تھا مگر !

یہ اور بات ہے کہ لہجے میں چُبھن لے کر!

نینا کے اتنے درست اندازے پہ بیا لاجواب ہو گئی۔۔

جب سے بیا کی زین سے شادی کی بات کنفرم ہوئی تھی۔زین کا رویہ کچھ عجیب وغریب ہو گیا تھا۔دھونس جمانا۔رعب ڈالنا۔اپنے سے کمتر سمجھنا لوگوں کو۔اور یہی باتیں بیا کو درد میں مبتلا کر رہی تھیں۔شاید وہ اصل میں ایسا ہی تھا۔اُس کی اصلیت کُھل رہی تھی۔۔۔۔۔

بیا کی مہندی تھی آج۔ہر بندہ اپنی اپنی تیاریوں میں مگن اور خوش تھا سوائے بیا کے۔۔۔۔۔

دادی کے پاس دونوں بہوئیں اور بیٹے بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے۔کہ ساس نے زُمر بیگم کو مخاطب کیا۔اے بہو اگر میں ایک مشورہ دوں تو اس پہ سوچنا ضرور۔اور اگر بُرا لگے تو بڑی سمجھ کے معاف کر دینا۔۔۔۔۔

بولیں اماں ! کیا بات ہے۔۔۔۔؟؟آپ جو کہنا چاہتی ہیں بنا جھجک کے بولیں۔زُمر بیگم نے شوہر کی جانب دیکھتے ہوئے ساس کا حوصلہ بڑھایا۔۔۔۔

بہو میں چاہتی ہوں کہ نینا کا رشتہ علی سے کر دیا جائے۔ اگر زری بہو کو کوئی اعتراض نہ ہو۔ ساس نے ڈرتے ہوئے بہو کو دیکھا۔ کہ کہیں کوئی شگوفہ نہ کھلا دے۔ چاروں نفوس خاموش تھے۔۔۔۔

ابراہیم صاحب نے بولنے میں پہل کی۔ اماں ایسا ہو بھی سکتا ہے۔ اگر ہو جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ نینا بہت اچھی بچی ہے۔۔ کیوں اسماعیل۔ کیا تمہیں مجھے نینا دو گے میرے علی کے لیے۔۔۔؟؟ اور زری بھابھی آپ کیا کہتی ہیں؟؟

جیسے آپ سب چاہیں۔ مجھے بھلا کیا اعتراض ہو گا۔ زری نے بھی آمادگی کا اظہار کیا۔ ثمر بیگم زری کے گلے لگیں۔ بہت مبارک ہو آپ سب کو۔ سب ہنسنے لگے مطمئن چہروں کے ساتھ۔ اماں نے سب کو دعائیں دی۔

میرے علی کی یہی خواہش تھی۔ جس کا اس نے مجھ سے اظہار کیا تھا۔ میں تو ڈر رہی تھی پتہ نہیں تم لوگوں کو میری بات پسند بھی آتی ہے یا نہیں۔ دادو نے علی کا بھانڈا پھوڑا۔۔۔

اماں ویسے یہ علی بڑا چھپا رستم نکلا ہے۔ اس کو تو پوچھتی ہوں۔ ماں کی ناک کے نیچے سب کرتا پھر رہا تھا۔ اور مجھے کانوں کان خبر نہ ہونے دی۔ زمر بیگم نے اپنی بھڑاس نکالی۔۔

ارے بچہ ہے بھابھی پھر اسنے کونسا کوئی غلط کام کیا ہے۔ سیدھا دادو کے پاس تو آیا ہے۔ بس ایک دفعہ بیا کی رخصتی ہو جائے۔ پھر ان دونوں کی منگنی کر دیں گے۔ اسماعیل نے آگاہ کیا۔۔۔

@@@@@@@@@@@@@@@

ہادی کی ماں پارس بیگم بیا کے کمرے کی جانب بڑھیں۔۔۔۔

ماشاءاللہ میری بچی تو بہت پیاری لگ رہی ہے۔ نظرِ بد سے بچائے اللہ۔ پارس بی بی نے بیا کا ماتھا چوم کر اُسے دُعا دی۔۔۔۔

بیا شرمندہ سی نظریں نیچی کیئے چُپ کھڑی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا بیا۔۔۔؟؟ پارس بی بی نے محبت سے پکارا۔۔۔

بیا پارس بی بی کے گلے لگی آنسو بہا رہی تھی۔آئی ایم سوری مامی مجھے معاف کر دیں۔ میں آپ کی خواہش کا احترام نہیں کر سکی۔۔۔۔۔

ارے پاگل اس موقعے پہ ایسی باتیں نہیں کرتے۔ تمہارا حق تھا۔ جسے تم نے استعمال کیا۔ مجھے برا نہیں لگا۔ ہاں وقتی دُکھ تھا۔ لیکن پھر دل کو سمجھا لیا۔۔۔

موسٰی کی آمد سے دونوں اس کی جانب متوجہ ہوئی یں۔۔۔

بیا آپی میں بھی سوچ رہا تھا کہ بارش کہاں سے آ رہی ہے۔ میں نے آسمان کی جانب بھی دیکھا تھا مطلع صاف تھا۔ مجھے اب سمجھ آئی۔ آپ نیر بہا رہی ہیں۔ جو بارش کی بوندوں کی طرح مجھ پہ برسا۔ موسٰی نے مبالغہ آرائی کی حد کرتے ہوئے کہا۔۔۔

پارس بی بی نے ایک دھموکا جڑا موسٰی کی کمر میں۔ کبھی تو سوچ کے بولا کرو۔ ہر وقت بے پر کی اُڑاتے پھرتے ہو۔۔۔

ہائے میری ظالم ترین ماں۔ میں تمہاری سگی اولاد ہوں نا۔۔۔؟؟ میری کمر توڑ دی۔ ہائے لوگو! میری ماں کی سفاکیت دیکھو۔ موسٰی نے دہائی دی۔۔۔

بیا مسکرانے لگی۔۔۔۔

دیکھا میرا مقصد پورا ہوا۔ اتنی پیاری اور حسین لڑکی کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ جب آپ کے پاس کھڑی تھیں۔ تو بن بادل برسات ہو رہی تھی۔ اب میں نے ان کو مُسکرانے پہ مجبور کر دیا ہے۔ اسکا سارا کریڈٹ بھی مجھے ہی جاتا ہے۔۔۔

موسٰی تم اتنا بولتے ہو۔۔۔؟؟ بیا نے حیرت سے پوچھا۔

اس سے بھی زیادہ۔ مجھے کوئی دل گُردے کا انسان ہی برداشت کر سکتا ہے۔ خیر چھوڑیں بیا آپی آپ لگ بہت پیاری رہی ہیں۔ ہادی بھائی دیکھ لیں تو فدا ہونے میں ایک سیکنڈ کی دیر نہ لگائیں۔ موسٰی کی زبان پھسلی۔۔۔

بیا کی مسکراہٹ پل میں سمٹی تھی۔اور دل تیزی سے دھڑکا ہادی کے نام پہ ----

موسٰی دفعہ ہو۔جاؤ دیکھو باہر۔ علی کے ساتھ کوئی کام وغیرہ کرواؤ جا کے۔ پارس بی بی نے موسٰی کو باہر جانے کا اشارہ کیا۔۔۔

@@@@@@@@@@@@@@@@

نینا جو کہ اپنی تیاری میں مگن تھی۔ موبائل پہ ہونے والی بیل پہ چونکی۔اور کال رسیو کی۔۔۔

ہادی آپ کال کر رہے ہیں۔ مہندی کا فنکشن شروع ہونے والا ہے۔آپ آئیں نگے نہیں؟؟نینا نے تعجب سے پوچھا۔۔۔

میں نے کال یہی بتانے کے لیے کی تھی مجھے ابھی تھوڑا ٹائم لگے گا آنے میں۔ کوشش کریں گا کہ بیا کی ملاقات نہ ہو پائے زین سے۔ میں چاہتا ہی نہیں تھا کہ جوائی نٹ فنکش ہو۔بیا کو مجھ سے پہلے کوئی اور دیکھے مجھے یہ بھی منظور نہیں ہے۔۔۔

آپ پریشان نہ ہوں۔ میں سب سنبھال لوں گی۔آپ زرا جلدی آنے کی کوشش کریں گا۔نینا نے ہادی کو تسلی دی۔۔۔

نینا تمہارے ساتھ مسلہ کیا ہے۔۔۔؟؟ علی نے غصے سے پوچھا۔۔۔

کیا مطلب ہے تمہارا۔۔؟؟ چنگی پلی تمہارے سامنے کھڑی ہوں۔اللہ کا شکر ہے مجھے تو کوئی مسلہ نہیں۔نینا نے سر سے پاؤں تک اشارہ کیا۔۔۔

میں نے جب بھی دیکھا ہے تمہیں تم فون پہ باتوں میں لگی ہوتی ہو۔کونسی ضروری باتیں ہیں۔آج مجھے بھی بتاؤ زرا۔۔۔۔

اب اس میں میرا تو کوئی قصور نہیں ہے۔تمہاری آمد کی ٹائی منگ ہی ایسی ہوتی ہے۔تو میں کیا کروں۔نینا نے کندھے اُچکائے۔اور رہ گئی باتیں۔وہ تمہیں نہیں بتا سکتی۔کیونکہ لڑکیوں کا کچھ پرسنل بھی ہوتا ہے۔جس کا اشتہار لگانا ضروری نہیں ہوتا۔اب تم مجھے چلتے پھرتے نظر آؤ۔۔۔۔

تم زرا نیچے چلو میں چچی کو بتاتا ہوں۔علی نے دھمکی دی۔جس کا نینا پہ رتی برابر اثر نہیں ہوا۔وہ علی کو نظرانداز کر کے اپنی تیاریوں میں مگن ہو گئی۔۔۔

علی پاؤں پٹختا ہوا باہر کی جانب بڑھا۔۔۔۔

@@@@@@@@@@@@@@@

ہادی کی آمد مہمانوں کے آنے پہلے ہو گئی تھی۔ سارا انتظام باہر صحن میں کیا گیا تھا۔۔۔۔

وہ دیکھو۔ تھا جس کا انتظار وہ شاہکار آ گیا۔ موسیٰ نے ہادی کو دیکھ کے نعرہ لگایا ۔۔۔

ہادی نے اتنے پر جوش نعرے پہ پیچھے مُڑ کے دیکھا۔ کہ شاید اُس کے پیچھے بھی کوئی موجود ہے۔ لیکن ہادی کے سوا کوئی نہ تھا۔ ہادی نے تعجب سے سب کو دیکھا۔۔۔

علی آگے بڑھا۔ارے ہادی بھیا یہ آپ کے لیے ہی بولا گیا ہے۔کسی کو اپنے پیچھے تلاش کرنے کی ضرورت نہیں۔ علی نے ہادی کا بازو پکڑا اور موسٰی کے پاس کھڑا کیا۔۔۔۔

چلیں دولہا بھائی آتے ہوں گے۔اُن کے ویلکم کے لیے کھڑے ہوتے ہیں ہم سب لڑکے۔۔۔۔۔

دولہا کے زکر پہ ہادی کے ماتھے پہ بل پڑے۔ہاں ہاں کیوں نہیں استقبال ایسا کریں گے۔کبھی بھول نہ پائے گا۔ لیکن ابھی مجھے کچھ کام ہے تم سب کرو ویلکم میں آیا۔ہادی نے یہ کہتے ہی قدم اندر کی جانب بڑھائے۔۔۔۔۔

راستے میں نینا ملی۔۔۔۔۔

نینا ! کدھر ہیں محترمہ عزت مآب ایبہا ابراہیم صاحبہ۔۔۔؟؟ جو کہ اگلے چوبیس گھنٹوں بعد مجھ سے منسوب ہو کہ ہادی کی بات بیا کو دیکھتے ہی ادھوری رہ گئی تھی۔۔۔۔

بیا بہت حسین لگ رہی تھی۔ہادی مبہوت رہ گیا۔۔۔۔

کیا یہ بیا ہے۔۔۔؟؟ یا بیا کی ہمشکل۔۔۔؟؟ ہادی نے پاس کھڑی نینا کو مخاطب کیا۔۔۔

دیکھا آپ بھی دنگ رہ گئے نا۔۔۔۔

آپ دنگ رہنے کی بات کر رہی ہیں۔ میرے تو ہوش وحواس قائم نہیں رہے ۔میں تو کسی صورت اسے اُس پاگل انسان کے ساتھ بٹھانا گوارہ نہ کروں۔ہادی اور نینا کی سر گوشیاں بیا کو شک میں مبتلا کر رہی تھیں۔۔۔۔

نینا میری بات سن۔ بیا نے نینا کو آواز دی۔۔۔۔

تم کب اس ہادی سے اتنی فرینک ہوئی کہ بات سر گوشیوں تک پہنچ گئی ۔۔؟؟سچ میں بتاؤ۔ تم دونوں مل کے کیا کھچڑی پکا رہے ہو۔۔۔؟ بیا نے سختی سے پوچھا۔۔۔

وہ دیکھو تمہارے سسرالی آرہے ہیں۔نینا نے بیا کو متوجہ کیا۔۔۔۔

نینا جاؤ دوپٹہ لے کے آؤ۔ہادی نے نینا سے کہا۔۔۔۔

وہ کس لیے۔۔۔۔؟؟نینا نے پوچھا۔

لازم سی بات ہے۔بیا پہ دینا ہے۔۔۔۔۔۔۔

میرا خیال ہے یہ جو میں نے سر پہ لے رکھا ہے۔اسے دوپٹہ ہی کہتے ہیں۔بیا نے دوپٹہ کی جانب اشارہ کر کے ہادی کو جتایا۔۔۔۔

ہاں لیکن ایک اور چاہی ئے۔۔۔۔۔

اور وہ کس لی ئے۔۔؟؟نینا نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔

وہ ہادی صاحب نے خود لینا ہو گا۔بیا نے تمسخر سے اُڑایا۔۔۔

میں کیوں لوں گا۔۔۔؟؟ تمہیں ہی دوں گا۔تاکہ وہ چھچھوندر تمہیں نہ دیکھ سکے ۔اور خبردار تم نے اُس سے کوئی بات کی یا۔اُس کے ساتھ چپک کے بیٹھی ۔مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہو گا۔ہادی نے تڑخ کے کہا۔۔۔۔

تم سے.براک ئی کوئی ہے بھی نہیں۔اور تم ہوتے کون ہو مجھے روکنے والے ۔میری مرضی میں جو مرضی کروں۔۔۔

یہ تمہیں کل تک پتہ چل جائے گا میں کون ہوں۔بس کل شام تک انتظار کرو میری جان ہادی نے بے باکی سے بیا کی گال پہ ہاتھ رکھا۔بیا فوراً پیچھے ہوئی ۔ہادی ہنسنے لگا۔۔۔۔

لوفر انسان۔ٹھرکی انسان۔اب تو شرم کر لو باہر میرے سسرالی آئے ہیں۔اور تم بیہودگی سے باز نہیں آرہے۔بیا نے ہادی کو شرم دلانی چاہی۔۔۔

اب بس کر دیں آپ دونوں۔ لڑنے کے علاوہ کوئی کام نہیں آتا۔اور کون سی دُلہن اتنا بولتی ہے۔۔؟؟آج مہندی ہے تمہاری۔اور حرکتیں دیکھو زرا اپنی۔ اب تو بڑی ہو جاؤ۔ بچی بنی رہتی ہو ہو وقت۔نینا نے بیا کو خاموش کروایا۔۔۔۔۔

لڑکے والوں کی جانب سے چند لوگ ہی آئے تھے۔ چھوٹا سا فنکشن تھا۔مہندی کی رسم کے لیے بیا کو باہر لے جانے کے لیے اُسکی کزن اور لڑکیاں آئی یں ۔ہادی نے نیٹ کا دوپٹہ لے کر بیا کے اُوپر اوڑھایا۔۔۔۔۔

بیا نے احتجاج کیا۔ لیکن بے سود۔ہادی نے باہر کیجانب قدم بڑھائے۔اور سٹیج پہ چڑھ کے۔زین کے ساتھ بیٹھا۔۔۔

دولہے میاں کیسے مزاج ہیں آپ کے۔۔۔؟؟

اچھے ہیں۔زین کو ہادی کا آنا اچھا نہیں لگا۔لیکن خاموشی بہتر تھی۔وہ اس وقت اسکے منہ نہیں لگنا چاہتا تھا۔۔۔۔

بیا گھونگھٹ نکالے اپنی کزن اور دوسری لڑکیوں کے گھیرے میں اسٹیج کے قریب آئی۔زین کھڑا ہوا۔اور اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تاکہ بیا کا ہاتھ پکڑ کے اوپر لائے اُسے۔۔۔۔۔۔

اس منظر کو سب نے ناگواری سے دیکھا۔۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ بیا زین کے ہاتھ میں ہاتھ دیتی۔ہادی پھرتی سے آگے بڑھا اور جھٹ سے بیا کا ہاتھ تھاما۔اور اُسے سٹیج پہ سجی کُرسی پہ بٹھایا۔بیا حق دق تھی۔وہ کیا ہے نا ابھی آپ دونوں کا نکاح تھوڑی ہوا ہے۔

ہادی نے زین کو نیچی آواز میں مخاطب کیا۔ابھی آپ کے نکاح کے چھوارے نہیں تقسیم ہوئے۔جب ہو جائیں گے تو بنا اجازت ایک دوسرے کے ہاتھ کیا گردن پکڑ لیجیئے گا۔۔۔۔

زین نے خونخوار نظروں سے ہادی کو گھورا۔اور اپنا غصہ ضبط کیا۔۔۔

چلو بھئی سب کھڑے کیوں ہیں۔۔؟؟رسم کا آغاز کریں۔دولہا میاں کو زرا جلدی ہے۔۔۔۔۔

آئیں پھوپھو۔پہلے آپ آئیں۔دولہا کے گھر والوں کی ناک اُونچی بہت ہے۔مجال ہے جو کوئی بھی آگے بڑھ کے دولہن کو ملا ہو۔مجھے تو ایسا لگتا ہے سب زبردستی لائے گئے ہیں۔گن پوائنٹ پہ۔ہادی نے زین کا جتایا۔۔۔

یہ سب کیا ہے بیا۔۔۔؟؟زین نے دانت پیستے ہوئے بیا کے کان کے پاس سرگوشی کی۔اور یہ گھونگھٹ کیوں نکالا ہوا ہے۔۔؟؟

میں بتاتا ہوں۔اس کو کیوں تنگ کر رہے ہو۔۔۔؟؟ایکچوئی لی ہمارے ہاں نکاح سے پہلے لڑکی کا فیس نہیں دیکھایا جاتا۔لڑکی کو پردہ کروایا جاتا ہے دولہے سے۔تاکہ شادی کے دن روپ آئے لڑکی پہ۔زین اور بیا کی باتیں سُنتے ہادی نے بیا کے بولنے سے پہلے جواب دیا۔۔۔

@@@@@@@@@@@@@@@

URDUNovelians

مہندی کا فنکشن ختم ہونے کے بعد بیا اپنے کمرے میں غصے سے ٹہل رہی تھی

۔۔۔۔۔

تھک جاؤ گی بیٹھ جاؤ بیا۔۔۔۔

نینا میرا خون کھول رہا ہے۔ تم نے دیکھا وہ بیہودہ انسان کیسی حرکتیں کر رہا تھا۔ زین بہت غصے میں تھا۔ بیا کو زین کی فکر لاحق تھی۔۔۔۔۔

تو ہم کیا کریں۔ اُنہیں تو فالتو میں غصہ آرہا تھا۔ اکثر فنکشنز میں ہنسی مزاق ہو جاتا ہے۔ اسکا مطلب یہ تھوڑی ہے۔ انسان انگارے چبانے لگے۔ نینا نے ناک سے مکھی اُڑائی۔۔۔۔

نینا ہادی کو کیا ضرورت تھی یہ سب حرکتیں کرنے کی۔ وہ کیا سوچتا ہو گا ہمارے بارے میں۔ ہمیں زرا تمیز نہیں۔۔۔۔۔۔

تم پریشان مت ہو۔ اور بیٹھ جاؤ۔۔۔۔

تو اور کیا ایسے ہی سوچ سوچ کے خود کو ہلکان کیے جا رہی ہے۔۔۔ میں نے کیا ایسا کہہ دیا تھا۔ جو وہ ناراض ہو گیا۔ پتہ نہیں اپنے آپ کو کیا سمجھتا ہے۔ اکڑو انسان۔ ہادی نے نینا کی بات کاٹتے ہوئے معصومیت سے کہا۔۔۔۔

اتنے تم معصوم نہ بنو۔ بند کرو یہ معصومیت کے ڈھونگ رچانا۔۔۔۔

نینا ایک کپ کافی پلیز۔ میرے سر میں درد ہے۔ ہادی نے نینا کو منظر سے ہٹانا چاہا۔۔۔۔۔۔۔

نینا اثبات میں سر ہلاتی باہر چلی گ ئی۔۔۔۔۔

ہاں جی۔ اب بولو کیا بات ہے ؟؟ کس بات پہ مرچیں چبا رہی ہو ؟؟۔ ہادی بیا کے نزدیک ہوا۔ اور اس کے مہندی لگے ہاتھ کو تھاما۔۔۔۔

بیا کنفیوز ہوئی۔۔۔۔۔

اب بولو۔پہلے تو بڑی بڑ بڑ کر رہی تھی تم۔اور اب آواز گُم ہو گئی ہے۔ویسے اچھا ہے دولہن شرماتی ہوئی اچھی لگتی ہے۔ہادی نے بیا کے ہاتھ پہ ہونٹ رکھے۔تازہ مہندی کی خشبو ہادی کے نتھنوں سے ٹکرائی۔۔۔۔

بیا نے ہاتھ کھینچا۔اور پیچھے کو ہوئی۔۔۔

میں گوارا نہیں کر سکتا تھا۔کہ وہ تمہیں ہاتھ لگاتا۔ابھی اُس کا تم سے کوئی جائز رشتہ نہیں تھا۔اُسکو تمہیں دیکھنے کا بھی کوئی حق نہیں ہے ابھی۔ہادی نے بیا کو کندھے سے تھام کے اپنی جانب گھمایا۔۔۔۔

اور تمہیں حق ہے مجھے ہاتھ لگانے کا۔۔۔؟؟ تمہارا اور میرا ابھی تو ایسا کوئی جائز رشتہ نہیں ہے۔ پھر تم کس حق سے مجھے چھُو رہے ہو۔۔۔؟؟ تم کس بنا پہ میرا سر سے پاؤں تک ایکسرے کرتے ہو۔۔؟؟ ابیا نے سوالات کی بوچھاڑ کی۔۔۔

ہادی لاجواب ہوا۔ دلچسپی سے بیا کی جانب دیکھا۔۔۔

چھوڑو مجھے۔ مجھے خوف آنے لگا ہے تم سے۔ ایکسرے مشین۔ بیا نے ہادی کو نیا نام دیا۔۔۔۔

ایکسرے مشین۔ بیا کے نیا نام دینے پر ہادی کے لبوں پہ مسکراہٹ رینگی۔ جسے چھُپانا ہادی نے ضروری نہی جانا

مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا میری بیوقوف سی کزن بھی اتنا ڈیپلی سوچ سکتی ہے۔اب انتظار کرو۔سارے جواب جائی زرشتے میں بندھنے کے بعد ہی ملیں گے تمہیں۔اور اپنا خیال رکھنا صرف کل شام تک کے لی ئے۔ بعد میں میں خود رکھ لوں گا تمہارا خیال۔اب تمہیں ہاتھ نہیں لگاؤں گا۔جب تک اس رشتے کو نام نہ مل جائے۔تب تک۔ہادی نے بیا کو باور کرایا۔۔۔۔۔۔

کیا کرنے والے ہو تم ہادی؟؟ بتاؤ۔۔۔؟؟ بیا خوف زدہ تھی۔بیا نے ہادی کو جنھجھوڑا۔۔۔۔۔

ریلیکس بیا۔کچھ نہیں کرنے والا میں۔بس تمہاری زات پہ ہر حق رکھنے والا ہوں ۔ہادی نے اپنا آپ بیا سے چھڑوایا۔۔۔۔

ہادی رحم کرو مجھ پہ۔ میرے گھر والوں پہ۔ میرے باپ کی عزت پہ داغ لگ جائے گا۔اگر میں رُخصت نہ ہوئی تو۔بیا نے ہادی کو سمجھانا چاہا۔۔۔

نہ ہی تم پہ آنچ آئے گی اور نہ ہی اس گھر کی اور تمہاری عزت پہ۔ یہ وعدہ ہے میرا تم سے۔اور رُخصت تو تم ہو گی۔ رخصتی تو طے شدہ ہے تمہاری۔ لیکن میرے سنگ۔ ہادی نے توقف کے بعد کہا۔۔۔۔

بیا روہانسی ہوئی۔ جاؤ یہاں سے۔ہادی چلے جاؤ اس سے پہلے کہ میں کچھ ایسا کر بیٹھوں جو تمہیں پچھتانے پہ مجبور کر دے۔ دفعہ ہو جاؤ۔ بیا چیخی۔۔۔۔۔۔

ایسا سوچنا بھی مت۔ ورنہ انجام کی زمہ دار تم خود ہو گی۔ہادی نے بیا کو وارن کیا ۔۔۔

ہادی نے بیا کو گہری نظروں سے دیکھا۔اور ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے۔ باہر کی جانب قدم بڑھائے۔۔۔۔۔

ہادی کے جانے کے بعد بیا نے ساری رات پریشانی میں سوچتے ہوئے گزاری

۔۔۔۔۔۔

تم کیوں پریشان ہو رہی ہو۔۔؟؟نینا نے نیند سے بھری آنکھیں کھول کے بیا سے پوچھا۔۔۔۔

وہ صاف صاف کہہ کر گیا ہے۔ میری شادی اُس سے نہیں ہونے دے گا۔اور تم کہہ رہی ہو میں کیوں پریشان ہوں۔۔۔؟؟بیا نے تعجب سے اسے دیکھا

تم بلاوجہ سوچ سوچ کے خود کو ہلکان کر رہی ہو۔ہادی ایسا کچھ نہیں کرے گا۔ بیمار ہو جاؤ گی۔ تھوڑی دیر ریسٹ کر لو۔ صبح ہونے میں چند گھنٹے رہ گئے ہیں ۔نینا نے جمائی لیتے ہوئے کہا۔۔۔

تم سو جاؤ۔مجھے نیند نہیں آرہی۔۔۔۔

ہاں میں تو سونے لگی ہوں۔نیند کی وجہ سے بُرا حال ہے میرا۔تم تو جانتی ہو میں نیند کی کتنی کچی ہوں۔نینا نے خود پہ کمبل اوڑھتے ہوئے آنکھیں بند کیں۔۔۔

بیا کی ہلکی طبیعت خراب تھی۔ساری رات پریشان رہنے کا نتیجہ یہ نکلا کہ صبح تک وہ بخار میں جل رہی تھی۔۔۔

نینا سو کے اُٹھی۔تو بیا کو بیٹھے دیکھا۔اُس کی ناک اور آنکھیں بخار کی شدت سے سُرخ ہو گ ئی تھیں۔نینا نے اُس کے ماتھے پہ ہاتھ رکھا۔اوہ مائی گاڈ۔میں بڑی ماما کو بلاتی ہوں۔نینا نے بیا کو لٹایا۔اور بڑی ماما کو بلانے چلی گ ئی

۔۔۔۔۔

نیچے شادی کی وجہ سے رُکے سب رشتہ دار ناشتے میں مشغول تھے۔اچھا ہوا نینا تم آگ ئی۔آؤ تم بھی ناشتہ کر لو۔ بیا نہیں اٹھی ابھی۔بڑی ماما نے نینا کو سیڑھیاں اُترتے دیکھ ناشتے کی آفر کی۔۔۔۔

سب مہمانوں کے بیچ بیا کی خرابِ طبیعت کا بتانا نینا کو اچھا نہیں لگا تو۔ علی کو آواز دی جو کے باہر جا رہا تھا کسی کام سے۔۔۔۔۔

علی ! میری بات سُنو۔۔۔۔

نینا کی آواز پہ علی رُکا اور اُسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔۔

میرے ساتھ اُوپر آؤ علی۔نینا یہ کہتے ہی سیڑھیوں کی جانب بڑھی۔۔۔

ہیلو میڈم ! صبح صبح کیا قیامت آگ ئی ہے۔ سو کام ہیں مجھے فارغ نہیں ہوں تمہاری طرح۔ علی نے اُوپر جانے سے انکار کیا۔۔۔۔

نینا نے ملتجی نظروں سے دیکھا۔ پلیز علی۔۔۔۔۔۔

اوکے۔آتا ہوں۔ کیا بات ہے۔۔۔؟ بارہ کیوں بجے ہیں تمہارے چہرے پہ۔ لگتا ہے ساری رات سوئی نہیں ہو۔ علی نے نینا کے چہرے کو دیکھتے ہو پوچھا۔۔۔۔

علی بیا کو بہت تیز فیور ہے۔نینا نے پریشانی سے کہا۔۔

کیا۔۔؟؟اور تم اب بتا رہی ہو۔تب سے کھڑی باتیں بگاڑ رہی ہو۔ سیدھا کہو کی بیا ٹھیک نہیں۔ علی نے بیا کے کمرے کا دروازہ تیزی سے کھولا۔اور بے سُدھ پڑی بیا کے ماتھے کو چُھوا۔۔۔۔۔

ماما کو بلاؤ۔ علی نے نینا سے کہا۔بیا ہوش میں آؤ۔ علی نے نینا کے گال کو تھتھپایا۔بیا نے آنکھیں کھول کے علی کو دیکھا۔۔۔۔۔

تم ٹھیک ہو۔طبیعت اتنی خراب تھی تو رات میں بتا دیتی تم۔ ہم ڈاکٹر کے ہاں چلے جاتے۔ علی بیا کو لے کر فکر مند تھا۔۔۔۔۔

بیا ہلکا سا مسکرائی میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔

ابراہیم صاحب اور زُمر بیگم نینا کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئے۔ کیا خاک ٹھیک ہو۔ اپنی حالت دیکھو۔ جیسے صدیوں سے بیمار ہو۔ زمر بیگم نے ڈانٹا

-----

بیگم بچی پہلے ہی بیمار ہے۔ اور آپ ڈانٹ رہی ہیں۔ ابراہیم صاحب نے چُپ رہنے کا اشارہ کیا۔۔۔

بیا کی آنکھوں میں آنسو تھے وہ ماں کے گلے لگی۔ آئی ایم سوری ماما۔ آپ اور بابا مجھ سے ناراض ہیں نا۔۔۔؟؟ میں بلکل بھی اچھی بیٹی نہیں ہوں نا۔ بیا کی آواز میں نقاہت تھی۔ اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔۔۔

ابراہیم صاحب تڑپ کے آگے آئے اور بیٹی کو گلے لگایا۔ تم تو میری اچھی بیٹی ہو ۔ماں باپ بھی بھلا اپنے بچوں سے ناراض ہو سکتے ہیں۔ تم بلکل فکر نہ کرو

میری جان۔بس جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ۔ہمیں تم سے کوئی شکوہ نہیں
۔۔۔۔۔

بیا پھیکا سا مسکرائی۔سوری بابا۔۔۔۔

بیا کو کچھ کھلا کے یہ میڈیسن دیں ماما۔علی نے ماں کو میڈیسن تھمائی یں۔۔۔

اور فالتو سوچوں کو ذہن سے نکال دو۔میڈیسن لو اور ریسٹ کرو۔۔۔۔

@@@@@@@@@@@@@@

رات کو شادی کا فنکشن تھا۔ہر کوئی بزی تھا۔بیا کی کنڈیشن پہلے سے بہتر تھی۔ لیکن فیور ابھی بھی تھا۔نقاہت محسوس کر رہی تھی بیا۔۔۔

نینا بیا کو لے کر پارلر آئی۔۔۔۔۔

بیوٹیشن کے ہاتھوں کی مہارت نے بیا کے حسین چہرے کو اور نکھار دیا۔اور اُسکا سوگوار حسن بہت ہی خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

بیا تم بہت پیاری لگ رہی ہو۔ نظر نہ لگے۔آج خیر نہیں دولہا بھائی کی۔ تم پہ جی جان سے مر مٹیں گے۔نینا نے ہنستے ہوئے بیا کو چھیڑا۔۔

نینا میں تھک چکی ہوں۔بیا نے کُرسی سے ٹیک لگائی۔ بخار پھر تیز ہو گیا تھا۔بی چینی حد سے سِوا تھی۔ بیا کو رہ رہ کے ہادی کی باتیں یاد آرہی تھیں۔ اگر اس نے سچ میں یہ شادی نہ ہونے دی تو۔پریشان تھی۔اوپر سے زین کا عجیب و غریب رویہ مخمصے میں ڈال رہا تھا۔۔۔۔۔

ھمم۔ تمہاری طبیعت بھی ٹھیک نہیں میں علی کو کال کرتی ہوں۔آ کے ہمیں لے جائے۔نینا نے موبائی ل اٹھایا۔اور علی کو کال کی۔۔۔۔۔۔

علی اور موسیٰ اُنہیں پک کرنے آئے تھے۔۔۔۔۔

@@@@@@@@@@@@@@@

چھوٹا سا ہال بُک کروایا گیا تھا۔شادی کے فنکشن کے لی ئے۔بارات آ چکی تھی چند لوگوں پہ مشتمل۔ علی اور موسیٰ بیا اور نینا کو پارلر سے وہیں لائے۔سب اس وقت ہال میں ہی موجود تھے سوائے ہادی کے۔۔۔۔۔

سب دولہا کے استقبال کے لیے کھڑے تھے۔جسے غرور تھا اپنی امیریت کا ۔جس کی گردن میں سریہ فٹ تھا۔ جسے جھکنا نہیں آتا تھا۔سب اُس کے سامنے غریب رعایا تھے۔اور وہ رعایا کا جابر مغرور حکمران۔۔۔۔

علی کیا نمونہ ہے یہ۔ کبھی سیدھے منہ بات نہیں کرتا۔ میں نے جوش میں گلے ملنا چاہا۔ تو مجھے روک دیا۔ مارے باندھے ہاتھ ملایا۔ بیا آپی نے پتہ نہیں اس کھڑوس میں کیا دیکھا۔ موسٰی نے علی کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔

علی موسٰی کے اس تبصرے پہ ہنسنے لگا۔۔۔۔۔

یار میں سیریس ہوں۔ تم ہنس رہے ہو۔ دیکھو تو سہی انہیں۔ مانا اُن کے پاس اچھی شکل ہے پر عقل نام کی بھی نہیں۔ عقل سے پیدل انسان لگ رہا ہے ۔۔۔۔

علی نکاح خواں کو بلاؤ بیٹا۔ اور یہ ہادی کدھر ہے۔۔۔؟؟ کب سے نظر نہیں آیا ۔ابراہیم صاحب نے علی کو مخاطب کیا۔۔

رُکو علی ابھی نکاح کی ضرورت نہیں۔اس لیے نکاح خواں کی بھی ضرورت نہیں۔ہادی نے علی کو باہر جانے سے منع کیا۔۔۔۔

"یہ کیا پاگل پن ہے ہادی۔۔؟؟ "

انکل ابھی دولہے راجا کے لیے ایک سپرائز ہے۔جو کہ ان کو دینا ہے۔ "
اُمید ہے اس سپرائز کو پانے کے بعد ان کے چودہ طبق روشن ہونے والے ہیں"۔ہادی نے زین پہ طنز کیا۔جو کہ اس کو ناگوار گزرا۔۔۔۔

کیا مطلب ہے اس بات کا"۔۔۔؟؟ "

"انتظار دولہے راجا۔ صبر۔ صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔ لیکن افسوس آپ کو پھل کڑوا لگنے والا ہے"۔ زین کو نشست سے اٹھتے دیکھ ہادی نے اُسے کندھے سے پکڑ کر نیچے بٹھایا۔۔۔۔۔۔

ہادی ہال کے دروازے کی جانب بڑھا۔ اور واپسی پہ اپنے ساتھ عائشہ کو لایا۔ جسے دیکھ کر زین کے چہرے کا رنگ اُڑا۔۔۔۔۔۔

کیوں بھئی دولہے راجا سردی میں بھی پسینے پھوٹ پڑے۔ ان کو جانتے ہیں آپ۔۔۔؟؟ غالباً نہیں یقیناً اِن کو آپ جناب کی کزن ہونے کا شرف حاصل ہے۔۔۔؟؟ ہادی نے خود ہی جواب دیا۔۔۔

ہادی یہ سب کیا ہے۔۔۔؟؟ ابراہیم صاحب نے ہادی سے پوچھا۔۔۔۔

میں بتاتی ہوں انکل۔یہ میرے کزن ہیں زین۔میں دوست ہوں بیا کی۔اور یہ شادی شدہ ہیں پہلے ہی۔عائی شہ نے بھانڈا پھوڑا۔۔۔۔

یہ جھوٹ بول رہی ہے۔کیا ثبوت ہے تمہارے پاس۔۔؟؟زین نے بوکھلاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ریلکس دولہا صاحب۔کچے کام نہیں کیے ہم نے۔ ثبوت کی تلاش میں ہی تو بارات کا دن آ پہنچا ہے۔اگر پہلے ثبوت مل جاتے ہمیں۔توآج تم اس شیروانی میں یہاں دولہن لینے نہ آئے ہوتے۔ہادی نے ہاتھ سے زین کے کندھے سے اندیکھی خاک اُڑائی۔۔۔۔

یہ کیامزاق ہے۔۔۔؟؟تم لوگوں نے میرے خلاف شازش کی ہے۔مجھے بدنام کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔زین چیخا۔۔۔

آواز نیچی رکھو۔ دھوکے باز انسان۔ میرے جزبات سے کھیلتے شرم نہیں آئی تمہیں۔ شور کی آواز سے بیا اس مجمعے کو پیچھے ہٹاتی آگے بڑھی۔اور زین کی چنگھاڑتی آواز اسکے کانوں سے ٹکڑائی۔ زناٹے دار تھپر زین کے گال پہ نشان چھوڑ گیا۔اتنے سب میں ہی بیا نقاہت کے باعث ہانپنے لگی تھی۔۔۔۔

زین نے بے یقینی سے بیا کی جانب دیکھا۔بیا میری بات کا یقین کرو۔یہ دونوں ملے ہوئے ہیں۔ ہمیں جدا کرنا چاہتے ہیں۔اس آدمی کی نیت خراب ہے۔زین نے بیا کو باتوں کے جال میں اُلجھانا چاہا۔۔۔۔

ٹھہرو ایک اور سرپرائز ہے۔اس سے بھی مل لو۔وضاحتیں پھر دینا باقی کی۔بیا کے کچھ بھی کہنے سے پہلے ہادی آگے بڑھا۔اگر مجھے ریسوڑنٹ میں عائشہ نہ ملتی۔اور بیا کی شادی کا زکر نہ ہوتا اُس دن اس کے ساتھ۔تو ہم بے خبر رہتے۔اور بیا کو چُپ چاپ تم جیسے درندے کے حوالے کر چُکے ہوتے

--------

یہ زین کا نکاح نامہ ہے انکل۔عائی شہ نے نکاح کے پیپرز ابراہیم صاحب کو دکھائے۔انہوں نے دُکھ کے ساتھ زین کو دیکھا۔۔۔۔۔

آئیے بھابھی۔آگے آئیے۔یہ بیوی ہیں ان کی۔جنہوں نے پورے ایک سال تک انکی قید میں رہ کے انکے ٹاچر کو برداشت کیا۔عائی شہ زین کی بیوی آرزو کو لے کے آئی۔۔۔۔

یہ عیاش انسان اس قابل نہیں کہ اس کو کسی کی بیٹی ملے۔اس نے مجھے بھی محبت کے جال میں پھنسا کر باغی بنایا۔میں نے اسکی خاطر اپنے گھروالوں سے بغاوت کی۔اسکا ساتھ دیا۔لیکن اسنے صرف میری خوبصورتی کو بیچ کے پیسہ کمانا چاہا۔جب میں نے اسکی بات ماننے سے انکار کیا تو اس کے تشدد کی بھینٹ چڑھنا پڑا۔میری قسمت اچھی تھی کہ میں اسکے چُنگل سے بچ نکلی۔نہیں تو یہ تو

پیسے کے عوض مجھے اپنے جیسے درندوں کے پاس چھوڑ آیا تھا۔آرزو نے روتے ہوئے سب بتایا۔۔۔۔۔

ابراہیم صاحب نے زین کا گریبان پکڑا۔۔۔۔۔

ہادی آگے بڑھا۔ چھوڑیں انکل ہم ساری زندگی کے نقصان سے بچ گ ئے۔اگر شادی کے بعد اسکی اصلیت سامنے آتی تو ہم سود وزیاں کے حساب میں رہتے۔ اور بس پچھتاوے ملتے ہمیں۔ پھوپھو آپ بھی پریشان نہ ہوں۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔ہادی نے سبکو تسلی دی۔۔۔

اے ابراہیم !اس موئے باندر کو یہاں سے چلتا کرو۔ یہ اس قابل ہی نہیں ہے کہ میں اپنی پوتی اس کے سنگ رخصت کرتی۔ یہ تو مجھے پہلے ہی سے کھٹک رہا تھا۔شکل دیکھو کتنی معصوم ہے اسکی۔ لیکن کرتوت شیطانوں جیسے۔دادی نے کانوں کو ہاتھ لگائے۔۔۔

آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں اماں۔ شکل موموناں اور کرتوت کافراں۔ نکلو ابھی یہاں سے۔ابراہیم صاحب چیخے۔۔۔

ہادی نے اُنہیں ٹھنڈا کرنا چاہا۔حوصلے سے انکل۔۔۔

بیٹا! ہماری عزت کا جنازہ نکل گیا۔ ہم غریبوں کے ہاں سے بیٹی کا رخصت نہ ہونا۔ بارات واپس چلے جانا۔ساری زندگی کے لیے دھبہ ہے۔ابراہیم صاحب پریشان تھے۔۔۔

آپ کیسی بات کر رہے ہیں۔ ہم جانتے بوجھتے عزت کے خوف سے اور دُنیا والوں کے ڈر سے ایک جیتے جاگتے وجود کو اندھی کھائی میں دھکا نہیں دے سکتے ۔اُس کا قصور صرف اتنا ہے کہ وہ محلوں کے خواب دیکھتی تھی۔ شہزادہ آئے گا۔ اُس معصوم کو کیا معلوم کہ شہزادہ نہیں۔ نوچنے والا گدھ نکلا ہے یہ محلوں میں

رہنے والا۔ہادی کی بات ابھی جاری تھی لیکن اُسے اپنی ماں کے بولنے پہ خاموش ہونا پڑا۔۔۔۔

بھائی صاحب۔ میری بیا کی آج ہی رخصتی ہو گی۔اگر آپ کو کوئی اعتراض نہ ہو تو۔پارس بی بی نے سب کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کیا مطلب بھابھی آپ کا۔۔؟؟ایسا کیسے ممکن ہے۔۔۔۔؟؟زُمر بیگم نے سوالیہ انداز میں پوچھا۔۔۔۔

میں اپنے ہادی کے لیے بیا کو مانگتی ہوں آپ سے۔مجھ اب کی بار خالی مت لوٹائیے گا۔پارس بی بی نے زُمر بیگم کے ہاتھ تھامے۔۔۔۔

ہادی نے بے ساختہ پیچھے کی جانب دیکھا۔وہ بیا کے تاثرات دیکھنا چاہتا تھا۔لیکن اسے ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔بیا تو پتہ نہں کب کی اندر جاچکی تھی۔ہادی پریشان ہوا۔۔۔۔۔۔

اگرہادی کو کوئی اعتراض نہ ہو تو ہمیں کوئی مسلہ نہیں۔ہم راضی ہیں۔ابراہیم صاحب نے رضامندگی دی۔سب خوش ہوئے۔۔۔۔

لیکن انکل میں بیا کی مرضی کے بنااس نکاح کے لیے راضی نہیں۔میں اس سے ملنا چاہوں گا۔ہادی نے احتجاج کیا۔۔۔۔

@@@@@@@@@@@@@@@

بیا جو بخار اور رونے کے باعث سُرخ آنکھیں لیے کمرے میں بیٹھی تھی ۔ابراہیم صاحب کی آمد سے سیدھی ہوئی۔اور نم آنکھوں سے باپ کی جانب دیکھتے ہوئے انکے گلے لگی زاروقطار رو رہی تھی۔۔۔۔

آئی ایم سوری بابا۔بہت بُری بیٹی ہوں میں۔نافرمان اولاد ہوں میں۔آپ سب کو ناراض کر کے اپنی اندھی خواہش کی تقلید میں نکل گئی تھی میں۔یہ بھی نہیں سوچا وہ چار دن پہلے میری زندگی میں آیا انسان دھوکے باز بھی ہو سکتا ہے ۔میرے اپنوں سے زیادہ سگا نہیں ہو سکتا تھا۔وہ میری بھلائی نہیں چاہ سکتا تھا ۔ابراہیم صاحب کو بیٹی کی اُجڑی حالت دیکھ تکلیف ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔

ششش،چُپ۔بس میرا بچہ۔اب اور نہیں رونا۔اچھا ہوا ہم بڑی تکلیف اُٹھانے سے بچ گئے۔اگر ہمارے سامنے اُسکی اصلیت عیاں نہ ہوتی بروقت۔تو ہم ساری زندگی تکلیف ہی اُٹھاتے۔مجھے تم سے کچھ مانگنا ہے۔اور میرا بچہ بلکل بھی

انکار نہیں کرے گا مجھے یقین ہے۔میں چاہتا ہوں ہادی سے آپکی شادی ہو ابھی ۔ابراہیم صاحب نے بیا کو منانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔۔۔

بیا نے بے یقینی سے ابراہیم کی جانب دیکھا۔ نفی میں گردن ہلائی۔بے آواز بولی۔نہیں بابا۔۔۔۔

اسماعیل صاحب نکاح خواں اور گواہان کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئے۔جلد ہی ایجاب و قبول کے مراحل طے پاگئے۔سب لوگ ایک دوسرے کو مبارک باد دے رہے تھے۔۔۔۔

بہت بہت شکریہ بیٹا آپکا۔اگر آپ ہماری مدد نہ کرتیں تو ہم کچھ بھی نہ جان پاتے۔ابراہیم صاحب نے آرزو اور عائشہ کا شکریہ ادا کیا۔اور دعاؤں کے ساتھ بیا کو ہادی کے سنگ رُخصت کیا۔۔۔۔

@@@@@@@@@@@@@@

بیا حجلہ عروسی میں داخل ہوئی۔ تو کمرے کی سجاوٹ دیکھ کے دنگ رہ گئی۔ کمرہ تازہ گلاب کے پھولوں سے مہک رہا تھا۔ بیا کمرے کے وسط میں کھڑی حیرت کے سمندر میں غوطہ زن تھی۔ کہ کھٹکے کی آواز سے چونکی۔۔۔۔

ہادی نے بیا کی کمر پہ ہاتھ رکھا۔ اور اسے اپنی اوڑ کھنیچا۔ دونوں میں فاصلہ نہ ہونے کے برابر تھا۔ ہادی کی گرفت سخت تھی۔ تمہیں کہا تھا میں نے جب تک تمہیں چھونے کا حق حاصل نہیں کر لیتا۔ ہاتھ نہیں لگاؤں گا۔ وعدے کے مطابق تمہیں چُھونے اور دیکھنے کے تمام اختیارات حاصل کر چکا ہوں۔ ہادی کی سرد سی آواز بیا کے کانوں سے ٹکرائی۔ بیا کی ریڑھ کی ہڑی میں سنسناہٹ دوڑ گئی۔۔۔

ہادی پلیز۔ بیا نے ملتجی انداز میں کہا۔۔۔

ششش، ہادی نے بیا کے بولنے کی کوشش کو ناکام بنایا۔ مجھے تو لگا تم میرے انتظار میں روایتی دولہنوں کی طرح بیٹھی میرے انتظار میں ہو گی۔ لیکن مجھے لگتا ہے تم تو یہاں کھڑی کمرے کی خوبصورت سجاوٹ میں کھوئی تھی۔ لیکن میں تمہاری خوبصورتی میں کھو رہا ہوں۔ بیا نے اپنی کمر پہ ہادی کے ہاتوں کی سرسراہٹ محسوس کی۔اور ہادی کی گرفت سے نکلنا چاہا۔۔۔۔۔

نہیں بیا آج نہیں۔ تم یقیناً اس رشتے سے اور اسکے تقاضوں سے بخوبی آگاہ ہو ۔آج میری شدتوں کو برداشت کرو۔ہادی نے بیا کی سُرخ آنکھوں سے نگاہ چُرائی۔۔۔۔

ہادی آئی ایم سوری۔ بیا نے بولنا چاہا لیکن ہادی نے اُسکے ہونٹوں پہ جسارت کرتے ہوئے اسکی آواز دبائی۔اور اُسکی سانسیں اُکھڑنے تک اسے نہیں چھوڑا ۔بیا آزادی پاتے ہی گہرے سانس لینے لگی۔۔۔۔۔۔

تھوڑی سزا کی مستحق تو تم ہو۔اتنی آسانی سے معافی نہیں دینے والا میں تمہیں۔ اور سزا کے طور پہ میری شدتوں کو برداشت کرو۔ہادی نے بیا کی آنسو بھری آنکھوں کو دیکھا۔ہادی نے بیا کے بخار کی وجہ سے جلتے جسم پہ اپنی شدتیں لٹانا شروع کیں۔وہ بے خود ہو رہا تھا۔بیا جھولتی ہوئی ہوش وخرد سے بیگانہ اُسکے بازوؤں میں آسمائی۔ہادی کے ہاتھ پاؤں پھولا گئی۔ہادی نے فوراً سے بیشتر اسے بیڈ پہ لٹایا۔اور خود کو کوسا کیا ضرورت تھی ہادی کے بچے اوور ایکٹنگ کرنے کی۔۔۔۔

نینا کیا بیا نے کھانا کھایا تھا۔۔؟؟ہادی نے نینا کو کال ملائی۔۔۔۔۔

نہیں۔مصروفیت تھی۔اور کچھ اسکی طبیعت بے چین تھی۔کیوں آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔۔؟؟سب ٹھیک تو ہے نا۔۔نینا نے گھڑی کی جانب دیکھتے ہوئے استعجاب سے پوچھا۔۔۔

ہاں ! ہاں ! سب ٹھیک ہے آپ پریشان نہ ہوں۔ہادی نے نینا کو مطمئن کرتے کال ڈراپ کی۔۔۔۔

ہادی مجھے تو لگتا ہے یہ تیرے ڈر کی وجہ سے بیہوش ہوئی ہے۔اب بگھتو۔ساری رات.برباد ہو گی۔گولڈن نائٹ بیوی کو سوتے دیکھتے گزارو اور اس سردی کے موسم میں بیٹھ کے بس ٹھنڈی آہیں بھرتے رہو۔چلے تھے اُسے سزا دینے۔ہادی نے بیا پہ کمبل درست کرتے خود کلامی کی۔۔۔۔۔

صبح فجر کے قریب بیا کو ہوش میں آتے دیکھ ہادی فوراً آگے.بڑھا اور اُسکا چہرہ تھتھپایا۔۔۔

پانی ! بیانے اپنے خشک ہوتے لبوں پہ زبان پھیرتے ہوئے پانی مانگا۔۔۔

ہادی نے بیا کے لبوں سے پانی کا گلاس لگایا۔ جسے اُسنے غٹاغٹ پیا۔ جیسے صدیوں سے پیاسی تھی۔۔۔۔۔

تم ٹھیک ہو۔۔؟؟ ہادی نے بیا کا ہاتھ پکڑا اور اُسے سہارا دے کر اٹھایا۔ تم فریش ہو جاؤ میں تمہارے لیے کچھ کھانے کو لاتا ہوں۔ ابھی تم سے بہت سی باتیں کرنی تھیں۔ منہ دکھائی کا گفٹ دینا تھا۔ تمہارے زہن میں مچلتے سوالوں کے جواب دینا تھے۔ زیادہ نہیں تو تھوڑا سا رومینس بھی کرنا تھا تمہارے ساتھ ۔ لیکن ملکہ عالیہ نے ساری رات خوابِ خرگوش کے مزے لیتے گزار دی۔ ہادی کے نان سٹاپ بولنے پہ بیا مُسکرائی۔۔۔۔

آئے ہائے۔ اس حسین مسکراہٹ پہ قربان جاؤں۔ ہادی نے لوفرانہ انداز میں دل پہ ہاتھ رکھا۔ بیا نے بیڈ پہ پڑا گُلاب کا پھول اُٹھا کے ہادی کی جانب پھینکا۔ جسے ہادی نے فوراً کیچ کیا۔ اور گُنگنایا۔۔۔۔

اک پھول گلاب دا مار کے جگا سونیے۔ لیکن بیا یہاں تو سین ہی الگ ہے۔ دولہے راجا بیگم کو مزے سے سوتے دیکھ آہیں بھرتے رہے ساری رات۔ خود تو سوئے ہی نہیں۔ تو دولہن پھول مار کے جگاتی کیسے۔۔۔؟؟ ہے نا پوائنٹ۔ہادی نے آنکھ ونک کرتے ہوئے بیا سے پوچھا۔۔۔

بیا مُسکرا بھی نہ سکی۔اس نے ہادی کے دونوں ہاتھ تھامے۔ہادی میں بہت بُری ہوں۔۔۔۔۔

وہ تو تم ہو۔ہادی نے اقرار کیا۔۔۔۔۔

میں نے بہت غلط کیا۔تم سب کا دل دُکھایا۔بیا شرمسار تھی۔۔۔۔۔

ہاں تم نے بہت ہرٹ کیا تھا مجھے بیا۔ہادی نے اعتراف کیا اور اپنے ہاتھ چھُڑانے کی کوشش کی۔ لیکن بیا کی گرفت مضبوط تھی۔۔۔۔

بیا نے آنسوؤں سے بھری جُھکی نظریں اُٹھائی یں۔اور ہادی کی جانب دیکھا ۔ہادی تڑپ اٹھا۔۔۔

رونا نہیں بیا۔ بلکل بھی نہیں۔ مجھے تمہاری آنکھوں میں آنسو کبھی بھی اچھے نہیں لگے۔ تم ہنستی اچھی لگتی ہو۔ہادی نے بیا کی آنکھ سے نکلنے والا آنسو اپنی اُنگلی کی پور پہ چُنا۔۔۔۔

ہادی میں تم سے معافی مانگنا چاہتی ہوں۔۔۔

پہلی بات تم مجھ سے ہر گز معافی نہں مانگو گی۔کیونکہ میں تمہارے معافی مانگنے پہ بھی تمہیں معاف نہیں کروں گا۔اور دوسری بات تم مجھے آئی ندہ سے آپ کہا کرو گی۔مجازی خدا ہوں تمہارا۔ہادی نے فخر سے گردن اکڑائی۔اور سب سے اہم بات تم مجھ سے پیار کرو۔محبت کا اظہار کرو پھر تمہیں معاف کرنے بارے میں سوچوں گا۔ہادی نے بیا کی بات کاٹتے ہوئے اپنی شرائط بتائی یں

----

بیا کنفیوز ہوئی۔ہادی ! میں کیسے۔۔؟؟آپ پلیز ایسے. بیا نے اُنگلیاں چٹخاتے ۔اور نچلا ہونٹ دانت کے نیچے دباتے بات ادھوری چھوڑی۔۔۔۔۔۔۔

تم پریشان نہ ہو میں بتاتا ہوں۔ادھر دیکھو میری طرف۔یہ میرا ماتھا ہے اس پہ کس کرو۔ہادی نے بیا سے کس کروائی۔اور اپنی آنکھیں آگے کیں۔یہ میری آنکھیں ہیں۔۔۔

بیا شرمائی۔ہادی پلیز۔۔۔۔۔

ھمم ! تم بہت نالائق ہو مجھے ہی سب سکھانا پڑے گا۔ہادی نے بیا کی حالت سے لطف لیتے ہوئے کہا۔۔۔

اپنا ہاتھ آگے کرو ملکہ عالیہ۔ہادی بیا کی اُنگلی میں خوبصورت نگوں سے مزین رنگ پہنائی۔یہ تمہاری مُنہ دکھائی کا تحفہ۔حالانکہ ضرورت نہیں تھی اسکی۔ کیونکہ تمہارا منہ تم سے بھی زیادہ دفع دیکھ رکھا ہے میں نے۔ہادی شوخ ہوا ۔۔۔۔

ہادی ! میں منہ نوچ لوں گی تمہارا۔بیا چیخی۔اور اپنے دونوں ہاتھ ہادی کے منہ کی جانب بڑھائے۔۔۔۔۔

ہادی نے بیا کے ہاتھ فوراً تھامے۔اوران پہ لگی مہندی دیکھنے لگا۔یہ مہندی سے سجے ہاتھ بہت خوبصورت۔

اے لڑکی ! مجھے تم سے یہی اُمید ہے۔پیار بھری باتیں کرنے کی بجائے۔شوہر کے ساتھ رومینس کرنے بجائے۔مار پیٹ کر رہی ہے وہ بھی شادی کی پہلی رات۔اوہواب رات کہاں۔دن ہونے والا ہے۔ہادی نے اپنے سر پہ ہاتھ مارا ۔بیا ہنسنے لگی۔۔۔۔

ہادی ہم کس جگہ پہ ہیں۔۔۔؟ میرا مطلب یہ گھر کس کا ہے۔۔۔؟ بیادل میں کب سے مچلتا سوال زبان پہ لائی۔۔۔

یہ گھر کمپنی کی طرف سے مجھے ملا ہے۔اوراب ہم یہیں رہیں گے میری پرموشن ہوگ ئی ہے۔اور مجھے گاڑی بھی ملی ہے۔ہے تو چھوٹی۔لیکن ہمارے لیے کافی ہے۔ہادی نے بیا کی گال پہ ہاتھ رکھا۔۔۔۔

بیا نے نظریں جُھکائی یں۔اُس کی پلکوں میں واضح لرزش تھی۔ہادی بے خود سا اُسے تکنے میں مصروف تھا۔۔۔۔۔۔

بیا نے اُٹھنے کی کوشش کی۔جس سے ہادی کا ارتکاز ٹوٹا۔مجھے یاد آیا ایک اور گڈ نیوز ہے تمہارے لیے ایک نہیں بلکہ دو۔۔۔۔

وہ کیا۔۔۔؟؟ بیا نے فوراً پوچھا۔۔۔

وہ یہ کہ کل تمہارا رزلٹ اناؤنس ہوا تھا۔اور خلافِ توقع تم پاس ہو چکی ہو۔اور بلآخر تمہیں بی۔اے پاس ایہا کے خطاب سے نوازا جاتا ہے ہادی نے ہنستے ہوئے رزلٹ کارڈ بیا کے سامنے رکھا۔اور دوسری یہ کہ علی کا رشتہ نینا سے طے کر دیا گیا ہے۔چند دنوں میں ایک چھوٹی سی رسم کر کے دونوں کے رشتے کا باضابطہ اعلان کیا جائے گا۔۔۔۔۔۔

کیا۔۔۔؟؟سچ۔۔؟؟اتنا کچھ ہو گیا اور میں بے خبر ہی رہی۔ خیر کوئی بات نہیں سب سے گِن کے بدُلے لوں گی۔یہ نینا اور علی تو بڑے کمینے نکلے۔ مجھے ہوا تک نہیں لگنے دی۔ان گھُنے میسنوں نے۔بیا نے دانت پیسے۔

ہادی ہنسنے لگا۔۔۔۔۔۔

بیا نے تیزی سے کارڈ اٹھایا۔اور پڑھا۔بیا کی خوشی دیدنی تھی۔ایکسائی ٹمنٹ میں بیا ہادی کے گلے لگی۔ہادی کو خشگوار حیرت ہوئی۔اس نے اپنے دونوں بازو بیا کے گرد باندھے اور اسکے کان میں سرگوشی کی۔آئی لو یو بیا۔۔۔۔۔

بیا چونکی اور ہادی کے حصار سے نکلنا چاہا۔۔۔۔۔

اب نہیں۔اب تو خود میری باہنوں کے گھیرے میں آئی ہو اپنی مرضی سے۔ اب نہیں چھوڑ سکتا تمہیں۔ہادی نے بیا کو تنگ کرنے کے ارادے سے مزید گرفت مضوط کی۔۔۔۔۔

ہادی پلیز۔شرم کی بنا پر ہادی نے بیا کے چہرے پہ بکھرے قوس و قزح کے رنگ دلچسپی سے دیکھے۔مجھے ساری زندگی میری شادی کی پہلی رات نہیں بھولے گی ۔میرے ارمانوں کا ناحق خون کر کے میری دولہن مزے سے سو رہی تھی۔اور میں بیچارا صوفہ پہ بیٹھ کے آہیں بھرنے میں مصروف تھا۔ہادی نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ہادی آپ کے ساتھ جو ہوا بلکل ٹھیک ہوا۔میرا خون خشک کر رکھا تھا۔ دھمکیاں دے دے کے۔بیا نے قہقہ لگایا۔۔۔۔

اب تو میں بدلہ بھی نہیں لے سکتا تم سے۔ کیونکہ سورج بھیا اپنے ٹائم پہ پوری آب و تاب سے چمک رہے ہیں۔ کوئی بات نہیں جان اُدھار رہا آج رات گن گن کے بدلے لوں گا تم سے۔ معافی کی امید نہ رکھنا مجھ سے۔ ہادی نے بیا کو وارن کیا۔۔۔۔۔۔

دونوں ایک ساتھ ہنسنے لگے۔۔۔۔۔۔

ہادی میں سچ میں شرمندہ ہوں۔ میں معافی مانگنا چاہتی ہوں تم سے۔ میں بہت گلٹی فیل کر رہی ہوں۔ بیا نے اٹکتے ہوئے بات مکمل کی۔۔۔۔

ششش، مجھے کسی گواہی کی ضرورت نہیں۔ میں قطعی نہیں چاہتا میری معصوم بیا مجھ سے معافی مانگے۔ تم تھوڑی دیر کے لیے بھٹک ضرور گئی تھی۔ لیکن صبح کا بھولا شام کو گھر آ جائے تو اسے بھولا نہیں کہتے۔ ہادی نے بیا کو مطمئن کرنا چاہا۔۔۔

آپ زین کی اصلیت پہلے جان گ ئے تھے۔ تو مجھے پہلے بتا دیتے۔ بیا نے شکوہ کیا۔۔۔

اور تم تو جیسے مان لیتی ۔۔؟؟ تم مجھے سب سے بڑا دشمن سمجھتی ہو اپنا۔ میں تو تمہارے حریفوں کی لسٹ میں پہلے نمبر پہ تھا میڈم یاد کرو۔ ہادی نے شرارت سے کہا۔۔۔

نہیں اب تو ایسا نہیں سمجھ رہی وہ تب کی بات تھی۔ بیا نے فوراً تردید کی۔۔

اچھا جی ! تو پھر کیا سمجھ رہی ہو مجھے۔۔۔؟؟ ہادی نے بیا کی کمر میں ہاتھ ڈال کے اپنے قریب کیا۔۔۔

بیا شرمانے لگی۔۔۔

یہ میری آنکھیں کیا دیکھ رہی ہیں۔۔۔؟؟ بتاؤ مجھے کوئی کیا یہ سچ ہے۔۔؟؟ میری بیوی شرما رہی ہے۔۔۔۔۔؟؟ میری آنکھیں دھوکہ تو نہیں کھا رہیں۔۔؟؟۔ہادی کی اُونچا اُونچا بولنے پہ بیا نے ہادی کو دھکا دیا۔اور ڈریسنگ روم کی جانب دوڑ لگائی۔۔۔۔۔

پیچھے سے ہادی کا جاندار قہقہہ کمرے میں گُونجا۔بدگمانی کے بادل چھٹنے کے بعد دونوں ایک دوسرے کی سنگت میں یقیناً سہل زندگی بتانے والے تھے۔۔۔۔

!ختم شُد

یہ میرا پہلا ناول تھا۔طویل نہیں کیا۔جن لوگوں نے سپورٹ کیا۔اُنکا بھی شکریہ اور جنھوں نے نہیں کیا اُن کا بھی۔۔۔۔۔

!اللہ حافظ

URDUNovelians